تذکرہ

رئیس الاولیاء

حضرت مولانا سید شاہ حبیب احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہ

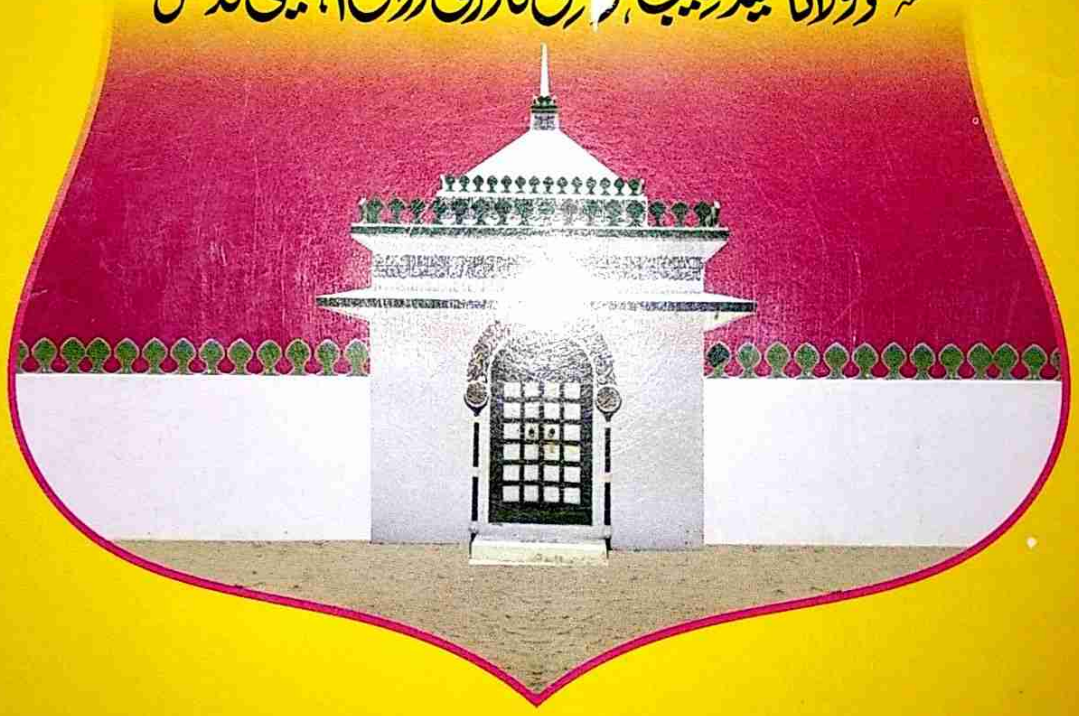

تالیف

سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی

ناشر

آل انڈیا بزم گلزار ملت

رضوان احمد الخاص
اسمٰعیلی
بنارسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ

رئیس الاولیاء

حضرت مولانا سید شاہ حبیب احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہ

تالیف

مخدوم المشائخ جانشین سرکار مسولی حضور گلزار ملت حضرت علامہ الحاج

سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ و صدر براہ اعلیٰ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ مسولی شریف ضلع بارہ بنکی یوپی

Cell : 09935640786, 9935686786

ناشر

آل انڈیا بزم گلزار ملت

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

کتاب کا نام : تذکرہ رئیس الاولیاء

مصنف : جانشین سرکار مسولی حضرت علامہ سید شاہ گلزار اسماعیل واسطی قادری اسماعیلی صاحب

کمپوزنگ : مولانا اسلم رضا اسماعیلی صاحب صدر مدرس الجامعۃ الاسمٰعیلیہ مسولی شریف

ناشر : آل انڈیا بزم گلزار ملت

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

سن طباعت : پہلا ایڈیشن مارچ ۲۰۱۵ء

ضخامت : رصفحات

قیمت : [redacted] روپے

ملنے کے پتے:

- الجامعۃ الاسمٰعیلیہ، مسولی شریف، ضلع بارہ بنکی (یوپی)
- مدرسہ اسلامیہ انصار العلوم، محلّہ کٹرہ، شہر بارہ بنکی (یوپی)
- امدادیہ بک ڈپو، جامع مسجد روڈ، ہزاری باغ (جھارکھنڈ)
- قادری بک ڈپو، نور اللہ روڈ، الٰہ آباد (یوپی)
- مکتبۂ نور، نور اللہ روڈ، الٰہ آباد (یوپی)
- مکتبۃ المدینہ، ممبئی (مہاراشٹر)
- غوثیہ پبلشر مرزا غالب روڈ، الٰہ آباد (یوپی)
- رضوی کتاب گھر، دہلی
- مکتبۃ الحجاز، ہرن پارک چوک، لکھنؤ (یوپی)
- تاج بک ڈپو، مومن پورہ، ناگپور/۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر)
- لطیفیہ بک ڈپو، مومن پورہ، ناگپور/۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر)

شرفِ انتساب

یہ رسالہ ''تذکرۂ رئیس الاولیاء'' تصوف معرفت کے امام سید السالکین زبدۃ العارفین حضور شہزادۂ غوث اعظم سید شاہ الحاج پیر محمد علی فضل اللہ قادری الجیلانی الحمدی البغدادی قدس سرہٗ اور ان مشائخ عظام کی بارگاہ میں نذر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس کے فیضان طریقت و شریعت نے تمام مسلمانانِ اہلسنت کی رشد و ہدایت فرمائی اور جن کا فیضان آج بھی جاری اور زندہ و جاوید ہے۔

شاہاں چہ عجب گر بنواز گدارا

امیدوار رحمت پروردگار

فقیر سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری اسمٰعیلی عفی عنہ

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز سخن	۹
۲۔	دنیا کی قیمت بزرگوں کی نظر میں ایک گلاس پانی سے کم ہے	۱۲
۳۔	حسب ونسب	۱۳
۴۔	آل نبی کا مقام ومرتبہ	۱۵
۵۔	خاندانی حالات	۱۵
۶۔	مدینہ منورہ سے واسط تک	۱۶
۷۔	واسط سے بلگرام شریف تک	۱۷
۸۔	بلگرام شریف سے مسولی شریف تک	۱۸
۹۔	پیدائش	۱۹
۱۰۔	علوم ظاہری	۲۱
۱۱۔	علوم باطنی	۲۲
۱۲۔	خانقاہ اسمٰعیلیہ شہزادۂ غوث اعظم کی آمد	۲۲
۱۳۔	واقعۂ بیعت	۲۲

۱۴۔	ٹگڈم پیران طریقت	۲۵
۱۵۔	خلافت واجازت	۲۶
۱۶۔	حضور رئیس الاولیاء کو ۴۶ خانوادہ سے خلافت واجازت کا شرف	۲۹
۱۷۔	حضور شہزادۂ غوث اعظم کا تعارف	۳۲
۱۸۔	حضور رئیس الاولیاء کے خلفاء مجازین: ایک نظر میں	۳۵
۱۹۔	اخلاق وعادات	۳۵
۲۰۔	معمولات	۳۸
۲۱۔	حضور رئیس الاولیاء کی چند مخصوص دعائیں	۴۲
۲۲۔	قضائے حاجات کی دعا	۴۴
۲۳۔	اسمائے حسنیٰ	۴۴
۲۴۔	عجیب وغریب پرتاثیر وظیفہ اور اس کے بے شمار فوائد	۴۵
۲۵۔	عطا کردہ درود تنجنا	۵۱
۲۶۔	رجال غیب	۵۲
۲۷۔	اجنہ	۵۲
۲۸۔	عدل وانصاف	۵۳
۲۹۔	اوصاف وعادات	۵۳
۳۰۔	خدمت خلق	۵۷
۳۱۔	تعویذ نویسی	۵۷
۳۲۔	حج بیت اللہ میں بادشاہ وقت کا آپ کے استقبال میں آنا	۵۸
۳۳۔	شمع مبارک اور چلمن مبارک	۶۰

۳۴۔	کعبۃ اللہ کے اندر تین بار داخل ہو کر نماز ادا کرنا	۶۰
۳۵۔	مرشد کی نظر میں آپ کا مقام	۶۰
۳۶۔	درود نور پڑھنے کا وقت	۶۱
۳۷۔	درود نور	۶۲
۳۸۔	اجازت دینا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور دیگر مشائخ کا	۶۵
۳۹۔	دیدار رسول اکرم نور مجسّم ﷺ	۶۶
۴۰۔	ولی کی زبان تیر بے خطا	۶۶
۴۱۔	لفظ ولی کی لغوی تحقیق	۶۹
۴۲۔	معدن کرامات	۶۹
۴۳۔	کرامت کی تعریف	۷۳
۴۴۔	آنے والے حادثہ کا قبل از وقت ملاحظہ فرمانا	۷۴
۴۵۔	حکم الٰہی سے شفا دینا	۷۵
۴۶۔	نماز میں دیدار کعبہ کرنا	۷۷
۴۷۔	چشم زدن میں لمبی مسافت طے کرنا	۷۸
۴۸۔	دور سے واقعہ کا مشاہدہ کرنا	۷۹
۴۹۔	غیب سے پیسہ دینا	۸۰
۵۰۔	مرید کو ریچھ سے بچانا	۸۱
۵۱۔	حلیہ مبارکہ	۸۲
۵۲۔	حضور رئیس الاولیاء سے حضور مفتی اعظم کی ملاقات	۸۳
۵۳۔	آپ کے ہم عصر مشائخ	۸۴

۵۴۔	وصال پرملال	۸۵
۵۵۔	حضرت سید شاہ سلطان عبدالباری شاہ صاحب وارثی اسمٰعیلی	۸۷
۵۶۔	حضرت مولانا سید شاہ فرخند علی رزاقی عرف پھندن میاں قدس سرہٗ	۹۲
۵۷۔	قطب بلگرام سید شاہ زین العابدین عرف پھندن میاں قادری قدس سرہٗ	۹۵
۵۸۔	سید العلماء سید شاہ آل رسول واسطی حسنین میاں نظمی مارہرہ قدس سرہٗ	۱۰۲
۵۹۔	حضرت سید شاہ محمد یوسف قادری اسمٰعیلی مارہرہ قدس سرہٗ	۱۰۶
۶۰۔	حضرت سید شاہ حامد حسین سچے میاں قادری اسمٰعیلی خیرآبادی قدس سرہٗ	۱۰۸
۶۱۔	حضرت مولوی ڈاکٹر سید شاہ قمرالباری وارثی اسمٰعیلی قدس سرہٗ	۱۱۳
۶۲۔	حضرت مولانا احمد علی قادری بہرائچی قدس سرہٗ	۱۱۵
۶۳۔	شجرۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ	۱۱۷
۶۴۔	شجرۂ عالیہ خانوادۂ اسمٰعیلیہ کمالیہ	۱۱۸
۶۵۔	شجرۂ عالیہ خانوادۂ اسمٰعیلیہ جمالیہ	۱۱۹
۶۶۔	سلام	۱۲۰

○○○○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز سخن

رب کریم کا بے پایاں، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل عمیم، ان کے آل واصحاب کا فیضان تام، مشائخ اولیاء کرام، خصوصاً حضور قطب الاقطاب حضرت سیدنا عبد الرزاق محبوب بے کمر قادری قدس سرہٗ کی عنایت جلیلہ کہ مجھ سیہ کار بے بضاعت کو نے محبوبین کے حالات بیان کرنے کی سعادت بخشی اور اس کا نام ''تذکرہ رئیس الاولیاء'' رکھا۔ اس مختصر سے رسالے میں اپنے جد امجد حضور رئیس الاولیاء کے حالات زندگی وروحانی تصرفات اور ان کے نامور خلفاء کے گوشۂ زندگی ترتیب دیا اور جمع کیا ہے جو فقیر راقم نے حضور رئیس الاولیاء اور ان کے نامور خلفاء کے حالات کے یکجا اور تلاش وجستجو میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے اور ممکن کوشش کی ہے اور پورے حالات کو حتی الامکان صحت روایت ودرایت کے بعد ہی قلم بند کی ہے۔ یہ چند اوراق سپرد قلم کرتے ہوئے جنہیں میں نے پل پل اپنے قریب اور دھڑکنوں کے آس پاس قریب پایا وہ میرے والدین کریمین مخدومہ والدہ ماجدہ اور حضور نور الاولیاء جن کا رہین منت میں کل بھی تھا اور آج بھی اور کل بھی ہوں اور آخری سانس تک رہوں گا ''رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا'' اور جملہ مشفق برادران، بالخصوص برادر اصغر عزیزم سید حسان بن نور واسطی قادری اسمٰعیلی سلمہ المنان جنہوں نے ہر پل اپنی محبت کے ساتھ ہر محاذ پر میرا ساتھ دیا فقیر کے ناقص مشوروں اور مدرسہ وخانقاہی امور کی ذمہ داری نبھا کر نگاہ احترام سے دیکھا اور ساتھ دیا۔ محترم عالیجناب سید شاہ شمس

الباری صاحب قادری اسمٰعیلی ابن حضور شاہ صاحب گیاوالے باباقدس سرہٗ کا بے حد ممنون ہوں انہوں نے حضرت شاہ صاحب کے حالات اور ان کی قلمی یادداشت بیاض عطا فرما کر مدد کی الجامعۃ الاسمٰعیلیہ کے باوقار معتبر مدرسین خصوصا حضرت مولانا حافظ وقاری محمد اسلم رضا مصباحی قادری اسمٰعیلی صدر المدرسین جامعہ ھٰذا جنہوں نے ہر پل مجھے اپنائیت کا احساس دیا اور اپنی محبّت ولگن اور اپنا خلوص دیا امیدوں سے کہیں زائد احترام دیا۔ اور میرے بہت سے احباب ومخلصین ومریدین ہیں جنہوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں ان کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اسلاف کرام وعلمائے عظام واولیائے کرام کے آفاقی فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

فقیر کا یہ چھوٹا سا مقالہ ہے اور کم علمی وبے بضاعتی کا پورا احساس ہے۔ اگر کوئی خامی یا نقص یا کمی نظر آئیں فقیر کو آگاہ فرمائیں تا کہ اشاعت ثانی میں تصحیح کر دی جائے گی۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

OOOO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِیۡمَانَ وَاَیَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ۔
(پ:۲۸،رکوع:۳)

ترجمہ : یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ (کنزالایمان)

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لیکے چلے

یہ فانی دنیا اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں سے کبھی خالی نہ رہی یہ انہیں حضرات کی نیک نیتی، صفائے قلبی، پاکیزہ صفت، شرافت نفس اور خلوص وللّٰہیت کا نتیجہ ہے کہ اقدار واقتدار دونوں کی بہت سی خرابیوں سے وہ دور رہے ورنہ جن حالات میں ہمارا معاشرہ اور سماج مبتلا ہے ان سے بہر صورت اچھائی کی امید ناممکن ہے۔ مادیت پرستی نے انسانوں کو اندھا بنا دیا ہے حق اور باطل میں امتیاز ختم ہے۔ رشوت خوری عام ہے۔ ہوس پرستی نے اشرف المخلوقات انسان کو درندہ صفت بنادیا ہے۔ ظلم وتشدد، مذہب سے بیزاری، جنسی بے راہ روی اور خانہ جنگی الغرض کون سی ایسی برائی ہے جن سے آج ہمارا معاشرہ محفوظ ہے۔

اک ہنگامہ محشر ہو تو اس کو بھولوں
سیکڑوں باتوں کا رہ رہ کے خیال آتا ہے

یقیناً ایسے پرفتن ماحول میں اولیائے کرام وصوفیائے عظام کا نورانی قافلہ ایک ایسا مینارۂ نور ہے جو رشد وہدایت کا اہم فریضہ انجام دے رہا ہے۔ یہ اللہ کے

نیک بندے نہایت ہی خاموشی کے ساتھ مخلوقِ خدا کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں مگر زمانہ ان کی نظروں میں ہوتا ہے گوشہ تنہائی میں رہ کر بندگانِ حق کی اصلاح باطن کر کے ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کے عشق و محبت کا چراغ روشن کرنے کا نمایاں کام انجام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ظلمتوں کو کافور کر کے کہاں کہاں ہیں یہ تو تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔

دنیا کی قیمت بزرگوں کی نظر میں ایک گلاس پانی سے کم ہے:

اولیاء کرام کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں جیسا کہ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ابن سماک نام کے ایک بزرگ تھے۔ خلیفۂ بغداد ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے۔ ہارون رشید نے پیاس بجھانے کے لیے پانی طلب کیا۔ خادم نے پانی کا گلاس ہارون رشید کی خدمت میں پیش کیا۔ تو اللہ والے بزرگ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

محترم! ذرا ٹھہر جایئے اور مجھے بتایئے کہ اگر شدت کی پیاس کے وقت کہیں پانی نہ ملے اور آپ پیاس سے بے قرار ہو جائیں تو ایک گلاس پانی آپ کتنی قیمت دے کر خریدیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے جواب دیا کہ آدھی سلطنت دے کر پھر بزرگ نے فرمایا کہ اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں پہنچ جائے اور آپ کا پیشاب بند ہو جائے اور یہ پانی بدن سے نہ نکلے تو آپ اس کے لیے کتنی رقم دیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے کہا کہ پوری حکومت۔ یہ سن کر فرمایا اے بادشاہ! وہ حکومت جس کی قیمت صرف ایک گلاس پانی اور اس کا پیشاب ہو بھلا کب اس قابل ہے کہ اس سے دل لگایا جائے۔ اور اس پر اترایا جائے۔ یہ نصیحت آموز بات سن کر بادشاہ ہارون رشید رونے لگا اور کچھ جواب نہ بن سکا۔

اسی کے پیش نظر جانشین مشائخ مسولی شریف مظہر سرکارِ بانسہ رئیس الاولیا حضرت مولانا الحاج سید شاہ حبیب احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی علیہ الرحمتہ والرضوان کی ذات بابرکات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی ذات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ یقیناً آپ انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک ہیں جس نے گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر عشق رسول اور اصلاح باطن، تزکیہ نفس اور خدا ترسی کا درس دیا وہ خود کہیں کم جاتے تھے۔ خلق خدا خود جوق در جوق آپ کی طرف کھنچی چلی آتی تھی وہ سلسلۂ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کے چشم و چراغ صاحب فضل و کمال اور ایک ولی کامل بزرگ سجادہ نشین تھے۔ ان کے قدم کی ٹھوکروں کی خاک کو خدائے پاک نے یہ تاثیر دی ہے کہ وہ اکسیر کا کام کرتی ہے۔

خدائے پاک کے بندوں کی یہ تاثیر ہوتی ہے
کہ ان کے ٹھوکروں کی خاک بھی اکسیر ہوتی ہے

حسب ونسب:

آپ کا اسم مبارک حبیب احمد ہے آپ کے آبا و اجداد چونکہ عراق میں ام عبیدہ کے قریب شہر واسط کے رہنے والے تھے اس بنا پر آپ واسطی لکھے جاتے ہیں۔ آپ نسباً زیدی حسینی ہیں سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ اس لیے آپ زیدی حسینی ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام قطب وقت حضرت مولانا سید شاہ علی احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی تھا (آپ بہت بڑے زاہد و متقی اور صاحب ریاضت و کرامات اور آداب میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ سرکار مسولی کے سچے جانشین گزرے ہیں) آپ کا سلسلۂ نسب روضۃ الکرام میں اس طرح مذکور ہے۔

رئیس الاولیا حضرت علامہ الحاج سید شاہ حبیب احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اسمٰعیلیہ مسولی

شریف، ضلع بارہ بنکی ابن حضرت مولانا سید شاہ علی احمد صغروی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ محمود احمد صغروی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ مراد احمد صغروی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ علی احمد صغروی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ کمال احمد صغروی واسطی ابن سرکار مسولی حضرت علامہ سید شاہ میر محمد اسمٰعیل صغروی واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ ابراہیم صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ نعمت اللہ صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ طبیب صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ بدلے صغروی واسطی بلگرا ابن حضرت مولانا سید شاہ حسین صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ فضل اللہ صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ علاء الدین صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ ابراہیم صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ ناصر صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ مسعود صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ سالار صغروی واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ صاحب دعوۃ صغریٰ واسطی بلگرامی ابن حضرت مولانا سید شاہ علی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ حسین واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ ابوالفرح ثانی واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ ابوالفراس واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ ابوالفرح واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ داؤد واسطی ابن حضرت مولانا سید شاہ حسین ابن حضرت مولانا سید شاہ یحییٰ ابن حضرت مولانا سید شاہ زید ابن حضرت مولانا سید شاہ عمر ابن حضرت مولانا سید شاہ علی ابن حضرت مولانا سید شاہ حسن ابن حضرت مولانا سید شاہ علی عراقی ابن حضرت مولانا سید شاہ حسین ابن حضرت مولانا سید شاہ علی ابن حضرت مولانا سید شاہ محمود ابن حضرت مولانا سید شاہ عیسیٰ الموتم بالاشبال ابن حضرت مولانا سید شاہ امام زید شہید ابن حضرت مولانا سید شاہ زین العابدین ابن حضرت سید الشہداء امام حسین ابن مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم وحضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ

تعالیٰ عنہا بنت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین سیدنا و مولانا و ملجانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آل نبی کا مقام و مرتبہ:

نبی کریم علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ۔ یعنی وہ شخص مومن ہو نہیں سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے میری اولاد کو اپنی اولاد سے، میرے اہل کو اپنے اہل سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔ (طبرانی بحوالہ الشرف المؤید)

اور ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ ھٰذَیْنِ وَاُمِّھِمَا وَاَبَاھُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ یعنی جس نے مجھ سے محبّت کی اور ان دونوں (امام حسن اور امام حسین) اور ان کی ماں (حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے اور ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے محبّت کی تو وہ شخص قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔ یعنی جنت کے جس اعلیٰ مکان میں رہوں گا اسی اعلیٰ درجہ مکان میں وہ رہے گا۔

(امام احمد بحوالہ الشرف المؤید)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر فرمایا۔ میں نے اپنے پیارے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مِثْلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَّنْ رَّکِبَھَا نَجَا مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا ھَلَکَ۔

خاندانی حالات:

حضرت امام زین العابدین اب امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے فرزند حضرت امام زید شہید تابعی مدنی ہیں ۷۵ھ میں ولادت ہوئی جب بنی امیہ کا ظلم وتشدد اور فسق وفجور حد سے سوا ہوا تو حضرت امام زید نے ہشام ابن عبدالملک ابن مروان کے خلاف کوفہ میں علَمِ جہاد بلند کیا پھر اس کے گورنر عمر بن یوسف ثقفی کی اجازت سے مدینہ لوٹ گئے ۔لیکن دوبارہ اہلِ کوفہ میں سے آپ کے بہت سے مصاحبین اپنی فتح وظفر کی امید دلا کر حضرت کو بااصرار کوفہ لے گئے ۔وہاں پہنچنے پر پندرہ ہزار کوفیوں کی جماعت آپ کے ساتھ ہوگئی پھر آپ کا ساتھ چھوڑنے کے لیے حیلہ وتدبیر یہ سوچی کہ حضرت امام زید سے کہا: ''آپ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پر تبرّا کریں ۔حضرت نے فرمایا ''ہم اس سے برأت کا اظہار کرتے ہیں جو شیخین پر تبرّا کرے۔'' اس پر کوفیوں نے کہا ''اِذَنْ نَرْفُضَکَ'' تب ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں ۔''فرمایا دور ہو جاؤ تم رافضی ہو۔اسی وقت سے اس لقب کی ابتداء ہوئی۔'' اب حضرت کے ساتھ مختصر سی جماعت رہ گئی جو ظالم وقت کے مقابلے کے لیے کافی نہ تھی پھر ایسا وقت آیا کہ ظالموں نے حضرت کو سخت تکلیفیں دیں اور شہید کر دیا ۱۲۱ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

مدینہ منورہ سے واسط تک:

حضرت امام زید شہید کے فرزند حضرت عیسیٰ جن کا لقب موتم الاشبال (شیر کے بچوں کو یتیم کرنے والے) تھا حکومت کے ظلم وستم اور جبر واستبداد سے محفوظ رہنے کی خاطر زیادہ تر آپ جنگلوں میں رہنے لگے اور عباسی عاملان نے برابر آپ کی تلاش جاری رکھی لیکن ناکام رہے اور کوفہ میں ۱۶۶ھ میں آپ کا وصال پر ملال ہوا۔آپ کے والد گرامی کی شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف سات برس کے قریب تھی۔

پھر آپ! اولاد وامجاد حکومتوں کی زیادتیوں سے پریشان ہو کر اپنے آبائی وطن مدینہ منورہ ومکہ معظّمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔چنانچہ حضرت موتم الاشبال کے پرپوتے حضرت سید علی عراقی نے عراق کے مشہور شہر واسط میں سکونت اختیار کر لی۔

پھر ان کی نسل میں حضرت سید ابوالفرح واسطی کو واسط چھوڑنا پڑا جس کا سبب صرف یہ تھا کہ حاکمِ واسط کو کسی خلاف شرع امر سے منع فرمایا اور وہ باز تو آ گیا مگر کچھ نااہل کاروں کے اکسانے پر بعد میں آپ کو شہر بدر ہونے کا حکم دیدیا۔ آپ بھی بیٹے، بیٹیاں، نواسے، پوتے، داماد بلکہ پورے کنبے کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے عہد حکومت میں غزنی پہنچے وہاں اس نے آپ کی ولایت اور شرافت و بزرگی سے متاثر ہو کر آپ کی بڑی عزت کی اور بہت ساری نذریں پیش کیں۔

پھر وہاں سے ہندوستان تشریف لائے جب آپ سرہند پہنچے تو حاکم سرہند بھی بہت زیادہ عزت و توقیر سے پیش آئے اور کئی مواضع بطور جاگیر دیئے۔ ایک عرصے تک آپ اہل خاندان کے ساتھ مقیم رہے بعد میں امیر واسط نے اپنے ناروا فعل سے نادم ہو کر آپ سے معافی مانگی تو آپ واپس اپنے صاحبزادے سید معزالدین کو لے کر واسط تشریف لے گئے۔ لیکن آپ کے تین شاہزادوں نے قیام ہندوستان کو ترجیح دی اور مختلف مقامات میں سکونت اختیار فرمائی جن کی اولاد بلگرام، مسولی شریف، مارہرہ مطہرہ اور دیگر مقامات میں آج بھی موجود ہیں۔

واسط سے بلگرام شریف تک:

حضور سید شاہ ابوالفراح قدس سرہٗ کے پر پوتے حضرت سید شاہ ابوالفرح ثانی واسطی کے فرزند حضرت سید شاہ حسین رحمہم اللہ اجمعین نے بلگرام کا رخ کیا اور موضع پینٹوا میں خیمہ زن ہوئے اور دھیرے دھیرے بلگرام کو اپنے قبضہ میں کرنے لگے۔ تھوڑی سی معرکہ آرائی ہوئی اور اس کام کی تکمیل اور انجام آپ کے پوتے حضرت سید شاہ محمد صاحب دعوۃ صغریٰ ابن حضرت سید علی قدس سرھما کے ہاتھوں ہوئی اور پورے بلگرام کو فتح کر لیا حضرت سید شاہ محمد صاحب دعوۃ صغریٰ کا اصلی نام سید محمد ہے صاحب دعوۃ صغریٰ آپ کا لقب ہے کثرت استعمال سے صرف آخری لفظ صغریٰ عوام کی زبان پر جاری ہو گیا اور نام کے ساتھ بولا جانے لگا۔ آپ قطب الاقطاب حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہٗ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ سلطان شمس الدین التمش کی ملازمت کے پردے میں اپنی باطنی خوبیاں عوام کی نگاہ سے پوشیدہ رکھتے ہوئے انہوں نے ۶۱۴ھ میں بلگرام فتح کیا حضرت میر عبدالواحد بلگرامی اور سید شاہ ابراہیم صغروی واسطی بلگرامی تک حضرت سرکار مسولی میر محمد اسمٰعیل صغروی واسطی بلگرامی ثم مسولوی کے اجداد کرام وہیں سکونت پذیر رہے۔

بلگرام شریف سے مسولی شریف تک:

سب سے پہلے سرکار مسولی حضرت سید شاہ میر محمد اسمٰعیل صغروی واسطی قادری رزاقی بلگرامی ابن حضرت سید شاہ ابراہیم واسطی قدس سرہما بغرض تعلیم لکھنؤ تشریف لائے اور استاذ المحققین حضرت علامہ میر محمد طفیل بلگرامی قدس سرہٗ کے حلقۂ درس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبدالرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی قدس سرہٗ کی خدمت فیض رساں میں بانسہ آئے اور اجازت و خلافت کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے مسولی (جو بانسہ سے ۳ کلو میٹر امغرب کی جانب واقع ہے) میں سکونت اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ''جمعہ جمعہ کو آیا کرنا روز کا آنا جانا محبّت میں کمی لاتا ہے۔'' آپ نے مرشد برحق کے حکم پر یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ بہت سے اہل سادات اور سادات زیدیہ بلگرام میں مقیم رہے۔ حضرت سرکار مسولی سید شاہ میر محمد اسمٰعیل صغروی واسطی قادری رزاقی قدس سرہٗ ۱۰۳۴ھ میں بمقام بلگرام رونق افزائے فرشِ گیتی ہوئے اور آفتاب رشد و ہدایت اپنی فیض بخشیوں سے ۱۲۹ ربرس تک ہر خاص و عام کو روحانیت کا جام پلا کر راضیۃً مرضیۃً کی صدائے روح پرور کی گونج میں مسکراتے ہوئے بروز جمعہ، ۱۴ رذی الحجہ المبارکہ ۱۱۶۴ھ مسولی شریف ضلع بارہ بنکی میں محبوب حقیقی سے جا ملے اور وہیں مدفون ہوئے ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔'' آپ کو رب ذوالجلال نے ایک سو انتیس برس کی عمر شریف عطا کی۔ اس خاندان میں سبھی ارباب علم و فضل اور اصحاب تصوف کے تاجدار گزرے ہیں۔

اس چمنستان زہرا کے ایک مہکتے گل، کاشف حقیقت، دستگاہ معرفت، مرشد کامل، ہادی آگاہ دل، ماہر شریعت وطریقت، عاشق رحمانی، ذاکر روحانی، واصل مقصود جاودانی رئیس الاولیا حضرت مولانا الحاج سید شاہ حبیب احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ بہت باکمال اور عظیم بزرگوں میں سے ہیں اور بڑے بڑے مشائخ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ علوم حقائق کے شناسا، راہ طریقت اور سالکین وعارفین کے پیشوا ومقتداء تھے۔ صاحب کشف وکرامات ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت وطریقت پر یکساں طور سے گامزن تھے۔ علم وعمل، زہد وتقوی اور ولایت وکرامت کے آفتاب وماہتاب بن کر ایک عالم کو روشن وتابندہ فرمایا۔

پیدائش:

رشد وہدایت کے آفتاب حضور رئیس الاولیا ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ بروز دوشنبہ بوقت فجر تجلّیات اسمٰعیلی میں فرش گیتی پر نمودار ہوئے جس کی کرنیں چہار سمت پھیلیں۔

حضور رئیس الاولیاء کی پیدائش ایک انوکھا کرشمۂ قدرت ہے جسے یہاں پر تحریر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ امام السالکین حضرت سید شاہ علی احمد ثانی واسطی قادری اسمٰعیلی علیہ الرحمہ کی شادی آپ کے چچا غوث وقت حضرت مولانا سید شاہ حسن احمد واسطی قادری اسمٰعیلی علیہ الرحمہ کی پہلی بیٹی سے ہوئی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور بیٹی کا وصال ہوگیا پھر غوث وقت نے اپنی دوسری بیٹی کو حضرت علی احمد ثانی واسطی کے نکاح میں دیا ان سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور دوسری بیٹی بھی جاں بحق ہوگئی۔ قبر میں اتارتے وقت حضور غوث وقت نے فرمایا کہ بیٹی تو نے میرے اوپر احسان کیا ہے کیونکہ میرے علی احمد کے پشت میں اللہ عزوجل شانہ نے اولاد رکھی ہے۔ اسی کے کچھ دنوں کے بعد حضور غوث وقت بلگرام تشریف لے گئے اور ہمراہ علی احمد ثانی بھی تھے۔ بلگرام

شریف محلّہ سلہڑہ کے حضرت سید ھادی (پیرزادے) واسطی زیدی حسینی بلگرامی کی بیٹی (افضال فاطمہ) جن کی عمر صرف ۱۳/برس تھی ان سے حضور غوث وقت نے سید علی احمد ثانی کا نکاح کرادیا اس وقت حضرت سید علی احمد ثانی کی عمر شریف ۶۷/برس تھی۔ جب آپ کی عمر شریف ۷۰/برس کی ہوئی تو اس وقت حضور رئیس الاولیاء کی نورانی شکل میں آپ کو ایک بیٹا تولد ہوا بتقاضائے فطرت انسانی اس عمر میں اولاد سے محرومی ہو جاتی ہے لیکن قدرت الٰہی کے آگے کوئی چیز ناممکن نہیں۔ یقیناً یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ حضور رئیس الاولیاء کی پیدائش اور جلوہ گری ایک کرشمۂ قدرت ہے۔

حضور غوث وقت سید شاہ میر حسن علیہ الرحمہ نے حضرت سید علی احمد ثانی کی شادی اس عمر میں کیوں کرائی؟ اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ سید علی احمد ثانی کی پشت میں اولاد ہے۔ اور بارہا آپ اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے، میرے علی احمد کی پشت میں اولاد ہے۔ غوث وقت حضور میر حسن علیہ الرحمہ کی نگاہِ ولایت و درایت نوشتۂ تقدیر کا مطالعہ کر چکی تھی۔ اس لئے اپنی بیٹی کو قبر میں اتارتے وقت فرمایا تھا: بیٹی! تو نے آج میرے اوپر احسان کیا ہے۔

حضرت سید ہادی واسطی (پیرزادے) زیدی حسینی بلگرامی کی ایک بیٹی (احسان فاطمہ) قطب وقت حضرت حافظ وقاری سید شاہ آل رسول عرف ستھرے میاں صاحب علیہ الرحمہ سجادہ نشین عالیہ واحدیہ سلہڑہ بلگرام شریف کے عقد میں تھی۔ اور حضرت سید عبدالحیٔ عرف کلو میاں حضور رئیس الاولیاء کے سگے ماموں ہیں اور حضور ستھرے میاں خالو ہیں اور حضور رئیس الاولیاء نے اپنی والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد اپنی سگی نانی کا دودھ پیا ہے اس طور سے حضور رئیس الاولیاء کی خالہ دودھ شریکی بہن بھی ہوئی۔ مرشد اجازت جانشین حضور میر عبدالواحد بلگرامی حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد عارف واحدی زیدی حسینی بلگرامی علیہ الرحمہ اور جانشین حضور میر طیب بلگرامی علیہ الرحمہ حضرت حافظ وقاری الحاج سید شاہ محمد طاہر واحدی صاحب قبلہ حضور رئیس

الاولیاء کے سگے خالہ زاد بھائی ہیں۔ آپ کی (حضور رئیس الاولیاء) والدہ ماجدہ کا وصال کانپور میں ہوا اور پٹکاپور کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

خاندانِ اسمٰعیلی جو قرب وجوار کی آبرو اور خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ کا نہ صرف نگہدار ہے بلکہ شریعت وطریقت کا مستند وارث و امین صادق ہے۔ اس خانقاہ کا خاندان اسمٰعیلی بلگرام شریف سے مسولی شریف وارد ہوا اور تمام اسلاف کی قدروں کا امین اور رشد وہدایت کا مرکز بن گیا۔

علوم ظاہری:

خاندان اسمٰعیلی کا ماحول ہمیشہ سے علم وتصوف اور روحانیت کا سنگم رہا ہے علم وتصوف کے اسی ماحول میں آپ نے آنکھیں کھولی ہیں۔ خاندانی رسم ورواج کے مطابق بسم اللہ خوانی آپ کے والد ماجد قطب زماں حضرت سید شاہ علی احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری اسمٰعیلی علیہ الرحمتہ نے بعمر چار سال چار ماہ چار دن کرائی۔ پانچ سال تک اپنے والد ماجد کی پرورش میں رہے۔ آپ کی عمر کا چھٹا سال تھا کہ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوگیا۔ پھر آپ کے چچا جان شیخ طریقت حضرت مولانا سید شاہ فضل احمد واسطی علیہ الرحمتہ نے قرآن کی تعلیم کے لیے استاذ الحفاظ حضرت حافظ غلام حسین علیہ الرحمہ مسولوی کو سپرد کیا۔

استاذ الحفاظ حضرت حافظ غلام حسین اپنے تعلیمی امور اور یادداشت وقوت حافظہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ آپ ولی صفت اور عابد شب زندہ دار تھے۔ حافظ غلام حسین علیہ الرحمتہ اپنے شاگرد رشید حضور رئیس الاولیا کا بہت احترام کرتے اور عزت سے بٹھا کر قرآن پاک تعلیم دیتے اکثر یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ یہ جن کی اولاد میں ہیں ان کا احترام ہر مسلمان پر واجب ہے اس لیے کہ ان کے جد اعلیٰ سرکار مسولی کے احترام میں ان کے پیر ومرشد سرکار بانسہ کھڑے ہو کر انتظار فرمایا کرتے تھے۔ اور جب ابتدائی سطح کی دینی اور عربی فارسی کی تدریس سے فارغ ہوئے تو ملک کی عظیم

درسگاہ جو فرنگی محل کے نام سے مشہور ہے حضرت مولانا ثناء اللہ اسمٰعیلی رزاقی فرنگی محلی جن کے علم وفضل کی گونج پورے ہندوستان میں تھی۔ انہی کی خدمت میں رہ کر اکتساب علم کرنا شروع کردیا وقت کی قدر کرتے ہوئے انتہائی محنت، لگن اور توجہ کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے رہے نحو، صرف، ادب، بلاغت، معانی و بیان اور دیگر علوم و فنون مروجہ کی تکمیل کرلی۔ فراغت کے بعد مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔

علوم باطنی:

آپ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد اپنے مشائخ کے سایۂ تربیت میں رہ کر علوم باطنی کے تمام اسرار ورموز سے محظوظ ہوتے، اوراد واشغال کی اجازت، تعویذ نویسی، فن تکسیر سے واقفیت اور خاندانی خاص چیزیں بھی حاصل کیں شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت کے حصول کی خاطر حضرت شیخ کی تربیت میں رہ کر سخت ریاضت ومجاہدہ کے ذریعہ بے شمار فیوض وبرکات حاصل کیے اور فقر کی بلندیوں پر فائز ہوئے۔

خانقاہ اسمٰعیلیہ میں شہزادۂ غوث اعظم کی آمد:

۱۳۵۰ھ ماہ رمضان المبارک میں سید السالکین زبدۃ العارفین فرزند رسول اولاد سرکار غوث پاک مخدومنا ومولانا حضرت سید شاہ الحاج پیر محمد علی فضل اللہ قادری الجیلانی الحموی البغدادی سجادہ نشین سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف سے خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ مسولی شریف ضلع بارہ بنکی میں تشریف لائے۔ حضور شہزادہ غوث اعظم کے قیام کا زیادہ عرصہ مسولی شریف میں رہا حضور رئیس الاولیا کی محبّت اور حضرت قطب زماں سید شاہ ممتاز احمد قادری رزاقی اسمٰعیلی بانسوی قدس سرہما اور سینکڑوں مخلصوں کے بے حد اصرار اور سلسلۂ بیعت کے دراز ہونے کے سبب حضرت کا قیام بھی دراز ہوگیا۔

واقعہ بیعت:

حضور رئیس الاولیا نے شہزادۂ غوث اعظم بغدادی سے اظہار بیعت فرمایا: ''کہ میں آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونا چاہتا ہوں حضور شہزادۂ غوث اعظم

نے انکار فرمایا۔اسی وقت سے حضور رئیس الاولیا بہت مضمحل رہنے لگے۔شہزادۂ غوث اعظم حضور رئیس الاولیا کے ہی مہمان تھے جب آپ سفر فرمانے لگے تو حضور رئیس الاولیا نے پھر عریضہ پیش کیا کہ حضور خوان نعمت سے کچھ حصہ ہمیں بھی عطا ہو حضور شہزادۂ غوث اعظم قدس سرہ نے تبسّم فرمایا اور فرمایا ''بیٹا آؤ تمہیں اپنے سلسلہ میں داخل کرتا ہوں'' بیعت کے وقت شہزادۂ سرکار بانسہ قطب زماں حضرت سید شاہ ممتاز احمد قادری رزاقی اسمٰعیلی بانسوی قدس سرھما جو مخلص، اہل تقوی اور فقر و غنا کے حامل تھے، مجاہدات و مشاہدات میں اپنی نظیر آپ تھے آپ کا کلام اکثر لوگوں کے قلب پر اثر انداز ہوتا تھا مصدر فیوض و برکات حضرت سید شاہ احمد الجیلانی رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہ جن کا شمار نہ صرف اہل باطن اور اہل کمال میں ہوتا ہے بلکہ بہت عالی مشرب بلند حوصلہ باطنی قوت میں کامل درجہ رکھتے تھے۔آپ شریعت کی پاسداری حد درجہ کرتے تھے یہ دونوں ذات بابرکات موجود تھیں۔حضور شہزادۂ غوث اعظم نے اپنا عمامہ شریف، جبہ مبارکہ زیب تن فرمایا اس کے بعد اپنے ہاتھ کے اوپر حضور رئیس الاولیا کا ہاتھ رکھا پھر حضرت سید شاہ ممتاز احمد قادری رزاقی اسمٰعیلی بانسوی قدس سرہ کا ہاتھ رکھا پھر سید شاہ احمد جیلانی رزاقی اسمٰعیلی بانسوی کا ہاتھ رکھا پھر ان سب کے اوپر اپنا دوسرا دست مبارک رکھا اور ولایت کے تینوں بحر ذخار نے مل کر آپ کو داخل سلسلہ کیا اور ولایت کے سارے منازل طے کرادیئے اور اپنا جبہ مبارکہ اور کلاہ مبارکہ بھی عطا فرمائی۔

ان تینوں مرشدان کاملین کا شجرہ طریقت الگ الگ اجمالاً یہاں پر ذکر کیا جارہا ہے۔

(۱) سید السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا سید شاہ الحاج پیر محمد علی فضل اللہ الجیلانی الحموی البغدادی سجادہ نشین سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرہ طریقت یوں حضور رئیس الاولیاء تک پہنچتا ہے۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ معرفت و طریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد طاہر

قادری الجیلانی الحموی البغدادی قدس سرہ العزیز۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ معرفت زبدۃ الاولیا حضرت مولانا سید شاہ کرم علی قادری الجیلانی الحموی البغدادی قدس سرہ العزیز۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز زینت السادات حضرت مولانا سید شاہ محمد مرتضیٰ قادری الجیلانی الحموی البغدادی قدس سرہ العزیز۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز سید السالکین زبدۃ العارفین شہزادہ غوث اعظم حضرت مولانا الحاج سید شاہ پیر محمد علی فضل اللہ قادری الجیلانی الحموی البغدادی قدس سرہ العزیز۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز رئیس الاولیا حضرت مولانا الحاج سید شاہ حبیب احمد واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی قدس سرہ العزیز۔

اوپر کے مشائخ عظام کے اسمائے مقدسہ شجرہ جیلانیہ میں آگے مذکور ہے:

(۲) قطب زماں حضرت مولانا سید شاہ ممتاز احمد قادری رزاقی اسمٰعیلی بانسوی علیہ الرحمہ کا شجرہ طریقت یون حضور رئیس الاولیاء تک منتہی ہوتا ہے:

بہر اسمٰعیل خم میرا سرِ تسلیم رکھ
اس قتیلِ شیوہ صبر و رضا کے واسطے
شاکر اللہ و نجات اللہ سے دے شکر و نجات
اور بقا عبد الحکیم بوالبقاء کے واسطے
شہ غلام شاہ جیلانی سے راہِ حق دکھا
کر مجھے ممتاز ممتاز الوریٰ کے واسطے
حبِ احمد کی ضیا سے میرا دل معمور کر
شہ حبیب احمد رئیس الاولیاء کے واسطے

(۳) مصدر فیوض و برکات حضرت سید شاہ احمد جیلانی قادری رزاقی اسمٰعیلی

بانسوی علیہ الرحمہ کا شجرہ طریقت یوں حضور رئیس الاولیاء تک جاملتا ہے:

بہر اسمٰعیل خم میرا سرِ تسلیم رکھ
اس قتیلِ شیوہ صبر و رضا کے واسطے
شاکر اللہ ونجات اللہ سے دے شکر ونجات
اور بقا عبد الحکیم بوالبقاء کے واسطے
دے طفیل احمد رزاقی جیلانی فروغ
علم وعرفاں وشرف کو اس گدا کے واسطے
حبِ احمد کی ضیاء سے میرا دل معمور کر
شہ حبیب احمد رئیس الاولیاء کے واسطے

ٹگڈم پیران طریقت:

تاریخ میں شاید ہی ایسی کوئی نظیر موجود ہو کہ بیک وقت تین مشائخ طریقت نے اپنے ایک مرید صادق کو بیعت فرمایا ہو کس قدر شفقت ومحبّت کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس مرد مومن کو تینوں پیران طریقت اپنے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمارہے ہیں دیکھئے ولایت کے تینوں سمندر ایک ہو کر کس طرح فیض پہنچا رہے ہیں سلوک و معرفت کے مدارج طے کرارہے ہیں اس طرح سے آپ کی عظمت شان اور علو مرتبت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آپ اکثر وبیشتر فرمایا کرتے تھے کہ الحمدللہ مجھ فقیر کو اللہ تعالیٰ نے ٹگڈم (تین) پیران طریقت عطا فرمائے ہیں اس عرصہ میں حضور شہزادۂ غوث اعظم قدس سرہ بانسہ شریف، مسولی شریف، رامپور، میرٹھ، شاہ آباد، الٰہ باد، بڑا گاؤں، شاہجہاں پور، جہانگیر آباد، لکھنو، فرنگی محل تشریف لے گئے اور اپنے اس مختصر دورے اور قیام میں ہزاروں کو شرف بیعت سے سرفراز فرمایا اور تقریباً چار ہزار مسلمان آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوئے۔

منزل عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوان کو سوا مشکل ہے

خلافت اور اجازت:

آپ کو اپنے پیرومرشد حضور شہزادۂ غوث اعظم قدس سرہ سے سلسلۂ قادریہ کی خلافت واجازت اور اوراد و وظائف واشغال ومصافہ جات حاصل تھیں۔ آپ کو اپنے پیرومرشد کا خلیفۂ اول ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ کے پیرومرشد نے اپنا جبہ و دستار بھی عطا کیا تھا اس مقدس سلسلۂ قادریہ جیلانیہ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ مجھ راقم الحروف اور حضور نور الاولیا والد ماجد اور دادا جان حضور رئیس الاولیا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے مشائخ سادات کرام ہیں اور حضور شہزادۂ غوث اعظم سے لے کر حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک سارے کے سارے مشائخ طریقت جیلانی ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ جن کی تفصیل حسب ذیل مذکور ہے۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز رئیس الاولیا حضرت مولانا الحاج سید شاہ حبیب احمد واسطی زیدی حسینی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز سید السالکین زبدۃ العارفین شہزادہ غوث اعظم حضرت مولانا الحاج سید شاہ پیر محمد علی فضل اللہ الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز زینت السادات حضرت مولانا سید شاہ محمد مرتضٰی الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ معرفت زبدۃ الاولیا حضرت مولانا سید شاہ کرم علی الجیلانی الحموی البغدادای۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ معرفت وطریقت حضرت مولانا سید شاہ محمد طاہر الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز نبیرۂ غوث اعظم حضرت سید شاہ مفتی محمد سعد الازہری

الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز زینت السادات حضرت مولانا سید شاہ علی الحموی الجیلانی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز نقیب السادات حضرت مولانا سید شاہ عمر الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شمس العرفا حضرت سید شاہ حسن القادری الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز تاج الاصفیا حضرت مولانا سید شاہ یٰسین الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عارف باللہ حضرت مولانا سید شاہ کبیر علی الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز نقیب الاشراف صاحب الکشف حضرت مولانا سید شاہ ابراہیم الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز سردار جماعت قادری حضرت مولانا سید شاہ عبد الرزاق الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز نقیب الاشراف والسادات صاحب الخرق والکرامات حضرت مولانا سید شاہ شرف الدین الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب زماں حضرت مولانا سید شاہ جلال الدین شیخ سید علی ہاشمی الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب العارفین حضرت مولانا سید شاہ احمد شہاب الدین الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز غوث الواصلین حضرت مولانا سید شاہ عبداللہ الجیلانی

الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز صاحب الکنز و الکرامات حضرت مولانا سید شاہ ابوالوفاء الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عارف باللہ فنافی الرسول حضرت مولانا سید شاہ شہاب الدین احمد الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عطائے رسول حضرت مولانا سید شاہ شرف الدین قاسم الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز سید العارفین حضرت مولانا سید شاہ عبدالباسط الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز قطب زماں حضرت مالانا سید شاہ ابو العباس احمد الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز کامل شیخ طریقت حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین حسن الجیلانی الحموی البغدادی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز نمونہ شریعت و طرقت حضرت مولانا سید شاہ بدرالدین علاءالدین علی الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عامل شریعت حضرت مولانا سید شاہ شمس الدین محمد الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز تاج الاتقیا حضرت مولانا سید شاہ سیف الدین یحییٰ الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عارف باللہ ظہیرالدین احمد الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز دلیل العارفین حضرت مولانا سید شاہ ابو نصر احمد الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز تاج العارفین حضرت مولانا سید شاہ عماد الدین ابونصر قاضی القضاۃ الجیلانی الحموی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز عمدۃ الواصلین حضرت مولانا سید شاہ عبد الرزاق نور العین سلطان محی الدین الجیلانی۔

☆ الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ طریقت قطب ربانی محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر الجیلانی غوث اعظم البغدادی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اس کے آگے کے اولیائے کاملین کے اسمائے مبارکہ بہت مشہور و معروف ہیں اس لیے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔

حضور رئیس الاولیاء کو چھیالیس خانوادوں سے خلافت واجازت کا شرف حاصل ہے:

اس ذات بابرکت کو ہندوستان کی الگ الگ مستند اور معتبر خانقاہوں کے علاوہ بیرون ہند کی خانقاہوں سے بھی خلافت واجازت کا شرف حاصل تھیں۔

آپ کا آبائی سلسلۂ ''عالیہ قادریہ خانوادہ اسمٰعیلیہ مسولی شریف'' ہے اور قادریہ، رزاقیہ اسمٰعیلیہ ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ خانوادہ اسمٰعیلیہ کی دونوں شاخ کمالیہ جمالیہ کی خلافت واجازت اپنے برادر عم زاد قطب زماں حضرت مولانا سید شاہ کرم احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہ سے حاصل تھی اور اس مقدس سلسلۃ الذھب قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کی خلافت واجازت تین ذات بابرکات سے حاصل تھیں۔ اول: عامل اوراد و وظائف حضرت مولانا الحاج سید شاہ ممتاز احمد رزاقی اسمٰعیلی جانشین حضور سرکار بانسہ رحمتہ اللہ علیہ۔ دوم: عامل شریعت رہنمائے حقیقت حضرت مولانا سید شاہ احمد الجیلانی رزاقی اسمٰعیلی بانسوی رحمتہ اللہ علیہ۔ سوم: عمدۃ العلما ترجمان حضور سرکار بانسہ حضرت مولانا مفتی ناصر محمد قادری رزاقی اسمٰعیلی نظامی رحمتہ اللہ علیہ۔

الحمد للہ! آپ کو سلاسل اربعہ مبارکہ مشہورہ کی خلافت واجازت اور ذکرو

اشغال اوراوراد و وظائف، مراقبہ ومصافحہ جات کی اجازت بیک وقت حاصل ہے۔

(۱) سلسلہ عالیہ قادریہ اسمٰعیلہ

(۲) سلسلہ عالیہ چشتیہ اسمٰعیلہ۔

(۳) سلسلہ عالیہ سہروردیہ اسمٰعیلہ۔

(۴) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اسمٰعیلہ۔

ان مقدس سلاسل اربعہ کے علاوہ دیگر سلاسل کی تفصیل:

(۵) سلسلہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ۔

(۶) سلسلہ قادریہ جیلانیہ اسمٰعیلیہ

(۷) سلسلہ قادریہ کمالیہ اسمٰعیلیہ

(۸) سلسلہ قادریہ جمالیہ اسمٰعیلیہ

(۹) سلسلہ قادریہ شاکریہ اسمٰعیلیہ

(۱۰) سلسلہ قادریہ نجائیہ اسمٰعیلیہ

(۱۱) سلسلہ قادریہ مقیمیہ اسمٰعیلیہ

(۱۲) سلسلہ قادریہ نظامیہ اسمٰعیلہ۔

(۱۳) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اسمٰعیلہ۔

(۱۴) سلسلہ سہروردیہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ۔

(۱۵) سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اسمٰعیلیہ۔

(۱۶) سلسلہ قادریہ شتاریہ اسمٰعیلہ۔

(۱۷) سلسلہ چشتیہ فردوسیہ حسینیہ اسمٰعیلہ۔

(۱۸) سلسلہ عالیہ قادریہ ثمرقندیہ اسمٰعیلہ۔

(۱۹) سلسلہ قادریہ منوریہ معمریہ اسمٰعیلہ۔

(۲۰) سلسلہ ابوالعلائیہ منہیمیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۱) سلسلہ چشتیہ معینیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۲) سلسلہ عالیہ اویس قرنیہ اسمٰعیلیہ۔

(۲۳) سلسلہ چشتیہ اشرفیہ نظامیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۴) سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۵) سلسلہ قادریہ شاذلیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۶) سلسلہ محمدیہ کالپیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۷) سلسلہ چشتیہ نصیریہ رفاعیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۸) سلسلہ قادریہ رفاعیہ اسمٰعیلہ۔

(۲۹) سلسلہ خلوقیہ ادریسیہ اسمٰعیلہ۔

(۳۰) سلسلہ نوربخشیہ اسمٰعیلیہ۔

(۳۱) سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اسمٰعیلیہ۔

(۳۲) سلسلہ اسمٰعیلیہ سہروردیہ۔

(۳۳) سلسلہ قادریہ اسمٰعیلیہ شاکریہ۔

(۳۴) سلسلہ قادریہ بحرالعلومیہ اسمٰعیلہ۔

(۳۵) سلسلہ قادریہ ملامتیہ اسمٰعیلہ۔

(۳۶) سلسلہ صابریہ نظامیہ اسمٰعیلہ۔

(۳۷) سلسلہ قادریہ اسمٰعیلیہ نجائیہ۔

(۳۸) سلسلہ قادریہ صمدیہ اسمٰعیلیہ

(۳۹) سلسلہ قادریہ امانیہ اسمٰعیلیہ

(۴۰) سلسلہ قادریہ ابراہیمیہ اسمٰعیلیہ

(۴۱) سلسلہ قادریہ جنیدیہ اسمٰعیلیہ

(۴۲) سلسلہ قادریہ مصافویہ اسمٰعیلیہ

(۴۳) سلسلہ قادریہ جنتیہ اسمٰعیلیہ

مندرجہ ذیل پانچ مقدس سلاسل مبارکہ ہیں جن کی خلافت واجازت اویسی طریقے سے حضور رئیس الاولیاء کو ان مشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عطا فرمائی ہے۔اس کی تفصیل آگے آرہی ہے:

(۱) سلسلہ اویسیہ فریدیہ اسمٰعیلیہ

(۲) سلسلہ اویسیہ اشرفیہ اسمیعیلیہ

(۳) سلسلہ اویسیہ حسنیہ رسول نما اسمٰعیلیہ

(۴) سلسلہ اویسیہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ

(۵) سلسلہ اویسیہ شاکریہ اسمٰعیلیہ

اس تفصیل کی معلومات خلیفہ حضور رئیس الاولیا حضرت سید عبد الباری شاہ صاحب علیہ الرحمہ (گیا والے بابا) کے قلمی یاداشت ڈائیری سے حاصل ہوئی۔

حضور شہزادۂ غوث اعظم کا تعارف:

سید السالکین زبدۃ العارفین حضور شہزادۂ غوث اعظم سید شاہ الحاج پیر محمد علی فضل اللہ قادری الجیلانی قدس سرہٗ کا وطن مالوف حماۃ (شام) ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب بیس واسطوں سے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے بغداد تک پہنچتا ہے۔

☆ حضرت مولانا سید شاہ پیر محمد علی فضل اللہ الجیلانی ابن

☆ حضرت مولانا سید شاہ محمد فضل اللہ ابن

☆ حضرت مولانا سید شاہ عبد القادر نقیب الاشراف بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ ابراھیم بن

☆ حضرت سید شیخ سعید بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ عبد اللہ بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ یٰسین بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ عبدالرزاق بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ مشرف الدین بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ احمد بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ علی الھاشمی بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ شہاب الدین احمد بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ قاسم بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ محی الدین یحییٰ بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ سیف الدین یحییٰ بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ ظہیر الدین احمد بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ ابونصر محمد بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ نصر قاضی القضاۃ بن

☆ حضرت مولانا سید شیخ ابوبکر قطب العراق عبدالرزاق بن

☆ حضرت امام عالم شیخ طریقت قطب ربانی محبوب سبحانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضور شہزادۂ غوث اعظم قدس سرہٗ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور طلب علوم ظاہری و باطنی کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر رونق افروز ہوئے اور ۱۳۴۰ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ آپ سلسلہ کے اوراد و اشغال کے مجاز ہونے کے علاوہ ذاتی طور پر تقویٰ و طہارت، خدا ترسی اور اعتماد علی اللہ، اتباع شریعت و طریقت کے اس درجہ علیا پر فائز المرام ہیں جس کا تذکرہ حضرت مولانا صبغۃ اللہ انصاری فرنگی محلی جانشین فخر الاماثل حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی قدس سرہٗ اس انداز سے فرماتے ہیں ''اس فقیر نے اپنی اس چہل سالہ زندگی میں اتنا عابد و زاہد،

متواضع ومنکسر، با اخلاق بزرگ ایک سے زائد نہیں دیکھا۔ کچھ مہینے آپ کی معیت و رفاقت کا شرف ملا میں نے دیکھا کہ خواہ مزاج گرامی ناساز کیوں نہ ہو ایک بجے شب سے بیدار ہونا اور طلوع آفتاب تک نماز و دعائے استغفار میں مشغول رہنا کبھی ناغہ نہیں ہوا، خورد و نوش میں قناعت کی یہ کیفیت کہ دعوت کرنے والوں کے مرغن سامان ضیافت اور محترم میزبانوں کے پر لذت دسترخوان میں سے آپ کی غذا ہمیشہ مختصر ہی رہی۔ ہمیشہ آپ صرف دلیا بے نمک اور تھوڑے دودھ کا استعمال فرماتے۔ فروتنی اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ سبھی کو سب سے پہلے سلام کرتے، اپنے خاندانی عقیدت مندوں کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جان، ہر ایک کی بات کو پوری توجہ سے سنتے، جواب میں سر و چشم کے اشارے کے سوا کچھ نہ فرماتے، امیر و غریب سب کی دعوت قبول کرنا، ہر ایک کی تکلیف پر فوراً دست بدعا ہو جاتے، پنج وقتہ نماز کے بعد اپنے مخلصوں اور مریدوں کے لیے نام بنام دعا کرتے۔ اجتماعی طور پر حلقہء ذکر فرماتے۔

انہی اعمال صالحہ، ذکر و اشغال، اور خوش اخلاقیوں کا یہ کرشمہ ہے کہ نہایت ہی قلیل مدت میں سماج کے سبھی طبقات میں آپ کا چرچا ہو گیا جو ایک بار دیکھ لیتا وہ آپ کا ہو جاتا اور بار بار دیکھنے سے جی نہ بھرتا۔

○○○○

رئیس الاولیاء کے خلفاومجازین
..... ایک نظرمیں .....

(۱) عارف باللہ فنافی الرسول حضرت سید شاہ سلطان احمد المعروف بہ عبدالباری شاہ صاحب وارثی اسمٰعیلی رحمتہ اللہ علیہ مسولی شریف۔

(۲) سید السالکین حضرت مولانا سید شاہ فرخند علی قادری زاتی اسمٰعیلی المعروف بہ پھندن میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ بانسہ شریف۔

(۳) حضور قطب بلگرام حضرت مولانا حافظ وقاری سید شاہ زین العابدین صغروی واسطی قادری زاتی اسمٰعیلی رحمتہ اللہ علیہ بلگرام شریف۔

(۴) شہزادۂ سید العلما الحاج سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی صاحب قدس سرہ مارہرہ شریف۔

(۵) صوفی کامل حضرت سید شاہ محمد یوسف قادری اسمٰعیلی قدس سرہ مارہروی ثم لکھنوی۔

(۶) رہبر شریعت وطریقت حضرت مولوی سید شاہ حامد حسین قادری زاتی اسمٰعیلی زیدی حسینی سچے میاں صاحب قبلہ دام فیوضہ مارہروی ثم خیرآبادی۔

(۷) صوفی باصفا حضرت مولوی ڈاکٹر سید شاہ قمر الباری وارثی اسمٰعیلی صاحب مدظلہ العالی مسولی شریف۔

(۸) پیر طریقت حضرت مولانا احمد علی قادری زاتی اسمٰعیلی رحمتہ اللہ علیہ بہرائچ۔

اخلاق وعادات:

حضور رئیس الاولیا قدس سرہ کے اخلاق وعادات اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مکمل نمونہ تھے۔ عاجزی وانکساری، جود وسخا اور مہمان نوازی میں

اپنے بزرگوں کے صحیح وارث تھے۔ صداقت شعاری، راست بازی بندہ نوازی اور وعدہ وفائی جیسی بہت سی خوبیوں کے جامع تھے۔ جیسا کہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی کہ بیٹا حسن کم بولنا عادت بنالو کیونکہ انسان جب کامل ہو جاتا ہے تو اس کی بات مختصر ہو جاتی ہے۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ مومن بات کم اور کام زیادہ کرتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

تقویٰ اور پابند صوم وصلوٰۃ اور شب بیداری تہجد گزاری میں وہ سلف صالحین کی بولتی تصویر تھے۔ خورد ونوش میں قناعت، بڑا ہو یا چھوٹا سب کو پہلے سلام کرنا۔ اپنی مخصوص دعاؤں میں اپنے مریدین ومعتقدین کو یاد فرمانا اور اگر کوئی اپنا مومن بھائی بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے مزاج پرسی فرماتے اور اسے تسلی دیتے اور زود شفا کے لیے دعا بھی فرماتے تھے اور یہی تو سنت رسول ہے۔ اور یہی اسلامی طریقہ ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ پڑوس میں کوئی بیمار ہے تو اس کی عیادت کو جائے اور اس کے سامنے ایسی باتیں کرے جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں اس کی مزاج پرسی کرے اور اگر مریض خواہش کرے تو اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے تسلی دے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے۔

حدیث: مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

حدیث: مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل بروز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے؟ یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے فرمائے گا کیا تجھے

نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا۔ عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا اور تو نے نہ دیا۔ عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث: ترمذی شریف میں امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت لیے صبح کو جاتا ہے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

انہی احادیث پر عمل کرتے ہوئے حضور رئیس الاولیا مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اور جب کوئی سائل کھانے یا پانی کا سوال کرتا تو اسے ضرور عطا فرماتے اور جب کوئی آپ کا مہمان ہوتا تو اپنا ہو یا بیگانہ سبھی کو پورے ضیافانہ اکرام کے ساتھ اپنائیت سے دستر خوان پیش فرماتے جس سے اجنبیت کا احساس دور ہو جاتا۔ اس مادیت پرستی دور میں مہمانوں کے ساتھ حضور رئیس الاولیا کا یہ نوازشانہ طریقہ ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ جب کہ دیگر خانقاہوں میں اس کی جھلک بہت کم ملتی ہے۔ دینی اداروں سے لگاؤ رکھتے، علمائے کرام وحفاظ عظام سے بے حد محبّت فرماتے اساتذہ کرام سے بے حد محبّت رکھتے اور ان کا والہانہ تذکرہ فرماتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے۔ ایک مرتبہ آقائے نعمت مصطفیٰ جان رحمت صلی

اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ کیا میں تمہیں نیک بندوں کی پہچان بتاؤں؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا بلیٰ یا رسول اللہ! ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم پہچان بتادیجئے تو آقائے کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُاءُ وَذُکِرَ اللّٰہُ۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۴۲۷)

یعنی تم میں نیک (اللہ والے) لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں حضور رئیس الاولیاء کا شمار انھیں اللہ والوں میں ہوتا ہے جو شخص بھی دیکھتا ہے وہ انھیں کا ہو جاتا ہے جو انھیں دیکھتا وہ بے ساختہ اپنی زبان حال سے کہہ اٹھتا کہ انھیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

معمولات:

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذکر کبھی زبان سے ہوتا ہے کبھی دل سے اور کبھی اعضا سے اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح و تمجید اور تلاوت قرآن، لسانی ذکر ہے قلبی ذکر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ان دلائل میں تفکّر جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر دلالت کرتے ہیں اور وہ اعتراضات جو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر وارد ہوتے ہیں ان کے جوابات سوچنا۔

(۲) ان دلائل میں تفکّر جو بندوں کو مکلّف بنانے اور دیگر احکام اور اوامر ونواہی اور وعدہ وعید کے کوائف پر دلالت کرتے ہیں جب انھیں مکلّف ہونے کی کیفیت معلوم ہوجائے گی اور پتہ چل جائے گا کہ ایک عمل کے ارتکاب پر وعدہ اور دوسرے عمل اجتناب میں کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں تو اسے ان کی ادائیگی میں آسانی ہوجائے گی۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے اسرار میں تفکّر یہاں تک کہ عالم کا ذرہ ذرہ عالم قدس کے لیے صاف وشفاف شیشہ ہوجائے جب وہ اس آئینہ پر نگاہ ڈالے تو اس کی آنکھ عالم جلال کو دیکھ لے اور یہ وہ مقام ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

ذکرِ اعضا یہ ہے کہ تمام اعضا ان اعمال میں مستغرق ہو جائیں کہ جن کا انھیں حکم دیا گیا ہے اور ان افعال سے اجتناب کریں جن سے انھیں روکا گیا ہے۔

نکتہ:

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نماز کو بھی ذکر کا لقب دیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ "فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ذکر یعنی نماز کی طرف دوڑ کر آؤ۔ (تفسیر روح البیان)

اب ذرا مذکورہ بالا تقریر پر غور کریں اور حضور رئیس الاولیا کے لیل ونہار پر غور کریں تو اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا کہ ذکر لسانی، ذکر قلبی اور ذکر اعضا کیسے کیا جاتا ہے اور رئیس الاولیا کے کردار میں امام غزالی کے مضمون کی عملی تفسیر نظر آئے گی کیونکہ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں نماز پنجگانہ کے بعد وظیفہ میں مشغول رہتے تھے۔ تلاوت کلام ربانی روزانہ فرمایا کرتے تھے اور ہر تیسرے روز قرآن پاک ختم فرماتے تھے تسبیح کا دانہ کبھی ہاتھ سے جدا نہ دیکھا اس واقعہ سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اوراد و وظائف پر کس قدر مواظبت کرتے تھے اور اس کا کس قدر پاس ولحاظ رکھتے تھے جب آپ کی طبیعت بے حد خراب ہوگئی تو آپ کو اسپتال لے جایا گیا جب تک آپ زیر علاج رہے یہ عمل جاری رہا وصال سے دو روز قبل فقیر راقم الحروف کی والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ بیٹی تم گواہ رہنا کہ میں دو دن سے وظیفہ نہیں پڑھ سکا کیونکہ میری تسبیح گم ہوگئی ہے اس کے کچھ لمحہ بعد آپ کا وصال ہوگیا کچھ دن کے بعد وہی تسبیح مبارکہ پرندے کے گھونسلہ میں پائی گئی رات زیادہ تر عبادت وریاضت میں گزرتی نماز پنجگانہ کی امامت ہمیشہ مسجد اولیا میں تاحیات فرماتے رہے خواہ کتنی سردی یا برسات کیوں نہ ہو۔ سبحان اللہ یہی اولیائے کرام کا طریقہ رہا ہے کہ وہ ہر لمحہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور جب عبادت کرتے ہیں تو دنیا کو بھول جاتے ہیں کیونکہ جس نماز میں دنیا کا خیال وہ نماز کیسی ایسی نماز پڑھ کر عابد الٰہی ہونے کا دعویٰ ہے۔ جیسا کہ منقول ہے کہ ایک شخص

نے نماز شروع کی اور جب آیت "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ" پر پہنچا تو اسے دل میں خیال آیا کہ میں صرف خالص اللہ کی عبادت کرتا ہوں چنانچہ ندا آئی کہ تم جھوٹے ہو تم تو مخلوق کی عبادت کرتے ہو وہ مخلوق سے کنارہ کش ہو گیا اور پھر عبادت شروع کی اور جب آیت "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ" پر پہنچا تو اس کے دل میں پھر خیال آیا کہ میں خالص اللہ کی عبادت کرتا ہوں فوراً ندا آئی کہ تم جھوٹے ہو تم تو اپنے مال کی عبادت کرتے ہو اس نے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور پھر نماز شروع کی جیسے ہی وہ آیت "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ" پر پہنچا تو اس کے دل میں پھر خیال آیا کہ میں خالص اللہ کی عبادت کرتا ہوں ندا آئی کہ تم جھوٹے ہو تم تو اپنے کپڑوں کی عبادت کرتے ہو اس نے اپنے کپڑے راہ خدا میں صدقہ کر دیے اور پھر نماز شروع کی اور جب پھر آیت "اِیَّاکَ نَعۡبُدُ" پر پہنچا تو دل میں خیال آیا کہ میں خالص اللہ کی عبادت کرتا ہوں ندا آئی کہ اب تم اپنے دعوے میں سچے ہو معلوم ہوا کہ ولی کی نماز میں دنیا کا خیال نہیں ہوتا یہی شان تو حضور رئیس الاولیا کی تھی کہ جب عبادت کرتے تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے حتیٰ کہ خود اپنے آپ کی خبر نہیں رہتی تھی۔ مکاشفۃ القلوب میں ہے کہ ایک شخص کی عبائیں گم ہو گئیں اور یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ انھیں کون لے گیا ہے اس شخص نے نماز شروع کی تو اسے یاد آ گیا کہ عبائیں فلاں شخص کے پاس ہیں اس نے جیسے ہی نماز ختم کی اپنے غلام کو آواز دی کہ عبائیں فلاں شخص کے پاس ہیں جا کر لے آؤ اس نے سوال کیا یہ آپ کو کیسے پتا چلا مالک نے جواب دیا کہ نماز میں، فوراً غلام نے جواب دیا کہ تب تو آپ نے نماز اللہ کے لیے نہیں پڑھی بلکہ عباؤں کے لیے پڑھی یہ سن کر اس نے توبہ کی اور اس غلام کو آزاد کر دیا۔

چنانچہ ہر عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا کہ محبّت کو ترک کر دے اور اللہ والوں کی پیروی کرتا رہے مثلاً سرکار مسولی یا رئیس الاولیا کو اپنے لیے مشعل راہ بنا کر کل کے مستقبل کے بارے میں فکر کرتا رہے، اللہ کی عبادتیں کرتا رہے اور آخرت کو

سنوارنے کے لیے توبہ کرتا رہے کیونکہ توبہ کو اللہ قبول فرماتا ہے۔ قبول توبہ کے متعلق:

ایک دردانگیز واقعہ: حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں ایک شخص ایسا تھا جو اپنے توبہ پر کبھی قائم نہیں رہتا تھا جب بھی وہ توبہ کرتا اسے توڑ دیتا یہاں تک کہ اسے اس حال میں بیس سال گزر گئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی طرف وحی کی میرے اس بندے سے کہہ دو کہ میں تجھ سے سخت ناراض ہوں جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اس آدمی کو اللہ کا پیغام سنایا تو وہ بہت غمگین ہوا اور بیابانوں کی طرف نکل گیا وہاں جا کر بارگاہ رب العزت میں عرض کی اے رب ذوالجلال تیری رحمت جاتی رہی یا میرے گناہوں نے تجھے دکھ دیا؟ تیری بخشش کے خزانے ختم ہو گئے یا بندوں پر تیری نگاہ کرم نہیں رہی؟ تیرے عفو و درگزر سے کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو کریم ہے میں بخیل ہوں کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آ گیا ہے؟ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا تو وہ کس کے دروازے پر جائیں گے؟ اگر تو نے انھیں راندہ درگاہ کر دیا تو وہ کہاں جائیں گے؟ اے رب قادر وقہار اگر تیری بخشش جاتی رہی اور میرے لیے عذاب ہی باقی رہ گیا ہے تو تمام گناہگاروں کا عذاب مجھے دیدے میں ان پر اپنی جان قربان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الاسلام سے فرمایا جاؤ اور میرے بندے سے کہہ دو کہ تو نے میرے کمال قدرت اور عفو و درگزر کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے اگر تیرے گناہوں سے پوری زمین پُر ہو جائے تب بھی میں بخش دوں گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان کے اندر بارہ صفات نہ پائے جائیں وہ مسند سجادگی پر نہیں بیٹھ سکتا مشیخیت کے لائق اسی وقت ہوگا کہ جب اس کے اندر حسب ذیل بارہ صفتیں پائی جائینگی۔

[۱] عیب پوشی۔

[۲] مہربانی۔

[۳] سچائی۔

[۴] حق گوئی۔

[۵] نیک باتوں کا حکم دینا۔

[۶] بری باتوں سے منع کرنا۔

[۷] مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

[۸] عبادت کے لیے راتوں کو جاگنا۔

[۹] ضروریات دین کا علم حاصل کرنا۔

[۱۰] سخاوت و جوانمردی اختیار کرنا۔

[۱۱] رحم دلی۔

[۱۲] شفقت۔

حضور رئیس الاولیاء کی چند مخصوص دعائیں:

بعد نماز فجر تلاوت کلام اللہ کے بعد ایک مرتبہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ اس دعا کی فضیلت یہ ہے کہ نیک لوگوں کی مناجات بمقابلہ عام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ عزوجل سے اپنی زبان سے مناجات کرے۔ مجرب تیر بہدف عظیم النفع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ یَسِّرۡ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ وَاَسۡاَلُکَ بِعِزَّتِکَ الَّتِیۡ لَکَ بِھَاالۡجَلَالِ فِیۡ فَرۡدِوَحۡدَ انِیَّتِکَ وَلَکَ دَوَامُ الۡعِزِّفِیۡ رُبُوۡبِیَّتِکَ بَعُدَتۡ عَنۡ قُدۡرَتِکَ اَوۡھَامُ الۡبَاحِثِیۡنَ عَنۡ بُلُوۡغِ صِفَاتِکَ وَتَحَیَّرَتِ الۡبَابِ عُقُوۡلِ الۡعَارِفِیۡنَ فِیۡ جَلَالِ عَظۡمَتِکَ اِلٰھِیۡ اَطۡعَمۡنَا فِیۡ کَرَمِکَ وَعَفۡوِکَ وَاَلۡھِمۡنَا شُکۡرِکَ وَ اٰتِ بِنَااِلٰی بَابِکَ وَرَغِّبۡنَافِیۡمَااَعۡدَدۡتَّہٗ لِاَحۡبَابِکَ ھَلۡ ذٰلِکَ کُلُّہٗ اِلَّامِنۡکَ دُلَّنَاعَلَیۡکَ وَحَبِّبۡنَااِلَیۡکَ کَمۡ سَاَلۡنَاکَ

فَاَعْطَيْتَنَافَوْقَ مَاسَاَلْنَاكَ وَكَمْ رَجَوْنَاكَ فَحَقَّقْتَ رَجَائَنَافَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِنَافَبِكَمَالِ جُوْدِكَ تَجَاوَزْ عَنَّامَنْ لَّمْ تُجْبِرْ كَسْرَهٗ مَااَطْوَلَ
فَقْرَهٗ مَنْ لَّمْ تُنَفِّسْهُ مِنْ كُرْبَتِهٖ مَاتَ سُلِبَ قُوَّتِهٖ خَيَّبْتَ مَنْ
طَرَدْتَّ مِنْ بَابِكَ وَيَاحَسْرَتَهٗ مَنْ اَبْعَدْتَّهٗ عَنْ جَنَابِكَ اِلٰهِىْ اِنْ
كَانَتْ رَحْمَتِكَ لِلْمُحْسِنِيْنَ فَاِلٰى اَيْنَ يَذْهَبُ الْمُذْنِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ
جَلِّلْنَابِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنَّا بِكَرَمِكَ وَعَافِنَابِلُطْفِكَ اِلٰهِىْ اِنْ
كُنَّا اَنْ لَّانَقْدِرَعَلٰى التَّوْبَةِ فَاَنْتَ تَقْدِرُعَلٰى الْمَغْفِرَةِ اَلٰهِى
اَطَعْمَنَاكَ فِى اَكْبَرِ الطَّاعَاتِ الْاِيْمَانِ بِكَ وَالْاِفْتِقَارِ اِلَيْكَ
قَدْتَرَكْنَااَكْبَرِالسَّيِّاٰتِ بِكَ وَالْاِفْتِرَاءِ عَلَيْكَ الشِّرْكِ مَابَيْنَهَا
وَلَاتُخْذِلْنَابَيْنَ يَدَيْكَ اِلٰهِى اِنَّ ذُنُوْبَنَاصَغِيْرَةٌ فِىْ جَانِبِ عَفْوِكَ
وَاِنْ كَانَتْ عَظِيْمَةٌ فِىْ جَانِبِ نُهَيْكَ اِلٰهِى لَوْاَرَدْتَّ اِهَانَتَنَالَمْ
تُهِنَّاوَلَوْاَرَدْتَّ فَضِيْحَتَنَالَمْ تَسْتُرْنَافَنَظَّمْ اَللّٰهُمَّ مَابِهٖ يَدَيْتَنَا۔
وَلَاتَسْلُبْنَامَابِهٖ اَكْرَمْتَنَااِلٰهِى اَتَحْرَقُ بِالنَّارِوَجْهًاكَانَلَكَ عَارِفًا
اِلٰهِى مَلَاذُنَااِذَاضَاقَتِ الْحِيَلُ مَلْجَاُنَااِذَاانْقَطَعَ الْاَمَلُ بِذِكْرِكَ
تَتَنَعَّمُ وَنَفْتَخِرُوَ اِلٰى جُوْدِكَ نَلْتَجِىْ وَنَفْتَقِرُ فِيْكَ فَخْرُنَاوَاِلَيْكَ
اِفْتِقَارُنَااِلٰهِىْ كَمْ ذَلَّلْتَنَا عَلَيْكَ ارْحَمْ ذُلَّنَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَاجْعَلْ
رَغْبَتَنَابَيْنَ يَدَيْكَ وَفِيْمَالَدَيْكَ وَلَا تَحْرِمْنَابِذُنُوْبِنَا وَتَطْرُدْنَا
بِعُيُوْنِنَااِلٰهِىْ اِنْ كُنَّا قَدْعَصَيْنَاكَ بِجَهْلٍ فَقَدْدَعَوْتُكَ بِعَقْلٍ
حَيْثُ عَلِمْنَااَنَّ لَنَارَبًّا يَّغْفِرُوَلَايُبَالِىْ اِلٰهِىْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِالْحَالِ قَبْلَ
الشَّكْرِى وَاَنْتَ قَادِرٌعَلٰى تَحْقِيْقِ الْاٰمَالِ وَكَشْفِ الْبَلْوٰى اَللّٰهُمَّ
يَامَنْ اَسَرَّ الزَّلَّاتِ وَغَفَرَالسَّيِّاٰتِ اَبْدَلَهَاحَسَنَاتٍ اَجِرْنَامَنْ مَّكْرِكَ
وَزَيِّنَابِذِكْرِكَ وَاسْتَعْمِلْنَابِاَمْرِكَ وَوَفِّقْنَابِشُكْرِكَ وَاغْفِرْلَنَا

وَلِوَالِدَيْنَاوَلِمَشَائِخِنَاوَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

قضائے حاجات کی دعا:

حضور رئیس الاولیاء فرماتے ہیں یہ مقدس دعا بھی ایسی ہے کہ اگر آدمی سچے حال وقال سے اسے پڑھے تو فارغ ہونے سے پہلے حاجات پوری ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ رحمت کی بارش کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا، ہم اس دعا کو روزانہ دو مرتبہ اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مِّنْ اَحْوَالِ الْجِدِّ وَالتَّعْدِیْلِ وَبِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُقَدَّسُ بِخَصَائِصِ الْاَحَدِیَّةِ وَالصَّمَدِیَّةِ وَالنِّدِّ وَالنَّقِیْضِ وَالظَّهِیْرِ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی کُلِّ مَنْ اَحَبَّ مُحَمَّدًا اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ مِمَّا یَکُوْنُ لِیْ فِیْهِ خَیْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَحْفُوْظًا بِالرِّعَایَةِ مَحْفُوْظًا مِنَ الْاٰفَاتِ بِخَصَائِصِ الْعِنَایَاتِ یَا عَوَّادًا بِالْخَیْرَاتِ یَا مَنْ هُوَ فِی الْحَقِیْقَةِ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَالْحَسَنَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا مَسْئَلَةٌ لِّخَادِمِ عِزِّ رُبُوْبِیَّتِکَ بِاِظْهَارِ مَسْئَلَةٍ فَاِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَمُشَاهِدُ حَقِیْقَةِ الْمَطَالِبِ قَبْلَ مُبَاشَرَتِهَا الْمَطْلُوْبِ فَتَمِّمْهَا بِجَمِیْلِ الْخَاتِمَةِ، یَا خَیْرَ الْمَطْلُوْبِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

اسمائے حسنیٰ:

حضور رئیس الاولیاء روزانہ ایک بار شب میں آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر یہ

مقدس اسمائے حسنیٰ کو پڑھا کرتے تھے۔ترمذی میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انھیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا اسمائے الٰہی یہ ہیں:

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُالْجَبَّارُالْمُتَکَبِّرُالْخَالِقُ الْبَارِیءُ الْمُصَوِّرُالْغَفَّارُالْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْحَکِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّالْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُالْحَکِیْمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُالْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُالشَّکُوْرُالْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُالْمَجِیْدُالْبَاعِثُ الشَّهِیْدُالْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُالْمُحْصِیُّ الْمُبْدِیُ الْمُعِیْدُالْمُحْیِ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُالْمَاجِدُالْوَاحِدُالْاَحَدُالْفَرْدُالصَّمَدُ الْقَادِرُالْمُقْتَدِرُالْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُالْاَوَّلُ الْاٰخِرُالظَّاهِرُالْبَاطِنُ الْوَالِیُّ الْمُتَعَالِیُ الْبَرُّالتَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُالرَّؤُفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُالْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیُ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُالصَّبُوْرُ۔

عجیب وغریب پرتاثیروظیفہ اوراس کے بے شمار خواص وفوائد:

حضور رئیس الاولیاء کے پاس علماء فضلاء صوفیائے عظام پیران کرام تعلیم یافتہ لوگ جب کسی عمل یا دعا کی خواہش کا اظہار کرتے تو آپ اس مقدس عجیب و غریب پرتاثیر وظیفہ کی اجازت عطا فرماتے اور پڑھنے کا طریقہ بتاتے، ایک مرتبہ مع اول آخر درود شریف اس کا پڑھنے والا دنیا وآخرت میں کامیاب رہے گا اور جو قیدی

پڑھے گا عزت پائیگا خلاصی پائے گا اور جو ذلیل پڑھے گا عزت پائے گا اس میں ظالموں کی ہلاکت کی بہت بڑی تاثیر ہے۔ جو شخص اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا ہر سرکش شیطان اس کا مطیع ہوگا اور جس شخص کے شر سے خوف ہو اس سے محفوظ رہے گا اور جو حاکم یہ ذکر پڑھے اس کی حکومت وسیع اور اس کا حکم جاری ہو۔ واضح ہو کہ اس میں اسم اعظم بھی ہے۔ اور جو شخص اس کو کسی حاکم کے روبرو پڑھے گا اس حاکم کا غصہ جاتا رہے گا اس کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت مانگے گا وہ پوری ہوگی اس پوشیدہ راز کو سمجھو جو اذکار بے پرواہ کر دیتا ہے۔ حکام و امراء صلحاء علماء اور حکماء پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن پہلی ساعت میں یہ شروع کریں یا اتوار کو یا یوم عرفہ یا عیدین یا عاشورہ یا شب نصف شعبان یا ستائیسویں رمضان کی شب میں یا ہر ماہ کے غرہ کی جس رات میں ہو سکے شروع کریں تو دین دنیا کی برکت حاصل ہو اور سعادت حاصل ہو اور وہ ورد یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلِّمۡ کَمَاصَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ فِی الۡعَالَمِیۡنَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌمَّجِیۡدٌ لَااِلٰہَ اِلَّاۤاَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ۔ (۲۶/بار) حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَعَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَھُوَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ۔ (۷/مرتبہ) بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّمَعَ اِسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ (۳/بار) یَاذَاالۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدِیَامُبۡدِیۡءُ یَامُعِیۡدُیَافَعَّالُ لِمَایُرِیۡدُاَسۡئَلُکَ بِنُوۡرِوَجۡھِکَ الَّذِیۡ مَلَاءَ اَرۡکَانَ عَرۡشِکَ وَبِقُدۡرَتِکَ الَّتِیۡ قَدَرۡتَ بِھَاعَلٰی جَمِیۡعِ خَلۡقِکَ وَ بِرَحۡمَتِکَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ یَاغِیَاثَ

اَلْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ۔ (۱۳/مرتبہ پڑھ کر پھر) اَللّٰهُمَّ يَاعَلِيُّ يَاعَظِيْمُ يَاوَلِيُّ يَاعَلِيْمُ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَارَحِيْمُ يَارَحْمٰنُ يَاجَلِيْلُ يَاعَطُوْفُ يَاكَرِيْمُ يَارَؤُفُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ اَنْ تُفِيْضَ عَلَيَّ مِنْ فَيْضِ جَمَالِكَ الْاَقْدَسِ وَكَمَالِكَ الْاَنْفَسِ سِرًا نُوْرَانِيًّا وَاسْمًا رَبَّانِيًّا حَتّٰى اَتَصَرَّفَ فِي النُّفُوْسِ وَالْاَرْوَاحِ وَالْمُهَجِ وَالْاَشْبَاحِ بِمُهَيِّجَاتِ الْمَحَبَّةِ وَهَيَجَانِ الْمَوَدَّةِ يَامَنْ يُّفَرِّجُ عَنِ الْمَحْزُوْنِيْنَ يَااَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِسِرِّ الْاَلْفِ الْمَعْطُوْفِ الَّذِيْ هُوَ مَبْدَاُ الْحُرُوْفِ يَاوَهَّابُ يَانَافِعُ يَاتَوَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ شَوْقًا يُّوْصِلُنِيْ اِلَيْكَ وَنُوْرًا يَدُلُّنِيْ عَلَيْكَ وَتُلْقِنِيْ بِالرُّوْحِ وَالرَّيْحَانِ وَذَرِحْنِيْ بِالْاَمْنِ مِنْكَ وَالرِّضْوَانِ يَابَاسِطُ يَاوَاحِدُ يَامَاجِدُ يَااَللّٰهُ۔ (۳/بار) رَبِّيْ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَااُشْرِكُ بِهٖ شَيْاءً اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ اَوْضُرٍّ اَوْشَرٍّ فَاقْمَعْ رَاسَهٗ وَاعْقِلْ لِسَانَهٗ وَالْجِمْ فَاهُ وَاحْبِسْ كَيْدَهٗ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ يَادَائِمَهٗ يَا حَمِيْدُ يَامُجِيْبُ يَامَجِيْدُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى وَسَلَّمَ۔ (۹/بار) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِالسِّرِّ الْجَامِعِ وَالنُّوْرِ السَّاطِعِ اَنْ تُهَبَنِيْ فُرْقَانًا مِّنْكَ تَشْرَحُ بِهٖ صَدْرِيْ وَتَرْفَعُ بِهٖ قَدْرِيْ اَنْتَ وَجْهَنِيْ وَجَاهِيْ وَاِلَيْكَ الْمَرْجِعُ وَالتَّنَاهِيْ تَجْبُرُ الْكَسِيْرَ وَتَرْحَمُ الْفَقِيْرَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَاِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاعْفُ عَنِّيْ وَلَاتُسَلِّطْ عَلَيَّ مِنْ خَلْقِكَ يَااَللّٰهُ بِشَيْءٍ لَّاطَاقَةَ لِيْ بِهٖ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَامُجِيْبَ

الْنِّدَاءِ وَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ
الَّذِيْ لَايَمُوْتُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔
(۳/بار) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُوْا وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
الَّذِيْ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ مُمْسِكَ السَّمَاءِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّابِاِذْنِهٖ
مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّشَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَمَانًا مِّنَ
الْفَقْرِ وَاَمَانًا مِّنَ الرَّدِّ وَاَمَانًا مِّنَ الدَّمِ وَاَمَانًا مِّنَ الْهَمِّ وَاَمَانًا مِّنَ الْغَمِّ ع
وَاَمَانًا مِّنَ الذُّلِّ وَاَمَانًا مِّنَ الْجَهْلِ وَاَمَانًا مِّنَ الْفِتَنِ وَاَمَانًا مِّنَ
الْخَسْفِ وَاَمَانًا مِّنَ الزَّحْفِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَةً فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ
السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ نُوْرًا مِنْ اَنْوَارِ الْمَعَارِفِ وَسِرَّ الْاَسْرَارِ
الْمَعَارِفِ وَصَفْوَةَ خَلْقِكَ وَسِرِّ عِلْمِكَ وَمِرْاٰةَ ذَاتِكَ وَمَشْهَدَ
صِفَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَبِسَاطِ رَحْمَتِكَ
وَبِالسَّبْعَةِ وَبِالثَّمَانِيَةِ وَاَسْرَارِهَا الْمُتَّصِلَةِ مِنْكَ يَااَللّٰهُ۔ (۳/بار) يَا
اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَنْ تَهَبَنِيْ مِنْ عِلْمِكَ عَقْلًا مِّنْ
حَيَاتِكَ رُوْحًا مِّنْ اِرَادَتِكَ حُكْمًا وَّمِنْ قُدْرَتِكَ فِعْلًا وَمِنْ
كَلِمَاتِكَ لِسَانًا وَمِنْ سَمْعِكَ فَهْمًا وَمِنْ بَصَرِكَ كَشْفًا وَمِنْ
اَحَاطَتِكَ قِيَامًا وَاَمْنَحْنِيْ وَمِنْكَ بِكَ سِرًّا وَتَخْضَعُ لَهٗ اَعْنَاقُ
الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَتَنْقَادُ اِلَيْهِ نُفُوْسُ الْجَبَّارِيْنَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ عَلٰى
كُلِّ بِدَايَةٍ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلٰى كُلِّ نِهَايَةٍ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَلٰى فِرَاشِ رَحْمَتِكَ وَبِمَنِّكَ وَاحْرِسْنِيْ بِحَارِسِ
حِفْظِكَ وَصَوْتِكَ وَرَدِّنِيْ بِرِدَاءِ الْهَيْبَةِ وَاجْلِسْنِيْ عَلٰى

سَرِيرِ الْعَظَمَةِ مُتَوَجِّاً بِتَاجِ الْبَهَاءِ وَاضْرِبْ عَلٰى سُرَادِقَاتِ الْحِفْظِ وَانْشُرْ عَلٰى لِوَاءِ الْعِزِّ وَيَسِّرْ لِيَ الرِّزْقَ وَامْلَأْ بَاطِنِيْ خَشْيَةً وَّرَحْمَةً وَّظَاهِرِيْ عَظَمَةً وَّهَيْبَةً وَّمَلِّكْنِيْ نَاصِيَةَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّشَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّاعْصِمْنِيْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالزَّلِّ وَاَيِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ ذَاتُكَ مِمَّا لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ سِوَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَاللَّطِيْفَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ شَمْسِ سَمَاءِ الْاَسْرَارِ وَمَظْهَرِ الْاَنْوَارِ وَقُطْبِ فَلَكِ الْجَمَالِ وَمَرْكَزِ مَدَارِ الْجَلَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِسِرِّهٖ لَدَيْكَ وَبِسَيْرِهٖ اِلَيْكَ اَنْ تُوْءَ مِنْ خَوْفِيْ وَتُقْبِلَ عَثْرَتِيْ وَاذْهَبْ حِرْصِيْ وَحِزْنِيْ وَكَمِّلْ نَقْصِيْ وَاَحِدْنِيْ اِلَيْكَ وَارْزُقْنِيْ الْقَنَاعَةَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَفْتُوْحًا بِنَفْسِيْ مَحْجُوْبًا بِحِسِّيْ وَاكْشِفْ لِيْ عَنْ كُلِّ سِرٍّ مَكْتُوْمٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاكْفِنِيْ بِلُطْفٍ تَرْتَاحُ اِلَيْهِ اَرْوَاحُ الْاَوْلِيَاءِ وَتَنْبَسِطُ لَهٗ نُفُوْسُ السُّعَدَاءِ فَلَكَ الْمَجْدُ الْاَوْسَعُ وَالْمَلَكُ الْاَجْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَبَقَ فِيْ عِلْمِكَ اَنَّكَ لَا تَمْنَعُ مِنَ السُّوَالِ بِهٖ طَالِبًا وَلَا تَرُدُّ مَنْ سَاَلَ بِهٖ خَائِبًا اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ فِيْمَا اُرِيْدُ اَنْ تُصْحِبَنِيْ بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا اُرِيْدُ وَلَكَ مَقَالِيْدُ الْاُمُوْرِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْ تَفِيْضَ عَلٰى مَنْ مَلَابِسِ اَنْوَارِكَ مَا يَرُدُّ عَنِّيْ اَبْصَارَ الْاَعْدَاءِ خَاسِئَةً وَّاَيْدِيْهِمْ خَاسِرَةً وَّاَنْ تَكْسُوَنِيْ فِيْ كُلِّ مَا اُحَاوِلُ بَهْجَةً مِّنْكَ تَرْتَاحُ اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الْمُدْرِكِيْنَ وَتَشْخَصُ لِمَا اَبْصَارُ النَّاظِرِيْنَ وَتَسِيْرُ بِهَا اَسْرَارُ الْعَارِفِيْنَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

الْغُيُوبِ وَمُعَلِّمُهَا وَكَاشِفُ الْاَسْرَارِ وَمُفْهِمُهَا فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَدْحُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ وَالْفَتْحُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَوْلِيَائِكَ الصَّالِحِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَبَلِّغْهُمْ سَلَامَنَا وَتَحِيَّتَنَا وَبَلِّغْنَا شَفَاعَتَهُمْ بِسُوْءِ اَدَبِنَا وَاَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَرَّفْتُ رَجَائِيْ اِلٰهِيْ وَجْهَكَ الْكَرِيْمِ وَاَحْسَنْتُ ظَنِّيْ فِيْ عَفْوِكَ الْعَظِيْمِ فَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَاغْفِرْلِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَصْرِفْ رَجَائِيْ عَنْ وَجْهِكَ خَائِبًا وَلَا تَجْعَلْ حُسْنَ ظَنِّيْ فِيْ عَفْوِكَ كَاذِبًا اَللّٰهُمَّ كَيْفَ نَصْدِرُ عَنْ بَابِكَ بِخَيْبَةٍ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِدُعَاءِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ اِذَا انْقَضٰى اَجَلُ وَانْقَطَعَ عَمَلِيْ وَلَبِسْتُ كَفَنِيْ وَفَارَقْتُ سَكَنِيْ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَا مُفَتِّقَ الرِّقَابِ يَا كَاشِفَ الْعَذَابِ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ الٓمٓ الٓمٓرٰ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ایک ہزار مرتبہ) يَا لَطِيْفُ۔ (۲۹ مرتبہ) يَا كَافِيْ۔ (۱۱ مرتبہ) يَا حَلِيْمُ۔ (۹۸ مرتبہ) يَا مُجِيْبُ۔ (۵۵ مرتبہ) يَا سَلَامُ۔ (۱۳۱ مرتبہ) يَا حَفِيْظُ۔ (۹۹۸ مرتبہ) پڑھ کر اپنی دینی و دنیاوی حاجت ہو دعا مانگے تو قبول ہوگی یہ دعا ایک بڑا اسرار ہے اسے کر و یا در کھو اور نا اہل کو نہ سکھانا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

اگر حضور رئیس الاولیا کی سیرت کو ملاحظہ کریں تو یہ بارہ خصائص آپ میں بدرجہ اتم موجود پائیں گے یہ کوئی من گھڑت بات بات نہیں بلکہ جنھوں نے آپ کے

دیدار سے اپنی آنکھوں کو مشرف کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں۔

آپ کی شان یہ تھی کہ تفویض کامل، حول وقوت سے برأت، قلب وروح و نفس کی موافقت کے ساتھ تقدیر کے ماتحت، اتحاد ظاہر و باطن، علیحدگی صفات نفس، بکثرت رونے والے، اللہ سے بہت زیادہ ڈرنے والے، نیک اخلاق، پاکیزہ اوصاف، بدگوئی سے بہت دور بھاگنے والے، اور حق کے قریب ہونے والے، احکام خداوندی کی نافرمانی میں بڑے سخت گیر تھے لیکن اپنے اور غیر اللہ کے لیے کبھی غصہ نہ فرماتے، کسی سائل کو واپس نہ فرماتے، توفیق خداوندی آپ کی رہنما، اور تائید ایزدی آپ کی معاون تھی، علم نے آپ کو مہذب بنایا، قرب نے آپ کو مؤدب بنایا، انسیت آپ کی ساتھی، رہنمائی فرمانا آپ کی صفت تھی، سچائی آپ کا وظیفہ، فتوحات آپ کا سرمایہ، بردباری آپ کا فن، یاد الٰہی آپ کا وزیر، غور وفکر آپ کا مونس، آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا۔

عطا کردہ درود تنجنا:

سراج السالکین اسوۃ المسلمین حضرت سیدنا حسن رسول نما رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اویسی طریقے سے حضور رئیس الاولیاء کو اٹھاسی ۸۸/مرتبہ پڑھنے کی اجازت بحالت خواب میں فرمائی جس کو آپ فجر واشراق کے بیچ پڑھتے تھے۔ آپ نے اس درد تنجنا کے بے پناہ حسنات بیان فرمائے ہیں۔

عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں خواب میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: مجھ پر رحم اور بخش دیا اور میرے لیے جنت یوں سجائی گئی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئی جیسے دلہن پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کس عمل کے سبب فرمایا درود شریف کی برکت سے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کیا بات ہے درود پاک کی کہ درود شریف پڑھنے والا جنت میں دولہا بنایا جاتا ہے۔

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

رجال غیب:

حضور رئیس الاولیا کے حالات زندگی کے بارے میں فقیر راقم الحروف کے ابا حضور (حضور نور الاولیا) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضور رئیس الاولیا نے نظر نہ آنے والی مخلوق کی بیعت فرمائی ہے۔ اور کچھ چیزیں عطا بھی کی ہیں یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ وہ کون لوگ ہیں قیاساً یہ بتاتے ہیں کہ اجنہ کو مرید کیا یا رجال الغیب کو۔

میری مخدومہ امی جان کا بیان ہے کہ حضور رئیس الاولیا کی بارگاہ میں ایک خادمہ رہا کرتی تھی اور وہ خادمہ موٹے کپڑے پہنے رہا کرتی تھی ایک روز وہ خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ پانچ آدمی میرے سامنے آئے اور مجھے دیکھتے رہے تھوڑی دیر کے بعد دو شخص حضور رئیس الاولیا کے حجرے کی طرف اور دو شخص چھت کے اوپر (جو قدیم جناتی کوٹھی ہے) اور ایک شخص اچانک غائب ہو جاتا ہے ان مناظر کو دیکھ کر خادمہ کے دل پر خوف طاری ہوا اور تیز بخار میں مبتلا ہوگئی اس معاملہ کو آپ کے پیر حضور رئیس الاولیا کی بارگاہ میں پیش کیا گیا آپ نے اس کے اوپر دم کر کے فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں اور اسے افاقہ جلد ہی ہو گیا سبحان اللہ۔

اجنّہ:

حضور رئیس الاولیا کے مریدین میں اجنہ بھی تھے جو اکثر و بیشتر آپ سے ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے۔

میری مخدومہ امی جان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور رئیس الاولیا کسی جن کو کہہ رہے تھے کہ کل اِن کی شکل میں ملنا اور کل اُن کی شکل میں ملنا۔ روزانہ میں دیکھا کرتی تھی کہ آپ کے پاس اجنہ ایک سے ایک نورانی شکل میں حاضر خدمت ہوتے رہتے اور آپ ان کے ساتھ بر آمدہ میں بیٹھ کر باتیں کرتے اور وعظ و نصیحت اور کلمہ خیر کی تلقین فرماتے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ضیافت میں چائے نوشی بھی کراتے تھے۔ جب شب کا تہائی حصہ گزر جاتا تو ان کو رخصت کر کے اپنے روز کے معمولات میں مشغول ہو جاتے۔

عدل وانصاف:

حدیث شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سرکار، امت کے غمخوار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں میں عدل یعنی صلح کرانا صدقہ ہے کسی کو جانور (یعنی سواری) پر سوار ہونے میں مدد کرنا اور اس کا سامان اٹھا دینا صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے اور راستہ سے اذیت (یعنی تکلیف والی) چیز دور کر دینا صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم ج ۲ ص ۱۵)

قرب و جوار کا کوئی بھی اہم مسئلہ ہوتا (جو عدالت میں پیش ہونے کے لائق ہو) تو آپ کی بارگاہ عالیہ میں لایا جاتا جس کو آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں غیر جانبدارانہ طریقہ سے فیصلہ فرماتے اور آپ کی مقبولیت اور احترام کا یہ عالم تھا کہ پھر اس میں کوئی بھی چوں و چرا کرنے کی جسارت نہ کرتا تھا۔

اوصاف وعادات:

یوں تو حضور رئیس الاولیا کے اوصاف حمیدہ کثیر ہیں جن کو اس مختصر کتاب میں سمیٹا نہیں جا سکتا لیکن ان میں چند نمایاں اوصاف تھے۔ اکل حلال جس سے لوگ عام طور سے بچ نہیں پاتے لیکن حضور رئیس الاولیا اس سے بڑی سختی کے ساتھ احتراز فرماتے تھے جیسا کہ خود قرآن مقدس میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔"

ترجمہ : اے ایمان والوں اللہ نے جو تمہارے لیے حلال کیا ہے اسے حرام نہ کرو اور حد سے نہ گزرو بے شک اللہ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ نے جو تمہیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: "كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔"

ترجمہ : کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حدیث : امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ آقا ﷺ فرماتے ہیں تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف اور تکبّر۔

حدیث : امام احمد نے بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جب تک اسراف اور تکبّر کی آمیزش نہ ہو۔

اگر ان آیات اور احادیث پر غور کیا جائے اور حضور رئیس الاولیا کی حیات ظاہری کو دیکھا جائے تو یقیناً آپ کی زندگی مذکورہ آیات کی تفسیر ثابت ہوگی آج کل یورپ کی تقلید میں بہت سے مسلمان اکل حرام کے شکار ہو رہے ہیں اللہ انھیں ہدایت عطا فرمائے۔ آپ ہمیشہ اولیاء مسجد میں رمضان المبارک کا روزہ افطار کرتے اپنے دسترخوان پر لوگوں کو بلاتے ہاتھ سے پانی دیتے۔

ہمارے سرکار امت کے غمخوار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے روزہ دار کو پانی پلایا تو وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حکم گھر پر ہے یا سفر میں یا اس

جگہ جہاں پانی نہ ملتا ہو تو آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حکم عام ہے اگر چہ فرات (ندی) کے کنارے پر بھی پانی پلا دے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے نبی شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان مہیا کرائے تو اسے (یعنی روزہ افطار کرانے والے کو) بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ثواب ملے گا۔) (نسائی ابن ماجہ، ص: ۲۵، شعیب الایمان، ج: ۳، ص: ۴۱۸)

سرکار دو عالم ﷺ کے ارشادات کا عملی نمونہ اولیائے کرام کی حیات طیبہ میں ملتا ہے چنانچہ رئیس الاولیا میں نمایاں طور پر یہ وصف دیکھا جا سکتا ہے آپ کے کردار میں، گفتار میں، رفتار میں، لیل ونہار میں، آپ کی زندگی کے ہر گوشے میں ارشادات نبوی کی جھلک نظر آتی ہے آپ جب چلتے تو نگاہ نیچے کیے ہوئے خراما خراما کہ کہیں گرد و پیش میں کسی کو آپ کے قدموں کی آہٹ سے گزند نہ پہنچ جائے اور یہی تو ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔ "وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا۔"

ترجمہ: اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔

اور دوسری جگہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَّإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔"

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جاہل جب ان سے مخاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

ان آیات کی روشنی میں حضور رئیس الاولیا کی ذات نظر آتی ہے قیل وقال میں صدق مقال میں چال ایسی دلکش کہ جس پر حاکم حجاز مر مٹنے کو تیار اور از خود آپ کا

فرمابردار ہو گیا اور چلمن مبارکہ اور شمع مبارکہ بھی تحفے میں عنایت فرمائی۔

آج کے اس پرفتن دور میں لوگ عام طور سے سنت نبوی ﷺ کو ترک کرتے چلے جارہے ہیں اور سرکار کی پیاری پیاری سنت آپس میں سلام کو پھیلانا اس سے عوام تو عوام خواص بھی نابلد ہوتے جارہے ہیں سلام میں ابتدا کرنے میں لوگ اپنی ذلت سمجھتے ہیں لیکن ایسے ماحول میں حضور رئیس الاولیا کی سیرت طیبہ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کی آپ کی تو یہ شان تھی کہ سلام میں پہل کرتے تھے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اپنا ہو یا پرایا سب کو پہلے سلام کرتے اور ارشاد باری تعالیٰ سے بھی اس سنت کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے "وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا۔"

ترجمہ: اور جب تم کو سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو وہی لوٹا دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

حدیث: صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کی کون سی چیز سب سے اچھی ہے؟ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔

حدیث: ترمذی شریف میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔

حدیث: بیہقی نے شعیب الایمان میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبّر سے بری ہے۔

چنانچہ حضور رئیس الاولیا نے انہی آیات واحادیث کی روشنی میں اپنا یہ مشن بنا لیا تھا کہ وہ سبھی کو پہلے سلام کرتے تھے اور دوسرے کو موقع نہ دیتے یعنی کبھی کوئی آپ پر سبقت لے جانا چاہتا کہ وہ پہلے سلام کرے لیکن آپ اس سے پہلے سلام کر لیتے اور دوسرے کو موقع ہی نہیں دیتے تھے۔ کاش یہ روش تمام مسلمانوں کی ہو جائے تو آپسی

نفرت کا خاتمہ ہو جائے۔

خدمت خلق:

حضور رئیس الاولیا فجر کی نماز کے بعد اوراد و وظائف، تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو جاتے۔ اس کے بعد اشراق و چاشت کی نماز پڑھتے اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ناشتہ اور دیگر حوائج سے فارغ ہو کر اپنی خاص نشست گاہ میں تشریف فرما ہوتے تھے آپ کی تشریف آوری سے پہلے ہی دردمندوں اور حاجت مندوں کا ایک جم غفیر ہوتا جو حوادث زمانہ کی ٹھوکروں سے چوٹ کھائے ہوئے اور مصائب و آلام کے کوہ عظیم تلے دبے ہوئے ہوتے جس میں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر طبقے کے لوگ موجود ہوتے ہر ایک اپنے سینے میں ایک فریاد لیے ہوتا آپ ہر کسی کی فریاد بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ سماعت فرماتے اور پوچھتے کیا مقصد ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا فرما دیتے جو روتا ہوا آتا وہ یہاں سے مسکراتا ہوا جاتا جو پریشان حال آتا وہ خوش حال ہو کے جاتا۔

تعویذ نویسی:

خدمت خلق بہت اہم عبادت ہے تعویذ نویسی خدمت خلق ہی کا ایک حصہ ہے جس سے لوگوں کے جسمانی اور روحانی امراض کا علاج کیا جاتا ہے اور کسی کے مرض دور کرنا مریض پر مہربانی کرنا ہے اور مخلوق پر مہربانی کرنے کا حکم تو قرآن میں خالق مخلوق نے دیا ہے ارشاد ہوتا ہے: "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔"

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم پر مدد نہ کرو۔

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث: ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تم

پر وہ رحم کرے گا جس کی حکومت آسمان پر ہے۔ نیز اولیائے کرام اور سلف صالحین سے بھی تعویذ نویسی ثابت ہے چنانچہ سرکار سید حمزہ مارہروی، حضور مفتی اعظم ہند، سرکار مسولی اور سبھی مشائخ مسولی رحمہم اللہ تعالیٰ سے تعویذ نویسی ثابت ہے۔

اللہ والے اپنی کرامتوں کو پردے میں رکھنا اولیٰ سمجھتے ہیں اور بہت سے اللہ والے اپنی کرامتوں کو تعویذ نویسی کے کے پردے میں چھپائے رکھتے ہیں جیسا کہ حضور رئیس الاولیا اپنی کرامتوں کو تعویذ نویسی کے پردے میں پنہاں رکھتے تھے۔

چنانچہ ایک دن ایک شخص آپ کی بارگاہ میں ایک بچہ لے کر حاضر ہوا جس کی طبیعت بہت خراب تھی جسم نیم مردہ ہو چکا تھا اس کے والدین آہ و بکا کر رہے تھے اس گریہ وزاری کو دیکھ کر حضور رئیس الاولیا نے اس بچے پر کچھ قرآنی آیات پڑھ کر دم فرمایا اور دعا بھی کر دی۔ دعا کے لیے جونہی ہاتھ اٹھائے وہ بچہ فوراً صحت یاب ہو کر اپنے والدین سے باتیں کرنے لگا اور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کہ یہ بچہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوا دیکھئے حضور رئیس الاولیا نے اپنی کرامت کو دعا کے پردے میں چھپا لیا اگر آپ ان کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو اس طرح کے بہت سے واقعات آپ کی نظروں سے گزریں گے اس منظر کو دیکھ کر بہت سے لوگ موقع پر ہی بیعت سے مشرف ہو گئے سبحان اللہ یہ تھا آپ کی دعاؤں میں اثر۔

حضور رئیس الاولیا کی تعویذ نویسی بھی ذکر الٰہی کا ایک خاص حصہ تھی وہ اللہ کا مقرب بندہ اپنے خدا کا ذکر بھی کرتا جاتا اور ذکر الٰہی کی برکت سے خدا کے بندوں کی حاجت روائی بھی فرماتا اس تعویذ نویسی کے ذریعہ بہت سے بے راہ رو لوگوں کو راہ راست پر لائے۔

حج بیت اللہ میں بادشاہ وقت کا آپ کے استقبال میں آنا:

دیکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

حضور رئیس الاولیا ۱۳۷۹ھ میں زیارت حرمین شریفین کے لیے حجاز مقدس میں حاضر ہوئے آپ کے چہرے میں اتنی کشش اور نگاہوں میں جاذبیت، گفتگو میں شیرینی، حرکات وسکنات میں دلکشی اور نشست و برخاست ایسی کہ دل موہ لے اس سرزمین میں جب وہ سادگی کا پیکر اس انداز سے آیا کہ سر خمیدہ، بار حیا سے نگاہیں جھکی ہوئی، لب خاموش، حرکات وسکنات اور نشست و برخاست میں کوئی نرالا انداز نہیں لیکن خدا کی شان دیکھئے کہ بادشاہ وقت آپ کی سادگی پر مر مٹنے کو آمادہ ہے۔ فخر وعناد سے چلنے والے آپ کے سامنے سر جھکائے ہوئے نظر آرہے ہیں بادشاہ وقت نے آپ کا استقبال کیا اور اپنا مہمان خصوصی بنالیا۔ ایام حج میں یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں حاضر ہو کر بہت قریب سے فیضیاب ہوئے دیر تک سلام ومناجات پڑھتے رہے یہ بہت بڑا انعام ہے کہ قریب سے حاضری دینے کا آپ کو شرف ملا۔

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (شفا، ج:۲، ص:۱۸۳، شفاء السقام، ص:۳)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے حضور جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من جاء نی زائرا لاتعمله الازیارتی کان حقا علی اکون شفیعا یوم القیٰمة۔" (طبرانی، معجم کبیر، جذب القلوب)

جو شخص میری زیارت کے لیے آیا میری زیارت کے علاوہ اسے کوئی حاجت

نہ تھی تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے: "من زارنی بالمدینة محتسبا کنت له۔" یعنی ثواب کی نیت سے جس نے مدینہ طیبہ میں میری زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ بنوں گا۔ (الشفاء السقام، ص:۸، جذب القلوب)

شمع اور چلمن مبارک:

ارکان حج اور مدینہ منورہ کی حاضری سے شرف یاب ہوئے اور اپنے وطن عزیز آنے کا ارادہ فرمایا تو بادشاہ وقت نے ہدایا وتحائف میں غلاف کعبہ، چلمن مبارک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہری جالیوں کا پردہ) اور شمع مبارک جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر میں روشن کی جاتی تھی دیا اور بڑی عزت وتکریم کے ساتھ رخصت کیا غلاف کعبہ، چلمن مبارک اور شمع مبارک یہ تینوں تبرکات آج بھی خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ میں موجود ہیں اور ان کی زیارت عرس اسمٰعیلی کے موقع پر کرائی جاتی ہے۔

کعبۃ اللہ کے اندر تین بار داخل ہو کر نماز ادا کرنا:

حکومت عرب کا امبیسڈر محترم عالی جناب وجو میاں قدوائی مسولوی تھے تو جب حضور رئیس الاولیاء کی حاضری حرم اقدس میں ہوئی۔ تو وجو میاں اور بادشاہِ وقت نے حضور رئیس الاولیاء کے ہمراہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہو کر نماز ادا کی اور چونکہ اس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر نو ہوئی تھی اس سے قبل خانہ کعبہ کی چھت کھجور کے تنے اور مٹی کا پٹاؤ (کچی چھت) تھی اسی موقع پر اس چھت کی مٹی مع کنکری آپ اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ اور اسے پورے مسولی میں تقسیم کیا۔ آج بھی خانقاہ میں کعبے کے چھت کی مٹی مع کنکری موجود ہے۔

مرشد کی نظر میں آپ کا مقام:

حضور شہزادۂ غوث اعظم نے جب تشریف لے جانے کا قصد فرمایا تو یہ خبر سن

کر سارے مریدین آبدیدہ ہو کر خدمت عالی جاہ میں عرض کیا کہ حضور ہم لوگ اپنے پیر کی زیارت کیسے کریں گے؟ پھر جب وقت اس ذات بابرکات کے تشریف لے جانے کا آیا تو آپ نے ایک آخری خطبہ اپنے مریدین، معتقدین، متوسلین کو دیا اور فرمایا کہ پنج وقتہ نماز وقت کی پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرنا، قرآن پاک کی تلاوت پابندی کے ساتھ، حج وزکوٰۃ، روزہ اور بزرگوں کا احترام کرنا چھوٹوں پر شفقت والدین سے محبت کرنا اور مسلک اہل سنت موفق سلف صالحین پر قائم اور دائم رہنا، غیبت وچغلی، شراب و دیگر بری چیزوں سے محفوظ رہنا، علمائے اہل سنت کا احترام، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت اور اہتمام کرنا پھر اس کے بعد آپ نے مریدین کی تسکین کی خاطر اپنے تبسّم ریز ہونٹوں کو جنبش دی اور گوہر افشانی کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہماری یاد آئے یا پریشانی پیش آئے مرے فرزند عزیز سید حبیب احمد سے ملنا اور زیارت کرنا کیونکہ سید حبیب احمد کے چہرے میں میرا چہرہ ہے۔ جس نے سید حبیب احمد کو دیکھا اس نے مجھے دیکھا۔ سبحان اللہ یہ تھا آپ کا مقام اپنے مرشد کی نظر میں۔

اور آخر میں درود نور کی اسناد کے ساتھ پڑھنے اور اس پر پابند رہنے کی تاکید فرمائی نیز اس درودِ نور کے فضائل وخواص بھی بیان فرمائے۔ جو شخص کسی بھی جائز مقصد کے لیے اس درود شریف کو پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ پورا ہوگا جو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اس کے مشکل کام آسان ہونگے اور دشمنوں پر کامیابی ہوگی اگر قید خانہ میں ہوگا اللہ تعالیٰ قید سے رہائی عطا فرمائے گا اور رزق میں کشادگی ہوگی محتاجی و مفلسی سے بچے گا۔ بے روزگار ہوگا تو اس کو حلال رزق عطا فرمائے گا بے اولاد ہوگا تو اولاد عطا فرمائے گا۔ بیمار ہوگا تو بیماریوں سے شفا پائیگا۔ اور اس درود نور کو پڑھنے والے پر رحمتوں کا نزول فرمائیگا۔ آپ نے درودِ نور پڑھنے کا طریقہ اور وقت، خاص فرمایا ہے۔

درودِ نور پڑھنے کا وقت:

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ

کے بعد سورہ اخلاص: قل ھو اللّٰہ احد گیارہ بار پڑھے۔ اور نماز پوری کرنے کے بعد جس جگہ پر سونا ہو اسی جگہ پر قبلہ رخ، باادب بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، دونوں جہاں کے مالک ومختار، آقائے کریم مصطفیٰ رحیم، رحمتِ عالم نورِ مجسّم، مصطفیٰ جانِ رحمت شمعِ بزمِ ہدایت، حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز ہیں، عاصیِ گناہگار، سراپا خطاوار، شرمسار امید وار رحمتِ عاصیاں، سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ شفاعت ورحمت میں زیارت کی تمنا لیے ہوئے حاضر ہوں اور دورد شریف کا تحفہ پیش کر رہا ہوں اور پھر مسلسل درودِ نور کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ معینہ تعداد پوری ہو جائے۔ پھر اسی جگہ داہنا بازو رخسار کے نیچے رکھتا ہوا داہنی کروٹ پر قبلہ رخ ہو کر سو جائے، تین دن، پانچ دن، سات دن، گیارہ دن، اکیس دن، زیادہ سے زیادہ اکتالیس روز تک درودِ نور کا بافیض مکرم معظّم عمل جاری رکھے اور قلب میں جتنی پاکی وصفائی ہوگی، طہارت وپاکیزگی ہوگی اتنی ہی جلدی کامیابی ملے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خادم وغلام کا نذرانۂ درود جتنی ہی زیادہ عقیدت ومحبّت سے پیش ہوگا اتنی ہی جلدی کرم نوازی بندہ نوازی فرما کر آقائے نامدار مدینے کے تاجدار آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم زیارت کی نعمت ودولت سے سرفراز فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالی۔

درودنور:

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُوْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَاْسِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الرُّءُوْسِ۔

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی وَجْہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْوُجُوْہِ۔

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَبِيْنِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ فِى الْاَجْبِنِ۔
(٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَبْهَةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ فِى الْجِبَاهِ۔
(٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ فِى الْعُيُوْنِ۔
(٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَاجِبِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ فِى الْحَوَاجِبِ۔
(١٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جُفْنِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَجْفَانِ۔
(١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَنْفِ سَيِّدِنَامَحَمَّدٍ فِى الْاُنُوفِ۔
(١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَدِّ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ فِى الْخُدُوْدِ۔
(١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى صِدْغِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَصْدَاغِ۔
(١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اُذُنِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاٰذَانِ۔
(١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى فَمِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَفْوَاهِ۔
(١٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى شُفَّةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الشِّفَاهِ۔
(١٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سِنِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍفِى السِّنَانِ۔
(١٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَلْسِنَةِ۔
(١٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذِقْنِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَذْقَانِ۔
(٢٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عُنُقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍفِى الْاَعْنَاقِ۔
(٢١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى صَدْرِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍفِى الصُّدُوْرِ۔
(٢٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْقُلُوْبِ۔
(٢٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى يَدِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَيْدِى۔
(٢٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَفِّ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَكُفِّ۔
(٢٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اِصْبَعِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَصَابِعِ۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى زِنْدِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَزْنَادِ۔
(۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذِرَاعِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَذْرُعِ۔
(۲۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مِرْفَقِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْمَرَافِقِ۔
(۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَضُدِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَعْضَادِ۔
(۳۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اِبْطِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَبَاطِ۔
(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مِنْكَبِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْمَنَاكِبِ۔
(۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَتِفِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَكْتَافِ۔
(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى تَرْقُوَةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى التَّرَاقِى۔
(۳۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَتِدِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَكْتَادِ۔
(۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ظَهْرِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الظُّهُوْرِ۔
(۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى فَخِذِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَفْخَاذِ۔
(۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رُكْبَةِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الرُّكَبِ۔
(۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَاقِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى السُّوْقِ۔
(۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَعْبِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَكْعُبِ۔
(۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَقِبِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْعِقَابِ۔
(۴۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَدَمِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَقْدَامِ۔
(۴۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى شَعْرِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الشُّعُوْرِ۔
(۴۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى لَحْمِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى اللُّحُوْمِ۔
(۴۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عِرْقِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْعُرُوْقِ۔
(۴۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى دَمِ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الدِّمَاءِ۔

(۴۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَظْمِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْعِظَامِ۔
(۴۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جِلْدِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْجُلُوْدِ۔
(۴۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی لَوْنِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْاَلْوَانِ۔
(۴۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اِقَامَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْقَامَاتِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ بَرَکَتِہٖ وَاَزْکٰی سَلَامٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَعَلَیْنَامَعَھُمْ کُلَّمَاذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذَکَرَہُ الْغَافِلُوْنَ۔

اجازت دینا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور دیگر مشائخ کا:

حضور رئیس الاولیا شب میں بستر استراحت پر دراز تھے کہ آپ کے خواب میں حضور آقائے نعمت تاجدار اولیا بابا فرید الدین فاروقی گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور آپ کے کان میں کچھ کلمات القا فرمائے اور نقش بھی بتایا آپ بیدار ہو گئے اور آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں یہ وسوسہ تو نہیں؟ اس لیے آپ اٹھے اور وضو کر کے پھر آرام فرمانے لگے تو پھر وہی خواب دیکھا اسی طرح کئی دن آپ یہی خواب مسلسل دیکھتے رہے کہ بابا صاحب تشریف لا رہے ہیں اور کچھ کلمات ارشاد فرماتے ہیں لیکن آپ کو یقین نہ آیا آخر کار ایک شب بابا صاحب نے فرمایا کہ ''حبیب احمد میں کئی دنوں سے اپنی خلافت اور اس نقش کی اجازت دے رہا ہوں'' اس کے بعد رئیس الاولیاء کو یقین آ گیا کہ یہ وسوسہ شیطانی نہیں بلکہ حقیقی امر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھ فقیر قادری کو امام التارکین سید السالکین حضرت بابا فرید الدین فاروقی گنج شکر اور تارک السلطنت حضرت مخدوم سید جہانگیر اشرف سمنانی، تاج العارفین حضرت سید حسن رسول نما، قطب الاقطاب حضرت سید عبد الرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی،

اسوۃ المسلمین حضرت سید شاہ شاکر اللہ اسمٰعیلی سے اویسی طریقے سے خلافت و اجازت اور بشارت ملی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مشائخ سے آپ کو بشارت واجازت ملی ہے اور خاص ختم خواجہ خواجگان کی اجازت بھی عطا ہوئی ہے۔

دیدار رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم:

حضور رئیس الاولیا کا معمول تھا کہ ہر شب اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر اپنے حجرہ خاص میں تشریف لے جاتے اور ایک مخصوص درود پاک کا عمل کیا کرتے تھے جس کی برکتیں بھی آپ پر ظاہر ہوئیں وہ بھی اس طرح کہ اللہ عز جل نے اپنے اس بندہ خاص پر نگاہ کرم فرمائی اور دونوں جہاں کے محبوب، فخر الرسل، مختار کل، مالک ہر دوسرا، حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ، روحی فدا ﷺ کے مقدس دیدار سے مشرف فرمایا جن کی صورت میں شیطان نہیں آسکتا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لایتمثل بی۔" (رواہ احمد والبخاری والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اسنے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں اختیار کرسکتا۔

رسول ﷺ کا خواب میں دیدار کرنا گویا اصل میں دیدار کرنا ہے اور ان کی دید دیدارِ رب ہے تبھی تو شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

تیری دید دید رب ہے
تیرے ہاتھ ہی میں سب ہے
تجھے رب نما بنایا مکی مدینے والے

ولی کی زباں تیرے خطا:

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی اک نگاہ میں ہے

پیر پیراں، میرِ میراں، شاہِ جیلاں قطب ربانی، محبوب سبحانی، غوث اعظم حضرت شیخ عبدلقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "**فرمان**" نبوت خدا کا سایہ ہے۔ اور ولایت نبوت کا سایہ ہے۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص:۱۰۴)

حضرت امام یوسف نبہانی کا قول ہے کہ کرامات اولیاء (اصل میں) انبیاء کرام کے معجزات ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷۶)

حضرت علامہ یوسف نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے کرامات کو ہر زمانے میں ائمہ اور علماء نے لکھا اور بیان فرمایا ہے۔ اور اولیاء کرام کی کرامتوں کو بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی عظیم قدرت پر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبوبِ خدا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے کا یقین مستحکم و مضبوط ہوتا ہے۔ اور اگر آدمی مومن نہ ہو تو اولیاء اللہ کی کی کرامت کو دیکھ کر اسے ایمان ملتا ہے اور اگر پہلے سے مومن و مسلمان ہے تو ان کرامات کو دیکھنے کے بعد ایمان و یقین مین مزید قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام ہی حق اور سچا مذہب ہے اور باطل مذہب والوں کو اللہ تعالیٰ کرامت کی دولت نہیں عطا کرتا اور اولیاء اللہ کی کرامات مذہب اسلام کے حق اور سچ ہونے کی دلیل و ثبوت ہیں۔ (کرامات اولیاء)

حضرات! اہل سنت و جماعت کے مخالف جتنے فرقے ہین وہابی، دیوبندی، تبلیغی، رافضی، خارجی، صلح کلی وغیرہ ان فرقون مین نہ ولی ہوتے ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں یہ چیز بھی ان کے مذہب کے باطل اور جھوٹ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اور آج تک جتنے ولی ہوئے ہیں سب کے سب مذہب اہل سنت و جماعت (یعنی سنی مسلمان) ہیں۔ حضور نور الاولیاء مسولی شریف، حضور قطب بلگرام، بلگرام

شریف، حضور پھندن میاں بانسہ شریف، حضور عبدالباری شاہ صاحب مسولی شریف، حضور رئیس الاولیاء مسولی شریف، حضور شہزادۂ غوثِ اعظم پیر محمد علی بغدادی بغداد شریف، حضور جمال الاولیاء مسولی شریف، حضور کمال الاولیاء مسولی شریف، حضور شاکر اللہ شاہ سندولوی، حضور وارث پاک دیوی شریف، حضور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلی شریف، حضور سرکارِ مسولی، مسولی شریف، حضور سرکار کارِ بانسہ، بانسہ شریف حضور میر عبدالصمد خدا نما احمد آبادی گجرات، حضو مخدوم اشرف کچھوچھہ مقدسہ، حضور مجدد الف ثانی، حضور محبوب الٰہی، حضور صابر کلیر پاک کلیری، حضور بابا فرید الدین گنج شکر، حضور قطب الدین بختیار کاکی، حضور خواجۂ خواجگان فخر ہندوستان حضور غریب نواز، پیر دستگیر حضر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔

ہمارے دین کی حقانیت کے دونوں شاہد ہیں
معین الدین اجمیری، محی الدین جیلانی

سرور کائنات روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارثین وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھوں نے ناموس رسالت پر اپنی جان نچھاور کرنے ،نفسانی خواہشات کو قربان کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر مصائب و آلام کے دہکتے ہوئے انگاروں پر چلنے میں اپنے لیے سعادت عظمیٰ سمجھی اسی نورانی جماعت کو خاصان خدا، اولیا اللہ کہا جاتا ہے۔ چونکہ اولیا اللہ نبی کے مظہر اور مزاج رسالت کے صحیح وارث اور ترجمان ہوتے ہیں ان کی رفتار و گفتار شریعت کے مطابق ہوتی ہے اس لیے: الاان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کے مصداق یہی نفوس قدسیہ ہیں:

جو کہ بندہ ہے رسول اللہ کا
خاص بندہ ہے وہی اللہ کا
جو ہے جان و مال سے ان پر فدا
بس وہی غوث و قطب ہے باخدا

لفظ ولی کی لغوی تحقیق:

لفظ ولی کی دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ قدیر اور علیم کی طرح فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے ایسی صورت میں اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ ولی وہ ہے جس کی طاعتیں اور عبادتیں مسلسل رہیں اور ان میں معصیت اور گناہ خلل انداز نہ ہوتا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ قتیل اور جریح کی طرح فعیل کے وزن پر ہو مگر معنیٰ مفعول کا دے جس طرح قتیل اور جریح بمعنیٰ مفعول مقتول اور مجروح ہیں ایسی صورت میں اس کا معنیٰ ہوگا کہ ولی وہ ہے جس کی اللہ کریم کی طرف سے گناہوں سے مسلسل حفاظت ہو اور اس کی نگرانی ہوتی رہے اور کسی قسم کا گناہ ان سے ہونے نہ پائے اور اللہ کی طرف سے انھیں ہمیشہ طاعات کی توفیق ہوتی رہے جیسا کہ امام رازی اس لفظ ولی کا ماخذ قرآن مقدس سے نقل فرماتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے: "اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا۔" **ترجمہ**: اللہ ایمانداروں کا ولی ہے۔

ولی کے معنیٰ قریب کے ہیں کثرت طاعات اور زیادتی اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے بندے کو قریب کر لیتا ہے تو یہ دونوں قرب مل کر ولی کا خمیر اٹھاتے ہیں اور جب بندہ مسلسل اپنے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان، پیٹ، قدم اور دل سے اطاعت اور فرمابرداری کرتا رہتا ہے اور معاصی سے بچتا رہتا ہے تو اللہ کریم ان کو قوت عطا فرما دیتا ہے کیونکہ تمام اعضائے بدن سے احکام شرعیہ کی تکلیف وابستہ ہے جب احکام شرع کا مکلّف انسان ان تکالیف شرعیہ کا پیرو ہو کر ان اعضا سے کام کراتا ہے تو پھر ان اعضا سے کرامات کا صدور ہوتا ہے۔

معدن کرامات:

معدن کرامات اولیا اللہ کے اعضا ہوتے ہیں جن میں سے چند پر روشنی ڈالنا فقیر مناسب سمجھتا ہے۔

آنکھ:

اگر طاعت میں مشغول رہے اور اس کے لیے جو شرعاً نامناسب ہے اس سے بچتی رہے تو اسے یہ کرامت ملتی ہے کہ آنے والے کو بہت دور سے ملاحظہ کر لیتی ہے اسی طرح کثیف حجابات کے پیچھے دیکھ لیتی ہے اور نماز کے وقت کعبہ کو اپنے سامنے پاتی ہے تاکہ صحیح اس کی طرف منہ ہو سکے وغیرہ (حضور ﷺ کی احادیث طیبہ میں حضور اقدس کے کمالات و معجزات ان سب کوائف کے ساتھ ملتے ہیں اور اولیائے کرام مثلاً سرکار بانسہ، سرکار مسولی اور رئیس الاولیا جو حضور ﷺ کے ترجمان اور نمائندے ہیں ان میں بھی یہ اوصاف کریمانہ بطور اقتدا اور اتباع کے ملتے ہیں) چنانچہ حضور رئیس الاولیا سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی مریدہ صابرہ بی بی کے انتقال کے واقعہ کو اپنی نگاہ باطنی سے ملاحظہ فرمایا جب کہ آپ اس وقت اسپتال میں تھے اور وہ بانسہ میں تھیں۔

کان:

اگر طاعت کیش ہو اور نازیبا باتوں کے سننے سے بچے تو بشارت کی سماعت سے نوازا جاتا ہے اس لیے کی وہ عنداللہ ہدایت و عمل سے متّصف ہوتا ہے۔ یہ سماع بہت بڑی کرامت ہے اللہ کریم کا ارشاد ہے: "فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔"

ترجمہ: تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔

کان کو یہ کرامت بھی عطا ہوتی ہے کہ وہ جمادات کے بول سننے اور سمجھنے لگتا ہے اور وجود کی ہر چیز بولنے والی زبان سے یوں تسبیح پڑھتے سنائی دیتی ہے جیسے زید و عمر باتیں کر رہے ہوں جنھوں نے رئیس الاولیا سے خلوت میں شرف ملاقات حاصل کیا ہے انھوں نے اس چیز کا مشاہدہ کیا ہوگا کیونکہ اگر تنہائی میں رئیس الاولیا کے پاس بیٹھیں تو معلوم ہوتا تھا جیسے آپ سے کوئی باتیں کر رہا ہو اور وہ نظر نہیں آتا تھا جیسا کہ

فقیر کی والدہ ماجدہ امی جان کا بیان ہے کہ انھوں نے بار ہا اس بات کا مشاہدہ کیا۔

زبان:

اگر مطیع احکام خداوندی ہو کر طاعت شعاری کا ثبوت دے تو یہ عالم اعلیٰ سے ہم کلام ہوتی ہے جب آدمی مقام سماع کے درجہ میں محقق ہو جاتا ہے تو اس سے خطاب بھی ہوتا ہے اور ہاتف بھی اسے آواز دیتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر اقبال نے کہا:

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

جب بندہ بولتا ہے تو اس کی بات رد نہیں کی جاتی زبان کی ایک اور کرامت یہ بھی ہے کہ وہ کسی چیز کے ہونے سے پہلے اسے اپنے نطق سے منکشف کر دیتی ہے مغیبات اور کائنات کی خبریں ان کے وجود میں آنے سے پہلے دینا یہ زبان ہی کا کارنامہ ہے جیسا کہ حضور رئیس الاولیا نے اپنی زبان کو احکام خداوندی کا مطیع بنا کر اس درجہ علیا تک رسائی حاصل کی کہ مغیبات اور ہونے والے حادثات کی خبریں آپ نے ان کے وجود میں آنے سے پہلے دی جیسا کہ ٹرین میں ہونے والے حادثے کی خبر آپ نے اپنی مریدہ کے شوہر کو اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات ہیں۔

ہاتھ:

اگر ہاتھ تابع فرمان خداوندی ہو کر نامناسب معاملات سے بچ کر رہے تو اسے یہ کرامت ملتی ہے کہ وہ اپنے گریبان میں سے ہو کر نکلتا ہے تو چمکتا دمکتا نکلتا ہے یہ چمک دمک بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ نور الٰہی کی وجہ سے ہوتی ہے اور ہاتھ کو یہ کرامت بھی ملتی ہے کہ وہ اچانک ہوا میں سے کچھ پکڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور جب وہ مٹھی کھولتے ہیں تو ہاتھ سے سونا اور چاندی نکلتے ہیں جیسا کہ حضور رئیس الاولیا نے ایام علالت میں آنے والے ہر شخص کو ایک روپیہ عنایت فرمایا حالانکہ بظاہر آپ کے پاس روپے نہیں تھے۔

پیٹ:

اگر پیٹ نامناسب چیز سے بچ کر اطاعت کیش ہو جائے تو اسے یہ کرامت ملتی ہے کہ اس کے طعام وشراب اور لباس کا تحفّظ ہو جاتا ہے پھر ولی حلال کھاتا اور پیتا ہے حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ دوران حمل حرام چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتی تھیں اور حضور رئیس الاولیا بھی حرام کھانے سے دور بھاگتے تھے۔

قدم:

قدم جب نامناسب راستہ کو چھوڑ کر اطاعت کا راستہ چلنے لگتا ہے تو مولائے کریم اسے پانی پر چلنے اور زمین کے لپیٹ دیے جانے اور فضا میں اڑنے کی کرامت سے نوازتا ہے اس سلسلے میں کرامتیں اتنی مشہور ہیں کہ جن سے کتابیں بھری پڑی ہیں جنھیں لکھنے کی ضرورت نہیں ہم صرف رئیس الاولیا کی ایک کرامت کی طرف ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں اصل میں ہوا یوں کہ حضور رئیس الاولیا کی کئی روز سے طبیعت علیل تھی آپ اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے ادھر بانسہ شریف میں عرس تھا آپ ایک لمحے میں پلک جھپکتے ہی بانسہ پہنچ گئے اور وہاں سے پلک جھپکتے ہی مسولی پہنچ گئے۔ حضرت ابن عربی فرماتے ہیں کہ ہم نے پانی اور ہوا پر چلنے والوں اور زمین کی وسعتوں کو محدود کرنے والوں کی دنیا بالمشافہ دیکھی ہیں۔

دل:

جب طاعت شعار ہو کر ہوا اور ہوس کو چھوڑ دیتا ہے تو اسے کون کی معرفت اس کے بولنے سے قبل ہو جاتی ہے اور اعمال ظاہری ہوں یا باطنی سب کو دل کا عمل ہی سند قبول بخشتا ہے یا درجہ جرح پر فائز کرا دیتا ہے آپ ملاحظہ فرمائیں کی بلا قصد غیر محرم عورت پر پہلی اچانک نظر کو جس میں دل کی نیت توجہ نہیں ہوتی شریعت نے معاف قرار دیا ہے یہ تو تھی معاصی کی بات لیکن اگر معاملہ طاعت کا ہو تو صرف نیت اور قصد سے بھی مستحق ثواب ہوگا لہٰذا معلوم ہو کہ دل بدن کا رئیس ہے اور اعضا کی جتنی کرامات بیان ہوئیں وہ دل کی

طرف ہی رجوع کرتی ہیں لیکن ان کے علاوہ دل کی اپنی مخصوص کرامات بھی تو ہیں مثلاً یہ کرامت کہ اللہ تعالیٰ اسے عالم اکبر میں ودیعت شدہ اسرار بتا دیتا ہے اور وہ اسباب وعلل اسے معلوم ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے کسی معاملہ کا وجود ہوتا ہے اگر رئیس الاولیا کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو آپ کے پاکیزہ دل کی بہت سی کرامتیں نظر آئیں گی۔

کرامت کی تعریف:

اولیائے کرام سے خلاف عادات جن امور کا ظہور ہوتا ہے جو فہم وعقل سے بالاتر ہوئے ہیں، جن سے تاجدار نبوت کی عالی مقالی کا پتہ چلتا ہے انہیں اصطلاح شرع میں کرامت کہتے ہیں۔

کرامت اسی مرد مومن سے ظاہر ہوگی جو ولی ہوگا اور ولی وہی مومن ہو سکتا ہے جس کا قول وفعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول وفعل کے مطابق ہو اور جب بندہ مومن ولی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کو اس قدر کرامت و بزرگی حاصل ہوتی ہے کہ دور کی چیزوں کو دیکھ لیا کرتا ہے اور اپنے کانوں سے دور دور کی باتوں کو سن لیا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے جہاں چاہتا ہے مدد پہنچا دیا کرتا ہے۔ اور اپنے پیروں سے جہاں چاہتا ہے چلا جایا کرتا ہے اور ایک قدم میں اپنے مقام سے ہزاروں میل کی دوری طے کر لیا کرتا ہے۔

اس کے ثبوت میں حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں: اِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا۔ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کسی بندہ کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پیر ہو جاتا ہوں جس

سے وہ چلتا ہے۔اس کے بعد امام رازی نقل فرماتے ہیں: اَلْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰهُ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعًا لَّهٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَصَرًا لَّهٗ رَاَى الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ یَدًا قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِی السَّهْلِ وَالصَّعْبِ۔ (تفسیر کبیر، ج: ۴۸۰)

یعنی جب کوئی بندہ طاعات (فرائض و واجبات وسنن و مستحبات کا پابند ہوجاتا ہے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ ہوجاتا ہوں۔یعنی جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کا کان ہوجاتا ہے تو وہ محبوب بندہ دور ونزدیک کی آواز سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے تو وہ مقبول بندہ دور ونزدیک کے تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ ہوجاتا ہے تو وہ ولی بندہ دور ونزدیک کی تمام مقامات پر آسان اور مشکل چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوگیا کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ اس قدر طاقت اور قوت عطا فرماتا ہے اولیاء اللہ کہ قریب اور دور کی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔

آسمانِ ولایت کے درخشندہ وتابندہ مرد مومن حضور رئیس الاولیاء ایسے ولی کامل ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے یہ بزرگی اور کرامت عطا فرمائی ہے کہ وہ دور ونزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ذیل میں آسمان ولایت کی درخشندہ وتابندہ ہستی حضور رئیس الاولیا کی کچھ کرامتیں بیان کی جاتی ہیں۔

آنے والے حادثہ کا قبل ازوقت ملاحظہ فرمانا:

ایک بار حضور رئیس الاولیا کی بارگاہ میں ایک مریدہ عفیفہ طاہرہ اپنے رفیق حیات کے ہمراہ حاضر خدمت ہوئی آپ کی بارگاہ میں کچھ ایام قیام پذیر رہی۔کچھ دن قیام کے بعد آپ سے عریضہ پیش کیا کہ حضور بدایوں جانے کی اجازت مرحمت

فرمائیں آپ نے نفی میں جواب دیا بعدہٗ مریدہ کے رفیق حیات نے پر اصرار لہجے میں کہا کہ حضور آج کے دن جانا اشد ضروری ہے پھر آپ نے نفی میں جواب دیا اجازت نہ ملنے کے باعث آپ کی مریدہ نے اپنے رفیق حیات سے کہا کہ میرے سرتاج پیرو مرشد کی اجازت کے بغیر سفر کرنا مناسب نہیں لہٰذا دونوں نے سفر کے ارادے کو ترک کر دیا بالآخر شب گزر گئی ناشتہ سے فراغت کے بعد مریدہ کے رفیق حیات کی نگاہ اخبار کے ایک مضمون پر پڑی۔ نگاہ پڑتے ہی اس کے پیر تلے زمین کھسک گئی کیونکہ اخبار کا مضمون بتا رہا تھا کہ کل دو ٹرینیں آپس میں ٹکرا گئی ہیں اور یہ وہی ٹرینیں تھی جس سے یہ حضرات سفر کرنے والے تھے۔ اللہ اکبر!

حضور رئیس الاولیا کی نگاہیں آنے والے حادثات کو ملاحظہ فرما رہی تھیں اور کیوں نہ ہو کہ اَلْمُؤْمِنُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: مومن اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے جملے نے دونوں حضرات کو حادثے کا شکار ہونے سے بچالیا:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

حکم الٰہی سے شفا دینا:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جناب الحاج قاضی جمے میاں اسمٰعیلی سہالوی کی چھوٹی صاحبزادی نصرت فاطمہ کی طبیعت کافی دنوں سے علیل تھی تمام علاج و معالجہ سے ناکام و بیزار ہو کر اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور آپ کی کنیز نصرت کی طبیعت بہت دنوں سے علیل چل رہی ہے کرم خاص ہو جائے تو بچی صحت یاب ہو جائے حضور رئیس الاولیا نے ساری باتیں بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ سماعت فرمائی تھوڑی دیر توقف کے بعد زبان ولایت سے فرمایا ''جمے میاں نصرت پر جناتوں کی فوج سوار ہو چکی ہے۔'' یہ سن کر قاضی جمے میاں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

اور آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ حضور اب کیا ہو گا؟ آپ نے ان کے دل مضطر کو تسکین دیتے ہوئے فرمایا ''کل میں سہالی آؤں گا'' یہ سن کر قاضی جمے میاں کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور عرض کیا کہ حضور میں آج خانقاہ عالیہ میں قیام کرلوں اور آپ کے ہمراہ میں بھی چلوں؟ آپ نے اجازت دیدی۔ شب میں حضور رئیس الاولیا اپنے معمولات سے فارغ ہو کر اپنے جد اعلیٰ حضور سرکار مسولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متوجہ ہو کر مراقب ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میرے سیدی سرکار مسولی مجھ سے فرما رہے تھے کہ اس بچی کو خانقاہ پر بلاؤ بعد نماز فجر چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر قاضی جمے میاں اپنے مرشد برحق کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نماز اشراق سے فارغ ہو کر مسجد اولیا سے تشریف لائے قاضی جمے میاں نے بڑھ کر آپ کی دست بوسی کی اور مؤدبانہ خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو گئے کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا ''جاؤ اور اپنی صاحبزادی کو لے کر آؤ'' اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیٹی کو لینے جب پہنچے تو وہاں کا منظر کچھ اور ہی تھا۔ دیکھتے ہیں کہ بچی کھیل رہی ہے اور چل رہی ہے لڑکی نے جیسے ہی اپنے والد کو دیکھا وہ کہنے لگی حضور سرکار مسولی نے اپنے خادموں کو بھیج کر ہمارے اس پوشیدہ راز کو عیاں کر دیا ہے اس حالت میں جمے میاں اپنی لڑکی کو چار چھ آدمیوں کے ہمراہ گاڑی پر سوار کر کے مسولی شریف پہنچے خانقاہ میں جیسے ہی داخل ہوئے بچی مکمّل صحت مند ہو چکی تھی سبحان اللہ۔ بعد ازاں حضور رئیس الاولیا نے اپنے ہمراہ قاضی جمے میاں کی حاضری آستانہ عالیہ میں لگوائی اور فرمایا ''بچی اب صحت مند رہے گی'' آستانے سے جب باہر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ''اس بچی کو ایک بار سرکار مخدوم کچھوچھہ مقدسہ میں حاضری دلاؤ'' حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے ادھر ہی سے وہ کچھوچھہ مقدسہ پہنچے مغرب کی نماز ادا کر کے آستانے پر حاضری دلائی بزرگوں کا تصرف دیکھئے کہ اِدھر سے حضور رئیس الاولیا اپنے مرید جمے میاں کو مخدوم پاک کی زیارت اور حاضری کے لیے روانہ کر رہے ہیں اور اُدھر مخدوم پاک اپنے خدام کو استقبال کے لیے اپنے

آستانے پر مقرر کر رہے ہیں قاضی جمے میاں جیسے ہی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ زینے پر خدام انتظار کر رہے ہیں ان کو دیکھتے ہی خدام بڑے تپاک سے ملے اور بارگاہ حضور مخدوم کچھوچھہ میں حاضری دلوائی اور کہا ''مسولی شریف میں کون مخدوم ابن مخدوم رئیس الاولیا کے منصب پر فائز بزرگ ہیں چونکہ صبح سے اب تک سینکڑوں مریضوں کو آپ ہی کے وسیلے سے شفا حاصل ہوئی ہے سبحان اللہ یہ تھا آپ کا مقام ولایت:

کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

پھر وہ دونوں خدام قاضی جمے میاں کے ہمراہ مسولی شریف حضور رئیس الاولیا کی خدمت بافیض میں حاضر ہوئے شرف ملاقات اور دعاؤں سے اپنے آپ کو مشرف کیا شب میں قیام فرما کر صبح واپس کچھوچھہ مقدسہ چلے گئے۔قاضی جمے میاں اسمٰعیلی اپنے وصال سے چند سال قبل حضور رئیس الاولیا سے بیعت سے مشرف ہوئے (یہ واقعہ قاضی جمے میاں اسمٰعیلی نے بقلم خود تحریر کر کے مخدوم گرامی والد ماجد نور الاولیا کو پیش کیا تھا)

نماز میں دیدار کعبہ کرنا:

برسات کا موسم تھا سیاہ بادل کا نقاب سورج اپنے چہرے پر پہنے ہوئے اپنے سفر پر گامزن تھا ادھر عصر کا وقت ہوا مؤذن نے صدا دی تو حضور رئیس الاولیا بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہونے کے لیے مسجد اولیاء کی طرف خراماں خراماں چل دیے آپ مسجد میں پہنچے اور نماز عصر ادا کی چونکہ بارش ہو رہی تھی اس لیے لوگ نماز کے بعد آپ کے پاس ادب کے ساتھ بیٹھ گئے اور دین کی باتیں سننے لگے تو ان کے دلوں میں ایمان کی روشنی کو قوت ملنے لگی تذکرہ چھڑ گیا اولیا اللہ کے تصرف فرمانے کا کہ بہت سے اللہ والے ایسے گزرے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے تھے تو ان کے مقتدی حالت نماز میں خانہ کعبہ کا دیدار کرتے اور کعبہ شریف کو اپنے سامنے پاتے جس سے نماز کی لذت اور بڑھ جاتی۔اب کچھ بارش کم ہو چکی تھی تو لوگ اپنے اپنے گھر کی طرف چل

دیے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر عشا کا وقت آگیا اور آپ پھر مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی آگئے آپ نے امامت فرمائی جونہی آپ نے سلام پھیرا تو مقتدیوں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اتنا حسین منظر دیکھ کر لوگ تمنا کرنے لگے کہ کاش نماز لمبی ہو جاتی اور دیدار طویل ہو جاتا۔اس واقعہ کے عینی شاہدوں میں سے مرحوم الحاج الیاس قدوائی، مرحوم الحاج یٰسین قدوائی، مرحوم مؤذن دوست محمد وغیرہ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں آپ جیسا امام کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔

چشم زدن میں لمبی مسافت کو طے کرنا:

حضور رئیس الاولیا ہمیشہ اپنے خلیفہ ارشد حضور نبیرۂ سرکار بانسہ نمونہ اسلاف حضرت مولانا سید شاہ فرخند علی المعروف بہ پھندن میاں رزاقی اسمٰعیلی بانسوی رحمتہ اللہ علیہ کے قل شریف میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ آپ کی طبیعت علیل ہوگئی بخار کی شدت سے تشریف نہ لے جاسکے۔اور ہمیشہ الحاج قاضی جمے میاں اسمٰعیلی بھی اپنے پیرومرشد حضور رئیس الاولیا کے ہمراہ قل شریف میں شرکت کرتے تھے۔اس سال تاخیر کے سبب قاضی جمے میاں اسمٰعیلی سہالی ہی سے بانسہ شریف قل میں شرکت کے لیے پہنچ گئے۔دیکھتے ہیں کہ حضور رئیس الاولیا جلسہ گاہ میں رونق افروز ہیں شرف ملاقات اور دست بوسی کر کے مزاج پوچھا حسب دستور قدیم قل شریف کا آغاز حضور رئیس الاولیا نے تلاوت کلام اللہ سے کیا اور قل کا اختتام بھی آپ کی مستجاب دعاؤں سے ہوا شیرینی تقسیم ہونے لگی اور لوگ جوق در جوق آپ سے ملاقات کرنے لگے قاضی جمے میاں اسمٰعیلی ازدھام کثیر دیکھ کر اپنے پیرومرشد کی ملاقات کو مؤخر کر کے حضور پھندن میاں علیہ الرحمتہ کے آستانے پر فاتحہ پڑھنے لگے اور سوچا کہ ابھی اپنے پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا بعد فراغت فاتحہ باہر نکلے تو اپنے مرشد سے ملاقات نہ ہوسکی واپس سیدھے مسولی شریف پہنچے جونہی خانقاہ شریف

میں قدم رکھا تو سب سے پہلے آپ کی ملاقات آپ کے خادم غلام دوست محمد اسمٰعیلی مؤذن اولیا مسجد سے ہوئی۔ اس نے کہا حضور کی طبیعت بہت علیل ہے اور آج تین دن سے مسجد تشریف نہیں لے جاسکے ہیں بعد ازاں اندر آکر اپنے پیر و مرشد سے ملاقات کی اور عرض کیا حضور آپ بہت جلد تشریف لے آئے؟ یہ سن کر حضور رئیس الاولیا نے فوراً قاضی جمے میاں کو خاموش رہنے کی تلقین فرمائی:

جو دیوانے سارے تمہیں ڈھونڈتے ہیں
تمہارے ہی در پہ تمہیں پوچھتے ہیں

دورسے واقعہ کامشاہدہ کرنا:

ایک بار کا واقعہ ہے کہ غوث وقت حضرت علامہ مولانا فرخند علی قادری رزاقی اسمٰعیلی المعروف بہ پھندن میاں صاحب بانسوی کی اہلیہ محترمہ صابرہ بی بی اپنی زندگی میں اپنے پیر و مرشد حضور رئیس الاولیا سے عرض گزار ہوئی تھیں کہ حضور میری نماز جنازہ آپ پڑھائیں گے۔ ظاہر ہے کہ جس مرید کی نماز جنازہ خود اس کا مرشد پڑھائے تو سمجھ لو کہ اس مرید کی معراج ہوگئی وقت سرخاب کا پر لگائے ہوئے گزر گیا کچھ عرصہ کے بعد حضور رئیس الاولیا کی طبیعت علیل ہوگئی اور آپ کو اسپتال لے جایا گیا ساتھ میں حضور مخدوم گرامی والد ماجد (نورالاولیا) اور مخدومہ طیبہ طاہرہ عفیفہ عابدہ زاہدہ والدہ ماجدہ بھی تھیں پہونچتے ہی اطبا کا ہجوم لگ گیا سارے طبیبوں نے اپنی اپنی طبابت اور قابلیت کا مظاہرہ کیا اور پوری سعی کر کے مایوس ہوگئے مگر حضور رئیس الاولیا کے لبہائے مبارک سے نکلے ہوئے جملے نے تمام طبیبوں کی عقل و فہم کو حیران و ششدر کر دیا کہ:

سب طبیبوں نے دیدیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

چونکہ تمام تر کوششوں کے باوجود بھی آپ کی طبیعت اچھی نہیں ہو رہی تھی اور آپ کے لبہائے مبارک سے صرف یہ جملہ ادا ہو رہا تھا کہ مجھے بانسہ لے چلو مجھے

بانسہ لے چلو کیوں کہ وہاں میرا انتظار ہو رہا ہے آپ کا یہ فرمانا دراصل حدیث اَلْمُؤْمِنُ اِذَاوَعَدَوَفِیْ پر عمل کی طرف غمازی کر رہا تھا لیکن محدود بصارت والے کیا سمجھتے تمام اطبا اور وہاں موجود سبھی افراد سوچنے پر مجبور تھے کہ آخر اس بستر علالت پر انہیں بانسہ کی یاد کیوں ستا رہی ہے آخر معمّہ کیا ہے یہ راز سر بستہ ان کی کی فہم سے بالاتر تھا لہٰذا سبھوں نے کہا کہ حضور طبیعت کچھ ٹھیک ہو جائے تو چلیں گے آخر کار رات کی سیاہی دن کی سفیدی میں تبدیل ہوئی حضور کی طبیعت کچھ اچھی ہو گئی پھر صبح کو مخدوم گرامی والد ماجد (نور الاولیا) نے فرمایا کہ حضور بانسہ کے لیے گاڑی منگا رہا ہوں۔ اس بات پر آپ نے فرمایا کہ میرے نور نظر !!وقت گزر گیا بات ختم ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں ہے دریں اثنا کسی مخبر نے آکر خبر دی کہ محترمہ صابرہ بی بی کا انتقال ہو گیا ہے ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے اور رات کافی گزر جانے کی وجہ سے خبر نہیں پہنچا سکا تھا۔ تب اس پنہاں حقیقت سے پردہ اٹھا کہ حضرت بانسہ جانے کے لیے مضطرب کیوں تھے اس حقیقت کے انکشاف پر سب لوگ سکتے میں پڑ گئے اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ واقعی ایک ولی کامل کی نگاہ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتی ہے:

آ گہی مرد خدا کی شان ہے
آ گہی ہی حاصل عرفان ہے

غیب سے پیسہ دینا:

ایک مرتبہ آپ کی طبیعت سخت خراب ہو گئی اور آپ کو اسپتال لے جایا گیا اور بارہ بنکی ہاسپٹل میں آپ کو بھرتی کرایا گیا آپ بستر علالت پر تھے جو بھی سنتا کہ حضور کی طبیعت خراب ہے دوڑا چلا آتا اس طرح سے صبح سے شام تک سینکڑوں لوگ مزاج پرسی کے لیے حاضر خدمت ہوتے اور آپ ہر آنے والے کو اپنے دستِ مبارک سے ایک روپیہ عطا فرماتے اور وہ روپے نہ ہی مخدوم گرامی والد ماجد سے لیتے تھے اور نہ ہی کسی دوسرے سے لیکن آنے والے ہر شخص کو ایک روپیہ دیکر ہی واپس بھیجتے یہ آج تک

نہ پتا چلا کہ پیسے کہاں سے آتے تھے۔

اس کے علاوہ بارہا ایسا ہوا کہ عصر کا وضو فرما کر اپنے حجرے میں تشریف لے جاتے لباس زیب تن فرماتے اور مسند کے نیچے سے پانچ روپیہ کا نوٹ نکال کر مخدومہ والدہ ماجدہ کو بازار کرنے کے لیے عنایت فرماتے فقیر نے اس راز کو جاننے کے لیے کئی بار آپ کی غیر موجودگی میں مسند کا غلاف نکال کر اور الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن کچھ نہ ملتا تھا مگر جب آپ مسند اٹھاتے تو پانچ کا نوٹ وہاں موجود رہتا تھا۔

مرید کو ریچھ سے بچانا:

ایک مرید جس کا نام غلام حسین عرف پاگے جو کہ قائم گنج ضلع کانپور کا رہنے والا تھا۔ وہ ایک روز جنگل میں شکار کے لیے پہنچے جونہی جنگل میں پہنچے تھے کہ ریچھ سامنے آگیا اور دوڑا لیا دوڑاتے دوڑاتے اتنا قریب آگیا کہ بھاگنے اور بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اس بے چارگی کے عالم میں اس نے اپنے پیر کو یاد کیا اور دہائی دی یا پیر ہم کو بچائے! ادھر عصر کی نماز کے لیے حضور رئیس الاولیاء وضو فرما رہے تھے اسی وقت وضو کے بچے ہوئے پانی کو ہوا میں پھینکا اس وقت آپ کے پاس اولیاء مسجد کے مؤذن جناب دوست محمد صاحب اسمٰعیلی موجود تھے اس نے پوچھ ہی لیا مگر حضور رئیس الاولیاء نے جواب نہ دیکر فرمایا کہ چلو نماز کے لیے! دوسرے روز وہ صاحبِ معاملہ غلام حسین عرف پاگے حضور رئیس الاولیاء کی بارگاہ میں حاضر آئے۔ اس وقت حجرہ خاص میں جناب حاجی یٰسین صاحب قدوائی صاحب، مؤذن اولیاء مسجد جناب دوست محمد اسمٰعیلی اور جناب گٹو خان صاحبان موجود تھے۔ اس شخص نے اپنا بیتا ہوا ماجرا بیان کیا کہ حضور کل آپ نے اپنے مرید کو ریچھ کے شر سے بچالیا۔ جب میں نے آپ کو یاد کیا یکا یک پانی کا جھونکا آیا اور ریچھ کے منھ پر پڑا جس کی وجہ سے ریچھ میرا پیچھا چھوڑا اور جنگل میں دوسری طرف راہ لی۔ حضور! اس گناہگار کی جان صرف آپ کی وجہ سے بچی ہے اور آپ کے سامنے حاضر ہے۔ جناب دوست محمد صاحب نے

پوچھا کہ کل یہ واقعہ کس وقت پیش آیا تھا؟ تو اسنے جواب دیا کہ عصر کا وقت تھا۔ جناب دوست محمد اسمٰعیلی کو حضور رئیس الاولیا کے بچے ہوئے پانی کا ہوا میں پھینکنے کا راز اور اس کے سوال کا جواب مل گیا کہ یہ ہمارے پیر حضور رئیس الاولیاء کی کرامت ہے کہ اپنے مرید کو کوسوں دور سے ریچھ کے شر سے بچالیا ہے، سبحان اللہ۔

حلیہ مبارکہ:

یوں تو کسی ولی اللہ کا قلمی خاکہ پیش نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ سراپا کو آپ الفاظ کی بندشوں میں کیسے لائیں گے؟ محسوسات کو کیسے لکھیں گے؟ نگاہوں کو زبان ملے تو بولیں جسے اس عارف صادق کی زیارت نصیب نہیں ہوئی وہ بھی دیکھ لیں۔

سر مبارک: گول اور خوش منظر چہار کلاہ سے سر مبارک سجا ہوا بوقت امامت سفید عمامہ شریف۔

موئے مقدس: سیاہ گھنے نرم گھونگھریالے جس کا رکھنا مقاصد کی کامرانی ہے۔

مانگ شریف: سنت کے مطابق بیچ سے جیسے آسمان پر نور کی لکیر ہو۔

پیشانی: کشادہ اور تابندہ جس کی تابندگی سے مہ کامل شرمندہ۔

ابروئے مقدس: خمیدہ۔

پلک شریف: آنکھوں پر ایسے سایہ فگن جیسے ابر بہاراں چاند کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہو۔

چشمان مبارک: بڑی اور کشادہ سرمہ کی قدرتی لکیر پلکوں پر مستقل قائم۔ خشیت الٰہی کی وجہ سے نمناک، بارحیا اور انکساری سے نیچے جھکی ہوئیں۔

بینی اقدس: نورانی اور ابھری ہوئی۔

لب مبارک: باہم متّصل پتلا مثل گلاب کی پنکھڑی نرم و نازک۔

دندان مبارک چمکدار ایسے کہ لؤلؤ یمانی شرمندہ۔

ریش مبارک: سیاہ اور بالوں سے بھری ہوئی خوبصورت۔

قدمبارک: میانہ سروقد کہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا۔

لباس: ہمیشہ سفید زیب تن فرماتے:

ان کی عظمت کا پوچھنا ہی کیا
صورۃ غوث سیرۃ ہیں حبیب

حضوررئیس الاولیا سے
حضورمفتی اعظم ہند کی ملاقات

اللہ والوں کی نظر میں عجب تاثیر ہوتی ہے نگاہ جلال اٹھادیں تو بادشاہ وقت تخت سے نیچے اتر جائے اور نگاہ جمال ڈال دیں تو ویرانے آباد ہوجائیں اپنے و بیگانے شاد ہوجائیں کچھ ایسی ہی ذات بابرکات تھی قاطع کفر وضلالت، ماحی شرک و بدعت امام اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور سیدی وسندی سرکار مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو بریلی کی سرزمین سے چل کر رامپور کٹرہ ضلع بارہ بنکی کی سرزمین کو شرف زینت بخشتے ہوئے خود ایسی ذات بابرکات کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں جس میں لطف وکرم کی لذت ہے تو بندہ نوازی وشفقت بھی، عفوو درگزر کی نرمی ہے تو جاہ وجلال کی ہیبت بھی یہ وہی ذات ہے جن کو آج دنیا حضور سیدی وسندی عبدالرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ اس متبرک بارگاہ میں حاضری سے فراغت کے بعد خدا کی نگہبانی میں اس محبوب بندہ کی رہنمائی ورہبری میں سرکار بانسہ سے اذن سفر لے کر جانب مسولی شریف روانہ ہوتے ہیں وہی مسولی شریف جہاں وقت کی بزرگ ترین ہستیاں جلوہ افروز ہیں جن کی روشن محفلوں سے ہزاروں بندگان خدا ایمانی فیض حاصل کررہے ہیں اور اپنی دنیا ودین سنوار رہے ہیں شب وروز ہدایتِ شمعیں روشن رہتی ہیں حضور مفتیٔ اعظم ہند وشہزادۂ غوث اعظم نبیرۂ سرکار مسولی شریف کی بارگاہ میں برہنہ پا حاضر ہورہے ہیں لقا کی امنگ ہے اور زباں پر یہ شعر جاری ہے:

یہ محبّتوں کا ہے مرحلہ کہ یہی وفا کا اصول ہے
یہاں سر کے بل چلو زائرو! یہ دیار آل رسول ہے

عارف وقت وقت نے آپ کا بھرپور استقبال کیا وقت کے مشہور ومعروف درویش نے خود آگے بڑھ کر گلے سے لگالیا دونوں فیض رساں ہستیاں ایک دوسرے سے اکتساب فیض کررہی ہیں دلی خوشی اور روحانی مسرتوں کا اظہار ہورہا ہے میزبان فراخ دل ہے مہمان بھی وضعدار ہے احترام کا یہ عالم کہ دونوں ہستیاں ایک دوسرے سے اصرار کر رہی ہیں کہ پہلے آپ تشریف رکھیں پہلے آپ تشریف رکھیں اسی اصرار جانبین میں کافی وقت گزر گیا آخر کار حضور رئیس الاولیا نے فرمایا کہ پہلے آپ تشریف رکھیں پس حضور مفتیٔ اعظم ہند نے الامر فوق الادب کے تحت حکم کی بجا آوری کی پھر یہ دونوں ذات بابرکات کافی دیر تک حجرۂ خاص میں ہمراز وہم کلام رہے حجرۂ خاص کا دروازہ کھلنے کے بعد سیکڑوں لوگوں کی نگاہوں نے دونوں بزرگوں کی آنکھوں کو پرنم اور چہرے کو سرخ پایا۔ایسی نورانی ملاقات کو دیکھ کر لوگوں نے سوچا اور اس کا اظہار کیا کہ دنیا سے تجھ کو صرف دو چیزیں کافی ہیں ایک درویش کی صحبت اور دوسرے ولی اللہ کا احترام۔

آپ کے ہم عصر مشائخ:

(۱) حضور سید شاہ تاج العلما مارہروی علیہ الرحمتہ والرضوان۔

(۲) سید العلما حضرت مولنا سید شاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمتہ۔

(۳) سرکار کلاں حضرت مولانا سید شاہ مختار اشرف الجیلانی اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ۔

(۴) حضور احسن العلما سید شاہ حیدر حسن قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

(۵) حضرت علامہ سید شاہ قاسم میاں صاحب قدس سرہٗ سریاں شریف ضلع اعظم گڑھ۔

(۶) مجاہد دوراں حضرت علامہ الحاج سید شاہ مظفّر حسین اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمتہ والرضوان۔

(۷) بدر ملت حضرت علامہ مولانا سید شاہ بدرالدین بغدادی بابا کلکتہ علیہ الرحمتہ والرضوان۔

(۸) شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلی شریف علیہ الرحمتہ والرضوان۔

(۹) حضور مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمٰن قادری قدس سرہٗ۔

(۱۰) حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی قدس سرہٗ بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور۔

(۱۱) فقیہ عصر حضرت مفتی شریف الحق امجدی گھوسی علیہ الرحمتہ۔

(۱۲) حضرت علامہ مفتی شمس الدین جون پوری قدس سرہٗ مصنّف قانون شریعت۔

(۱۳) رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب جمشید پور بہار علیہ الرحمتہ۔

(۱۴) فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمتہ۔

(۱۵) حضرت علامہ مفتی بدر الدین علیہ الرحمتہ مصنّف فیض الادب۔

(۱۶) فیض العارفین حضرت علامہ غلام آسی پیا قدس سرہٗ۔

(۱۷) حضور امین شریعت مفتی رفاقت حسین قدس سرہٗ۔

(۱۸) حضرت علامہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی علیہ الرحمتہ والرضوان۔

(۱۹) حضور ریحان ملت حضرت علامہ ریحان رضا خان صاحب بریلی شریف قدس سرہٗ۔

(۲۰) حضور محبوب ملت حضرت علامہ محبوب علی قادری قدس سرہٗ۔

(۲۱) حضرت علامہ مفتی ناصر میاں صاحب قدس سرہٗ فرنگی محل لکھنو۔

(۲۲) حضرت علامہ عبد الہادی عرف محمد میاں صاحب بدایونی قدس سرہٗ۔

(۲۳) حضرت علامہ مفتی عبد الرشید ناگپوری علیہ الرحمتہ۔

وصال پر ملال:

مجبوریاں ہنسا لیں کسی کو کبھی مگر
کوئی غموں کو جھیل نہ پایا خوشی کے ساتھ

غم بہر حال غم ہے لیکن غم اٹھانے والوں کے دائرے مختلف نظر آتے ہیں ایک جدائی وہ کہ چند پلکیں بھیگی نظر آئیں، ایک وہ کہ پورا عالم رو پڑے وہ راستے رو پڑیں جن راستوں سے وہ گزرتے تھے در و دیوار بھی سکتے میں آجائیں جس کا غم ایک سانحہ بن جائے نہ رونے والی آنکھیں بھی چھلک جائیں۔ اچانک ایک معطر خوشبو کے جھونکے سے آواز آتی ہے کہ کسی کا عشق اب منتہائے منزل ہو چکا ہے یعنی ۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ، بروز جمعۃ المبارکہ کا ہستی کا وہ سفیر فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کی صدائے حق پر لبیک کہتا ہوا۔ راضیۃً مرضیۃً کے راستے اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ایک عالم ہے کہ ٹوٹا پڑا ہے آخری دید کے لیے آج اجازت عام ہے لیکن کل جس کے لیے خود رئیس الاولیا اپنی چلمن اٹھائیں گے وہی دیدار کر سکے گا آپ کی رحلت سے خانقاہ اسمٰعیلیہ کے تصوف و روحانیت، حق شعاری، راست بازی و بے باکی، اور سو/۱۰۰ سالہ خدمت خلق و خدمت دین کا جو بھاری نقصان قوم وملت کو اٹھانا پڑا ہے اس کی اب بھر پائی ممکن نظر نہیں آتی آپ کا مزار مقدس درگاہ اسمٰعیلیہ کے حلقے میں اولیا مسجد سے بائیں جانب واقع ہے جو مرجع خلائق اور مصدر فیوض و برکات ہے:

جو مٹے ہیں عشق حبیب میں دل عاشقاں کا اصول ہے
وہی جیت لیتے ہیں بازیاں جنھیں ہارنا بھی قبول ہے
ان کی رحلت کو نہ سمجھو اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

آپ کے خلفا بھی وقت کے جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں ان سب کے حالات پر تفصیلی روشنی ڈالنا تو اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں ہے پھر بھی ذیل میں ان کے مختصر حالات بیان کیے جاتے ہیں۔

○○○○

عارف باللہ فنافی الرسول حضرت مولانا سید سلطان احمد المعروف بہ شاہ عبدالباری صاحب قبلہ وارثی اسمٰعیلی علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ صوفی کامل اور تارک الدنیا ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب کشف و کرامت بزرگ ہوئے ہیں اور ایسے پابند شرع کہ آپ رفتار و گفتار اور حرکات و سکنات سے عامل بالسنۃ اور سچے عاشق رسول نظر آتے ہیں آپ کی صحبت بافیض میں رہنے والوں کو خلوص وللّٰہیت ، جذبۂ ایثار و حقیقت پسندی، اول العزمی و بالغ نظری، صالح اعتقاد و عمل قلب و نظر کی وسعت عطا ہوتی ہے آپ حضور رئیس الاولیا کے اجلّہ و اکابر خلفا میں سے ہیں۔

سلسلۂ نسب:

- ☆ سید سلطان احمد المعروف بہ عبدالباری شاہ صاحب ابن
- ☆ سید شاہ عبدالواسع ابن
- ☆ سید شاہ لیاقت حسینی ابن
- ☆ سید شاہ امانت حسینی ابن
- ☆ سید عنایت علی ابن
- ☆ سید شاہ کرامت علی ابن
- ☆ سید شاہ مہدی حسن عرف شاہ بوڑھن ابن
- ☆ قاضی رفیق اللہ آبگلوی ابن
- ☆ حضرت ابن
- ☆ حضرت مخدوم سید محمد عرف شاہ مینا مشہدی۔

آپ مشہدی سادات کرام حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضا کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں مشہد۔(طرطوس) سے سب سے پہلے آپ کے جد اعلیٰ حضرت سیدنا مخدوم مینا مشہدی بہار تشریف لائے اور حضرت مخدوم بہار شرف الدین یحییٰ منیری کے حکم وایما پر آپ گیلہ ضلع گیا بہار (جو اسٹیشن سے ۳ کلومیٹر پورب جانب واقع ہے) تشریف لائے اور برسوں دین متین کی خدمت کرتے رہے۔آپ کا مزار پرانوار آبگیلہ ضلع گیا بہار میں ہے۔آپ کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ وہیں سکونت پذیر رہیں آپ کی نسل میں بلند پایہ اولیا گزرے ہیں اس شجرۂ طوبیٰ کی ایک شاخ مسولی شریف میں نکلی ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت ۱۰ر رجب المرجب ۱۳۲۱ھ، بروز جمعہ، قصبہ آبگیلہ ضلع گیا بہار میں ہوئی۔آپ کا نام سید سلطان احمد مشہدی آپ کے چچا جان نے رکھا اور عرفیت عبدالباری شاہ صاحب ہے آپ کے والد ماجد حضرت سید عبدالواسع ہیں۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے وطن میں رہ کر حاصل کی مزید علوم حاصل کرنے کے لیے جامعہ ملیہ جو اس وقت علی گڑھ میں واقع تھا تشریف لے گئے اور وہیں مکمل تعلیم حاصل کی آپ کی فراغت کا سن ۱۹۲۶ء ہے۔

ورود مسعود مسولی شریف:

جب آپ حضور عالم پناہ سیدنا وارث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے فاتحہ پڑھ کر شب میں قیام کیا۔اس شب آپ کو بشارت ہوئی کہ میرے پیران طریقت حضور سرکار مسولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو اور آپ کے جانشین سے فیوض وبرکات حاصل کرو بیدار ہونے کے بعد نماز فجر ادا کر کے مسولی شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔پوچھتے پوچھتے منزل کو پہنچ گئے بارگاہ میں حاضری سے قبل بہت دیر تک ہاتھوں کو باندھے سر کو جھکا کر بلند آواز سے حضور سرکار

مسولی کے مزار اقدس کے روبرو فرمارہے تھے کہ آپ زیدی الحسینی ہیں آپ پہ لاکھوں سلام۔ آپ سادات بلگرامی ہیں آپ پہ لاکھوں سلام۔ آپ بوستان زہرا کے پھول ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ نواسۂ رسول ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ فرزند سبط پیمبر ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ مرشد کامل ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ حسنین کریمین کے مظہر ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ سردار اولیا ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ عطائے مولائے کائنات ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ نوازش غوث وخواجہ ہیں آپ پہ لاکھوں سلام آپ واقف اسرار متشابہات التنزیل ہیں آپ پہ لاکھوں سلام بہت دیر تک ان الفاظ مبارکہ کے ذریعہ سلام بھیجتے رہے اور کیفیت کا عالم یہ تھا کہ آپ پر رقت طاری تھی اور جسم میں لرزہ تھا ظہر میں جب حضور رئیس الاولیا نماز کے لیے مسجد اولیا تشریف لے گئے درگاہ شریف سے کسی رونے والے کی آواز آئی تو مسجد کے جھروکوں سے کھڑے ہوکر دیکھا کہ ایک مرد مومن نو وارد پر رقت طاری ہے۔ تو آپ درگاہ معلیٰ میں تشریف لے گئے اور نگاہ خاص ڈالی ان کے لیے دعا کی اور فرمایا نماز کے لیے تشریف لے چلیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ دونوں حضرات خانقاہ میں تشریف لائے حجرہ میں پہنچ کر بہت دیر گفت وشنید ہوئی اور عبدالباری شاہ صاحب قبلہ نے سفر مبارک کا حال بیان فرمایا کہ مجھے بحکم حضور سیدنا وارث پاک اس در خاص کی حاضری نصیب ہوئی اور حکم ہوا تھا کہ آپ کے جانشین کی صحبت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کرو۔ اسی تکمیل حکم کی خاطر حضور رئیس الاولیا کی تربیت خاص میں رہ کر ۲۹ برس تک ریاضت شاقہ، مجاھدات نفس، مراقبہ، شغل خاص اور اور چلہ کشی فرمائی اسی درمیان والدین کریمین آبگیلہ سے مسولی شریف تشریف لائے حضور شاہ صاحب کو لے جانے کے لیے شاہ صاحب قبلہ نے اپنے والدین سے عرض کیا کہ میں اس سید عالی نسب کی چوکھٹ چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا:

مجھے کیوں ہو فکر غم جہاں مجھے کیا ضرورت چارہ گر

جو علاج درد کی ہے دوا تیرے آستانے کی وہ دھول ہے
میں جنون عشق سے کام لوں میں تجھی سے تجھ کو ہی مانگ لوں
مری آرزو تیری جستجو تیرا غم بھی مجھ کو قبول ہے

آپ کے والدین نے یہ سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ کبھی کبھی ہم لوگوں سے ملنے آجایا کرنا۔

خلافت واجازت:

حضور رئیس الاولیا نے عارف باللہ حضرت سید عبدالباری شاہ صاحب علیہ الرحمتہ کو خلافت نامہ درج ذیل کلمات تحریر فرما کر نوازا۔ ''میں مولوی سید شاہ عبدالباری صاحب ابن سید شاہ محمد عبدالواسع کو سلسلہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کی اجازت وخلافت بعد تکمیل سلسلہ جو کہ ضروری سمجھے ان کی تعلیم وتلقین بھی کی اللہ تعالیٰ بطفیل پیران عظام وبحرمت رسول مقبول خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درجات بلند فرمائے اور سرکار مسولی کے فیضان سے شرفیاب کرے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین!

گدائے اسمٰعیلی

سید شاہ حبیب احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی غفرلہ

۱۳/ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ، مطابق ۲۶/ستمبر ۱۹۶۹ء

بموقع عرس اسمٰعیلی حضرت جدامجد سرکار مسولی علیہ الرحمتہ والرضوان

آپ کو عمر کے اخیر حصے میں حضور رئیس الاولیا نے حکم فرمایا کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ محلّہ احمد پور وامسولی شریف میں کچھ وقت گزاریں اس پر کچھ مریدوں نے حضور شاہ صاحب قبلہ کی قیام گاہ بنائی اخیر عمر تک وہیں قیام پذیر رہے آپ بکثرت زبان مبارک سے یہ کلمات مبارکہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ ''آگ پانی، پانی آگ۔''

اولادوامجاد:

آپ نے اپنے پیچھے تین شہزادے اور دو شہزادیاں چھوڑیں ہیں:

(۱) سید فضل الباری جو اپنے وطن مالوف آبگیلہ میں رہے اور وہیں وصال ہوا اور آپ کا ایک بیٹا سید افتخار علی ہے۔

(۲) سید شمس الباری صاحب مسولی شریف میں اپنے والد ماجد حضور شاہ صاحب کے ساتھ سکونت پذیر رہے اور انہیں بھی حضور رئیس الاولیا سے خلافت واجازت کا شرف حاصل ہوا آپ کا ایک بیٹا عدنان الباری ہے۔

(۳) حضرت سید قمر الباری وارثی اسمٰعیلی اپنے والد ماجد کے جانشین ہیں آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

وصال مبارک:

آپ کا وصال ۶ ردسمبر ۱۹۸۳ء، مطابق ۲ رذی قعدہ میں ہوا اس وقت حضور رئیس الاولیا کے بلگرام شریف پہنچے ہوئے چند گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ اچانک آپ بار بار فرمانے لگے کہ مجھ کو گھر جانا ہوگا مجھ کو گھر جانا ہوگا۔ آج میرا ساتھی ساتھ چھوڑ کر دار فانی سے دار البقا کی طرف روانہ ہو گیا ہے گھر کے لوگ سمجھ نہ سکے آپ جیسے ہی باہر نکلے اولیا مسجد کے موذن دوست محمد اسمٰعیلی لینے کے لیے پہنچ گئے حضور رئیس الاولیا نے فرمایا دوست محمد تم کہاں؟ نم آنکھوں سے سر کو جھکائے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب قبلہ کا وصال ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ حضور رئیس الاولیا کی اس پیشین گوئی اور واقعہ کو دیکھ کر گھر کے سب لوگ حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔ حضور شاہ صاحب قبلہ کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ مجھے سرکار مسولی کے آغوش میں دفن کیا جائے مگر کچھ لوگوں کی مخالفت کی بنا پر آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔

OOOO

شہزادۂ سرکار بانسہ اولادنرینہ شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ فرخند علی قادری رزاقی عرف پھندن میاں بانسوی علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ بانسہ شریف کے جلیل القدر بزرگوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نسباً آپ کا شجرہ حضرت سرکارِ بانسہ علیہ الرحمتہ والرضوان سے جاملتا ہے۔ اور آپ کو خانوادہ قطب الاقطاب محبوب العشاق حضرت سید شاہ عبدالرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی علیہ الرحمتہ والرضوان کے خاتم کہا جاتا ہے۔ یعنی آخری اولاد نرینہ۔ ان کے بعد یہ شجر پر بار سیادت سوا دوسو سال سایہ فگن رہ کر ہر دو سادات کرام خلاصۂ خاندان رزاقی حضرت سید شاہ ممتاز احمد قادری رزاقی اسمٰعیلی اور خانوادۂ سیادت رزاقیہ کے خاتم حضرت سید شاہ فرخند علی قادری رزاقی کی رحلت کے باعث شرف سیادت ورحمت سے متوسلین رزاقیہ واہالیان بانسہ شریف دائمی طور پر محروم ہو گئے۔

آپ بانسہ شریف کے جلیل القدر بزرگوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ صاحب تصوف اور صاحب کشف وکرامات بزرگ گزرے ہیں۔ زہد وتقوی اورادو وظاف میں اپنے نظیر تھے رات نوافل اور قرآن شریف کی تلاوت میں گزار دیتے تھے سبھی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ چھوٹوں پر شفقت فرماتے، اپنے مشائخ کا احترام کرتے یہ سب آپ کی بہت سے خصوصیات میں سے ہیں، آپ حضور اعلیٰ حضرت سے بے پناہ محبّت کرتے، جب شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بانسہ شریف فاتحہ کے لیے قطب الاقطاب سیدی سرکار بانسہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ساتھ حضور پھندن میاں بانسوی تھے۔ فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ دونوں بزرگ مسولی شریف تشریف لائے۔ حضرت رئیس الاولیا

اور حضرت مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ والرضوان کے ملاقات کا دلچسپ واقعہ کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت سید شاہ پھندن میاں صاحب تقویٰ وطہارت و پاکیزگی وسادگی کے پیکر وہ پیکر جن کی نگاہوں نے ہزاروں بخت خوابیدہ کو جگادیا ہے۔ اوران سے ہزاروں افراد فیض حاصل کررہی ہے۔ اور آپ کی مقدس مآب ذات نے گمراہوں کو ہدایت کی روشنی کا مینارہ بنادیا ہے اور یہ سلسلہ آج بھی ان کی روحانی تصرفات سے جاری ہے۔

حضور سیدی سرکار بانسہ کا چلہ گاہ، لحد مبارک، آپ ہی کے دولت کدے میں ہے جو حضور سرکار بانسہ کا مکان مسکونہ ہے۔ آپ کا دستر خوان بڑا وسیع ہوا کرتا تھا آپ بہت مہمان نواز تھے اپنے مرشدانِ اجازت کے شہزادگان سے بے پناہ محبت کیا کرتے تھے۔

۸/رجب المرجب ۱۳۶۳ھ، بروز جمعہ مبارکہ مدینۃ الاولیا بانسہ شریف نزہت کدہ فردوس میں جابسے مزار مبارک ابتدائی حصہ بانسہ شریف حضرت سرکار بانسہ کی قدیم حویلی (دارالرحمت والشفاء) کے باہری حصہ میں مزار پر قبہ بنا ہوا ہے اس کے سامنے آپ کی تعمیر کردہ قدیم چھوتی مسجد اچھی حالت میں اب بھی محفوظ ہے۔ اس کی تجدید نواب اشرف الدولہ نے ۱۲۷۷ھ کرائی تھی۔ مزار مبارک پر یہ اشعار کندہ ہے۔ جس میں مادہ تاریخ وصال اس اشعار سے نکلتا ہے:

آں شہ فرخند علی پھندن میاں
عارفِ کامل سراج السالکین
حق نما وحق بنوش وحق شناش
حق پزدہ وحق پرست حق گزیں
سفرہ جودش خلیل آسا وسیع

ہر کس و ناکس بخانش رزہ چیں
روز ہشتم از ماہ رجب
شد بمشکوئے ارم
کرد علی حلقہ اطاعت بگوش
باشدش ادنیٰ کنزک حوریں
فکر کرد اخگر چو سال رحلتش
گفت رضوان زینت خلد بریں

۱۳۶۳ھ

حضرت ممدوح کے حالات جس قدر معلوم تھے اسے بیان کردیا گیا ہے معلومات کی فراہمی تفصیل سے نہ ہوسکی انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں تفصیل کے ساتھ یہ راقم الحروف بیان کرے گا۔

○○○○

قطب بلگرام حضرت مولانا حافظ وقاری سید شاہ زین العابدین عرف پھندن میاں صاحب قادری اسمٰعیلی صغروی واسطی زیدی حسینی بلگرامی علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ حضور رئیس الاولیا کے بڑے داماد ہونے کے ساتھ ساتھ جلیل القدر مرید وخلیفہ تھے۔ آپ صاحب کشف وکرامات اور اہل تقویٰ بزرگوں میں سے تھے اور بہت سے جلیل القدر بزرگوں کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ ولایت وہدایت کے منبع ومخزن تھے متوکل اور حقیقت وطریقت کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بلگرام شریف میں اپنے وقت کے قطب گزرے ہیں۔

سلسلۂ نسب :

آپ کا سلسلۂ نسب ۴۱ واسطوں سے سید الشہد احضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہوا سرکار کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۲۰ء میں بلگرام شریف محلّہ میدانپورہ میں ہوئی۔

تعلیم :

آپ کی ابتدائی تعلیم گھر میں رہ کر مکمّل ہوئی۔ حفظ وقرأت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جملہ علوم وفنون تفسیر وعقائد، حدیث وفقہ، لغت اور معانی فرنگی محل لکھنو سے حاصل فرمائی۔

بیعت وخلافت:

آپ اپنے شیخ حضور رئیس الاولیا کے وصال سے دو سال دس مہینے ۲۲ دن

قبل بیعت وخلافت سے مشرف ہوئے آپ اکثر اپنے پیرومرشد کی خدمت بابرکت میں حاضر رہوا کرتے تھے۔

بلگرام شریف محلہ میدان پورہ میں خانقاہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کا قیام

حضور قطب بلگرام سے ہی بلگرام شریف میں سلسلۂ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کا آغاز ہوا برادر از جان پیر طریقت حافظ وقاری سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی قادری اسمٰعیلی بواسطہ حضور قطب بلگرام علیہ الرحمتہ والرضوان اسی سلسلۃ الذہب قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کے ایک روشن ستارے ہیں۔

فرمودات:

حضور قطب بلگرام فقیر راقم الحروف سے فرمایا کرتے تھے جب تک بندہ اپنے اعمال صالحہ کو ریا سے پاک نہیں کرتا عبادت وریاضت میں اس کا قدم مستحکم نہیں ہوتا فرمایا جو بندہ وقت پر فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ فرض کی لذت کو حرام کرتا ہے فرمایا جو شخص مخلوق کے سامنے جاہ ومرتبت ترک کردینے پر قادر ہوتا ہے اس کے نزدیک ترک دنیا دشوار نہیں رہتی اور فرمایا کہ نسبت شئی کو ممتاز کردیتی ہے فقیر سے مرشد برحق قطب بلگرام بے حد محبّت فرماتے اکثر وبیشتر مجھ سے محبتاً فرماتے تم میرے ماموں جان پیرومرشد کے پوتے ہو۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے انسانوں کو جانوروں کی طرح چارہ کھاتے دیکھا ہے یہ سن کر لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ ان انسانوں میں شامل نہیں؟ فرمایا کہ میں بھی شامل تھا فرق یہ ہے کہ وہ کھاتے ہوئے خوش ہوکر اچھل کود رہے تھے اور میں کھاتے ہوئے رو رہا تھا۔ اور فرمایا کہ فقر تین چیزوں سے حاصل ہوتا ہے: اوّل سخاوت۔ دوم تواضع۔ سوم ادب۔

پھر فرمایا کہ شاکی لوگ صابر نہیں ہوسکتے لیکن مضطرب لوگوں کا زادراہ صبر ہے فرمایا کہ اہل اخلاق خدا کے نزدیک محبوب ہوتے ہیں اور خدا کی محبّت یہ ہے کہ تمام

اسباب ووسائل کو خیر باد کہہ کر صدق کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے فرمایا کہ خواب غفلت سے خراب کوئی خواب نہیں۔اور شہوت سے زیادہ قوی دوسری کوئی شئی نہیں لیکن غفلت کے بغیر شہوت کا غلبہ کبھی نہیں ہوسکتا فرمایا کہ خدا کے سوا ہر چیز سے کنارہ کشی سب سے بڑی عبادت ہے فرمایا کہ سب سے پہلے خدا نے بندے پر معرفت کو فرض کیا جیسا کہ قرآن میں ہے ''نہیں پیدا کیا ہم نے جن وانس کو مگر عبادت کے لیے'' فرمایا کہ خدا نے اپنی ذات کے علاوہ ہر شئی کو دوسری شئی میں پوشیدہ کردیا ہے۔پھر فرمایا کہ جن سے حضوری حاصل ہوتی ہے وہ تین طرح کے ہیں۔

اول شاہد وعید جن پر ہر لمحہ ہیبت طاری رہتی ہے۔

دوم شاہد وعدہ جو ہمیشہ غیبو بیت میں رہتے ہیں۔

سوم شاہد حق جو ہر لمحہ مسرور ومگن رہتے ہیں۔

فرمایا کہ سوال نہ کرنے والا راضی برضا رہتا ہے کیونکہ دعا کی کثرت بھی رضا کے منافی ہے اور وعدۂ الٰہی پر خوش رہنے کا نام توکل ہے۔فرمایا کہ فقیر ادب سے اس وقت واقف ہوتا ہے جب حقیقت علم کی جانب رجوع کرتا ہے فرمایا میری پسندیدہ چیزوں میں سے صحبت فقرا اور حرمت اولیا ہے۔

معمولات زندگی:

حضور قطب بلگرام روزانہ نماز تہجّد ادا کرنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت فرماتے نماز فجر ادا کرکے اشراق وچاشت تک وظائف واشغال میں مشغول رہتے اس کے بعد آرام فرماتے کچھ کتابوں کے مطالعہ کے بعد وقت ظہر آجاتا نماز ظہر ادا فرماتے بعد نماز کھانا تناول فرماتے اور عصر تک قیلولہ کرتے اور نماز عصر ادا فرما کر مغرب تک وظائف میں مشغول رہتے پھر مغرب کی نماز ادا فرماتے بعد نماز چائے نوشی اور کچھ گھر کے افراد سے گفتگو فرماتے۔قبل عشا نماز کا اہتمام فرماتے بعد نماز عشا وظیفے سے فارغ ہوکر کھانا تناول فرماتے چہل قدمی کے بعد آرام فرماتے۔الحمدللہ

فقیر نے اپنے پیرومرشد کے ان معمولات زندگی کو مسولی شریف میں (جب آپ اپنے پیرومرشد حضور رئیس الاولیا کے وصال کے بعد خانقاہ اسمٰعیلیہ میں رہے) اور بلگرام شریف میں دیکھا ہے جب بھی فقیر حاضر خدمت ہوتا قدم بوسی کا شرف حاصل کرنے کے بعد بہت دیر تک خاندانی بزرگوں کے حالات پر روشنی ڈالتے اور ہر اس بات کی ہدایت فرماتے جس سے زندگی سنورتی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ میرے پیرو مرشد راقم الحروف گدائے اسمٰعیلی سے بے پناہ خوش رہا کرتے تھے۔

دیدار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ رسول اکرم نور مجسّم سرکار کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔

دیدار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور قطب بلگرام کی آمد کا شاہجہاں پور کے لوگ کافی دنوں سے انتظار کررہے تھے بارہا عرض گزار ہونے کے بعد آپ نے آنے والے گیارہویں شریف کے مہینے میں ایک یوم کی تاریخ عطا فرمائی۔ وقت آگیا اور شاہجہاں پور کے لوگ آئے بڑی شان وشوکت کے ساتھ اپنے پیرومرشد کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ مقدس ذات بابرکات، کم سخن اور گوشہ نشین ہونے کی وجہ سے لوگوں کے ہجوم سے فرمایا آپ حضرات فاتحہ خوانی کا اہتمام کریں چونکہ بڑی سلیقے کے ساتھ دسترخوان پر بریانی، زردہ، روٹی، مرغ کا سالن، پھل، میٹھائی اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں دسترخوان پر سجائی گئیں تھی اس لیے آپ نے پیران طریقت کے انداز میں قل شریف کا آغاز فرمایا اور تلاوت قرآن مجید شروع کی محفل پاک میں بڑی خوش الحانی میں قرآن مجید کو سن کر لوگوں پر رقت طاری ہوگئی آپ نے امام الاولیا وغوث الاتقیا سرکار غوث پاک کی نیاز شجرۂ خوانی کے ساتھ فرمائی اس جگہ پر کچھ حفاظ حضرات اور گھر کے افراد بھی پیرومرشد کے تبرک سے فیضیاب ہوئے۔

خلفاومجازین:

آپ کے دو ایسے خلفا ہیں جن سے سلسلہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کا بہت فروغ ہوا۔

اول آپ کے جلیل القدر خلیفہ جانشین سرکار مسولی مخدوم المشائخ حضور نورا لاولیا والد ماجد مولانا الحاج سید شاہ نور احمد سیف اللہ قادری اسمٰعیلی صغروی واسطی زیدی حسینی علیہ الرحمتہ والرضوان۔

دوم صوفی باصفا برادر از جان حضرت علامہ حافظ وقاری سید شاہ اویس مصطفیٰ صغروی واسطی زیدی حسینی بلگرامی دام فیوضہما و برکاتہما القدسیہ ہیں۔

جن سے الحمد للہ سلسلۂ عالیہ اسمٰعیلیہ کا بہت کام ہو رہا ہے آپ کے مریدین ہر چہار جانب پائے جاتے ہیں اللہ جل شانہ ہمارے بھائی کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے نظر بد اور حاسدین کے حسد سے محفوظ فرمائے اور شب و روز ان کی دین و سنیت کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

اخلاف کرام:

حضور قطب بلگرام کو رب تبارک وتعالیٰ نے ایک بیٹا جناب سید احمد جیلانی واسطی اور تین شہزادیاں عطا فرمائیں۔ ایک بیٹی بغیر عقد کے انتقال کر گئی تھیں اور دو بحمدہٖ تعالیٰ شاد و آباد ہیں۔

آپ مستجاب الدعوات تھے:

ایک مرتبہ مسولی شریف میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا بابا! ہماری بھینس دو دنوں سے نہیں مل رہی ہے۔ جس پر آپ نے دعا فرمائی اور کہا کہ جاؤ انشاء اللہ بھینس مل جائے گی جیسے ہی وہ شخص آپ کے پاس سے محلّہ سے باہر ہوا گھر کا ایک شخص آتا ہوا یہ خوشخبری دیتا ہے کہ بھینس خود گھر آ گئی ہے۔ سبحان اللہ۔

واقعہ: جب میں مدرسہ شہزاد پور اکبر پور میں زیر تعلیم تھا تو اس وقت جناب رئیس احمد اسمٰعیلی ناگپوری نے ایک کام کے سلسلۂ میں مجھ سے کہا اور بضد ہوئے کہ آپ کو یہ اہم

کام ضرور کرنا ہے اتفاقاً دوسرے ہی روز میں بلگرام شریف جانے والا تھا بلگرام شریف پہنچ کر اپنے مرشد پھوپھا جان سے عرض کیا اور اسی وقت آپ نے دعا فرمائی پھر شام ہوتے ہوتے پھوپھا جان سے دوبارہ عرض کیا کہ دعا فرما دیجئے کہ کام ہو جائے آپ نے تبسّم فرمایا اور کہا ہو جائے گا انشاء اللہ۔ جب میں واپس اکبر پور پہنچا تو رئیس بھائی اسمٰعیلی کے والد ماجد حاجی عبدالحمید صاحب آئے اور کہا کہ پیر صاحب! رئیس بابو نے جس کام کے لیے کہا تھا وہ الحمدللہ ہو گیا ہے سبحان اللہ! یقیناً اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی دعاؤں میں کس قدر اثر ہوتا تھا۔

وصال: حضور قطب بلگرام کی ۱۱ر شوال المکرّم بموقع عرس اسمٰعیلی سرکار مسولی علیہ الرحمتہ کچھ طبیعت علیل ہوئی جس کی وجہ سے اس سال عرس میں حاضر نہ ہو کر جملہ افرادِ خانہ آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ تلاوت قرآن پاک اور اسمائے یازدہم حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ پڑھتے رہے شب خیریت سے گزر گئی قبل فجر اپنے معمولات کے مطابق وقت پوچھا پھر سب سے نماز پڑھنے کے لیے کہا اور کمزوری کی وجہ سے وضو نہ کر سکے آپ نے تیمّم کیا اور نماز فجر ادا فرمائی اور ادھر ۱۲ر شوال المکرّم خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ میں بعد نماز فجر قرآن خوانی کا جو اہتمام ہوتا ہے اور پیران طریقت کا اس میں قل شریف کیا جاتا ہے جس وقت قطب بلگرام بار بار وقت کے بارے میں دریافت فرما رہے تھے اس وقت حضور شہزادۂ غوث اعظم پیر محمد علی فضل اللہ الحموی الجیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قل شریف ہو رہا تھا جب دوبارہ وقت دریافت فرمایا تو اس وقت آپ کے پیر و مرشد حضور رئیس الاولیا کا قل شریف ہو رہا تھا اور جونہی ہم لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا ویسے ہی خبر آئی کہ پھوپھا جان کا وصال ہو گیا ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اسی وقت میرے والد ماجد حضور نور الاولیا نے آپ کے قل شریف کا اہتمام اور ایصال ثواب کی محفل منعقد کی دعا کے بعد فوراً ہی مخدومہ والدہ ماجدہ کے ہمراہ ہم لوگوں کو لے کر بلگرام شریف پہنچ گئے اور آپ کی تجہیز و

تکفین میں شامل ہو گئے آپ کی نماز جنازہ میں علما و مشائخ کی نورانی جماعت کے علاوہ عوام کا ازدہام کثیر تھا۔

نمازجنازہ:

آپ کی نماز جنازہ کے لیے آپ کے صاحبزادے جیلانی بھائی نے اپنے ماموں جان نمونۂ اسلاف نور الاولیا حضرت مولانا الحاج سید شاہ نور احمد سیف اللہ واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی جانشین سرکار مسولی کو اجازت دی تو انھوں نے نماز پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد عارف واحدی صاحب قبلہ بلگرامی، حضرت سید شاہ محمد طاہر واحدی صاحب قبلہ بلگرامی، حضرت سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی صاحب قبلہ، میرے برادرِ اصغر سید حسان واسطی قادری اسمٰعیلی صاحب حضرت سید بادشاہ حسین صاحب، حضرت مولانا کوثر نعیمی صاحب قبلہ، سید قمر الحسن اسمٰعیلی بلگرامی، اور رئیس الاولیاء کے مرید شاکر اوّا صاحب وعلماء مشائخ کی نورانی جماعت وخانوادہ کے دیگر حضرات کے علاوہ عوام کا اژدہام کثیر تھا۔ اور فقیر بھی اس نماز جنازہ میں شریک تھا۔

آپ کا مزار پر انوار محلّہ میدانپورہ احاطہ دارالعلوم دعوۃ الصغریٰ میں حسین گنبد کے نیچے اپنے اکابر بزرگوں کے آغوش میں واقع ہے۔ جہاں شب وروز پروردگار عالم جلّ شانہ کی رحمت ونور کی بارش ہوتی ہے اور کثرت سے زائرین حاضر خدمت ہو کر فیوض وبرکات سے مشرف ہوتے ہیں۔

OOOO

گل گلزار برکاتیت جانشین سید العلما سید شاہ الحاج آل رسول صغروی واسطی زیدی حسینی المعروف بہ حسنین میاں صاحب نظمی سجادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

آپ حضور رئیس الاولیا کے چہیتے نواسہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے ارشد خلفا میں سے ہیں۔ حضور رئیس الاولیاء نے آپ کے والد ماجد کے عرسِ چہلم ۱۹۷۴ء مطابق ۱۳۹۴ھ میں بمقام مارہرہ مطہّرہ خلافت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ ملک ہندوستان کے ضلع ایٹہ کے قصبہ مارہرہ مقدسہ سے ہیں جو دینی و روحانی، علمی و ادبی اور تاریخی جغرافیائی اعتبار سے شہرۂ آفاق ہے نویں صدی ہجری سے مارہرہ مطہّرہ تزکیہ نفس وتصفیہ باطن کا مرکز رہا ہے شعرا وادبا، علما وفضلا کا گہوارہ رہا ہے دعوت وارشاد واستقامت فی الدین المتین کا سرچشمہ رہا ہے۔ رہا ہے آپ نے پاکیزہ ماحول اور روحانی سرزمین کے علمی رنگ وآہنگ میں آنکھیں کھولیں آپ اس ارض پاک کی مشہور ومعروف بلند خیال اور گوہرِ آبدار شخصیتوں میں سے ہیں۔ اہل دل واہل نظر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

ولادت:

آپ کی ولادت ۴/اگست ۱۹۴۶ھ مطابق ۶/رمضان المبارک مارہرہ مطہّرہ میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی سید آل رسول رکھا گیا آپ کی عرفیت حسنین میاں اور تخلّص نظمی ہے۔ آپ شہزادۂ سید العلما نازشِ ہفت اقطابِ مارہرہ حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی الحاج شاہ آل مصطفیٰ سید میاں رحمتہ اللہ علیہ ہیں آپ کا شجرۂ نسب وہی ہے جو مارہرہ وبلگرام اور مسولی شریف کے سادات کرام کا ہے جیسا کہ روضۃ الکرام

اور مآثر الکرام میں حسان الہند حضرت علامہ غلام علی آزاد بلگرامی نے ذکر کیا ہے۔ آپ کی پرورش و پرداخت یہیں ہوئی آپ نے ایسے نورانی ماحول میں عشق و عرفان کی منزلیں طے کی جہاں روحانیت و تصفیہ قلب کے ساتھ ساتھ علم و فضل کا چشمہ رواں دواں تھا دادھیال اور نانہال دونوں طرف سے صغروی واسطی زیدی سید ہیں آپ کے خاندان کا پورا ماحول خالص دینی اور روحانی ہے ہزاروں افراد اس در خاص سے فیض یاب ہو رہے ہیں آپ نہ صرف ایک نعت گو شاعر ہیں بلکہ عشق رسالت کے آداب و مطالبات کے آئینہ دار ہیں آپ کی نعتیہ شاعری کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی اور وارفتگی شوق میں نہائی ہوئی اردوئے معلیٰ میں ایک مقام رکھتی ہے کیوں نہ ہو یہ خاندان ہی ایسا ہے جہاں سے شعر و ادب کی شعائیں پھوٹتی ہیں اردو ان کے در کی کنیز ہے آپ کی نعتوں میں عشق رسول کی حلاوت، اردو ادب کی لطافت اور بلا کی متانت وافر مقدار میں پائی جاتی ہے آپ کی نعتیہ شاعری کا منہ بولتا ثبوت آپ کا دیوان ہے جو دین و شریعت اور اردو ادب کا خوبصورت امتزاج رکھتا ہے اور فکر و فن و شعر و سخن کا حسین سنگم بھی ہے آپ نے اردو، ہندی، سنسکرت، انگریزی اور عربی پانچوں زبانوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ آپ نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نعتیہ اشعار پر تضمین بھی کی ہے جو بے حد مقبول عوام و خواص ہیں آپ کے اشعار تکلّف و تصنّع سے پاک ہوتے ہیں آپ ابتدا ہی سے نعتیں لکھتے تھے۔ آپ کے نعت پاک کے چند اشعار دیکھیں اور الفاظ کی بندش، جذب و کیف، سوز و گداز اور عاشقانہ شیفتگی کا انداز ملاحظہ فرمائیں:

اجالا جس کا ہے دو جہاں میں وہ میرے آقا کی روشنی ہے
انہیں کے قدموں کی برکتوں سے یہ زندگی آج زندگی ہے
یہ چاند سورج ستارے سارے انہیں کے جلوں کا فیض پائیں
شفق کے گالوں پہ ہے جو سرخی یہ ان کے تلوؤں کی روشنی ہے
حساب کا وہ دن کٹھن تو ہو گا مگر ہمیں ان کا آسرا ہے

وہ آہی جائیں گے بخشوانے شفاعت ان کو عطا ہوئی ہے

حب احمد میں چھپی ہے زندگی
یہ نہ ہو تو موت سی ہے زندگی
وادیٔ طیبہ میں رہنا گر ملے
ہم یہ سمجھیں زندگی ہے زندگی
دل سے ہو جائیں فنا فی المصطفیٰ
ہاں تبھی تو کام کی ہے زندگی
انا اعطینا ک الکوثر قرآں کا اعلان
میرے نبی اوصاف میں یکتا کثرت سے بھرپور
میں نے در کعبہ سے لپٹ کے مانگی ایک دعا
یارب رکھنا عشق نبی کی لذت سے بھرپور
مالک کہوں کہ صاحب رحمت کہوں تجھے
پرور دگار خلق کی نعمت کہوں تجھے
تیری صفت میں زمزمہ خواں خود کلام حق
ہاں ہاں اسی قرآن کی آیت کہوں تجھے

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے دامن مصطفیٰ فقط

راہ خدا میں وقف کردی ساری زندگی
یا رب ہمیں بھی جذبۂ شیر خدا ملے
یا رب الفت سرور دے
روح کے اندر باہر دے
سارے فرائض پورے ہوں
وہ ایمانی جوہر دے

آپ کا نعتیہ دیوان اصناف نظم کا حسین مجموعہ ہے یقیناً یہ دیوان فن شعر و ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے شریعت وطریقت کا حسین امتزاج ہیں جو پڑھنے والوں کو عشق ومحبّت کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ الحمدللہ برادر از جان کی شب وروز کی مصروفیت کے باوجود آپ کی بہت ساری تصنیف منظر عام پر آچکی ہیں جن کو پڑھ کر ہزاروں کے ایمان میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوئی۔ آج بھی اپنی عمر کا ایک ایک لمحہ دین وسنیت اور خدمت خلق کے لیے وقف فرمائے ہوئے ہیں راقم الحروف نے موصوف کو بارہا دیکھا کہ شب و روز کثرت سے آنے والے علما اور مریدین و معتقدین ومتوسلین کی ضیافت فرماتے اور بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان کی باتوں کو

سماعت فرما کر دعا کرتے اور خاندان کے ایک ایک فرد سے بے پناہ محبّت کے ساتھ پیش آتے۔ راقم الحروف جب بھی اپنے برادر موصوف سے ملتا تو ایسا لگتا کہ آج ہم اپنے گھر کے بزرگ سے مل کے آئے ہیں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ میرے اس مرشد اجازت برادر از جان کی قبر انور پر رحمت وانوار کی موسلا دھار بارش برسائے۔ آمین ثم آمین

میرے والد ماجد حضور نور الاولیاء کے (وصال ۶/ مارچ ۲۰۰۰ء، بروز منگل، مطابق ۲۹/ ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ) کے عرس چہلم میں رسم سجادگی کے موقع پر حضور سید آل رسول نظمی میاں نے مجھے اپنی خلافت واجازت سے نوازا تھا۔ اپنے دادا جان حضور رئیس الاولیا کے خلیفہ اور جانشین برادر از جان شہزادۂ سید العلما کی جن چیزوں کو اپنے ماتھے کی آنکھوں سے بار ہا دیکھا ہے انہی باتوں کو قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے۔

تعلیم:

آپ اعلیٰ عصری تعلیم سے مرصع تھے گورمنٹ اعلیٰ آفیسر انفارمیشن ڈپارٹمنٹ پر ممبئی میں فائز تھے پھر بھی آپ اپنے اسلاف کی قدروں کے امین رہے۔

اولاد وامجاد:

آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین شہزادگان عطا فرمایا ولی عہد سید سبطین حیدر برکاتی، سید صفی حیدر برکاتی، سید زلفی حیدر برکاتی اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے آمین۔

OOOO

صوفی کامل حضرت سیدشاہ محمدیوسف قادری اسمٰعیلی قدس سرہ مارہروی ثم لکھنئوی

آپ کی ولادت مارہرہ مطہّرہ کی اس سرزمین میں ہوئی جن کی قصیدہ خوانی بڑے بڑوں نے کی ہے جیسے حضرت سیدنا میر عبدالجلیل بلگرامی قدس سرہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک ارم بنایا جو تزکیہ ظاہر و تصفیہ باطن کا ایک روحانی دریائے ناپیدا کنار ہے جس سرزمین میں یعلم الکتاب والحکمۃ کی صدائے بازگشت ہر چہار جانب گونج رہی ہے۔ وہ مارہرہ مطہّرہ جو غوث اعظم کی تجلّیات و برکات کا منبع ہے اس سرزمین سے ہر دور میں عرفان رشد و ہدایت کے مہر درخشاں اور نیر تاباں نمودار ہوکر سارے عالم کو منور وضیاء بار کیا ہے۔

اس سرزمین اور خاندان سے تعلّق رکھنے والے حضرت سید شاہ محمد یوسف قادری اسمٰعیلی ہیں آپ کی ولادت ربیع النور ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام مجذوب کامل حضرت سید شاہ محمد صدیق عرف مخدوم میاں ہیں جیسے خاندان مارہرہ سے نسبی تعلّق ہے۔ فقیر راقم الحروف کی مخدومہ والدہ ماجدہ کے سگے خالہ زاد بھائی تھے اور سگے خالو محترم عالیجناب سید محمد ساگر مرحوم کے سگے حقیقی بڑے بھتیجے تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت سید محمد صدیق عرف مخدوم میاں قدس سرہ ہمیشہ یاد الٰہی میں گم رہتے تھے۔ عبادت کا یہ عالم تھا کہ پرندہ آپ کے اوپر بیٹھ جاتے تھے بکری اور جانور اتنا مانوس تھے کہ آپ کے گود میں بیٹھ جاتے مگر آپ اسے دور نہ کرتے۔ آپ ہمیشہ عالم سکر میں رہتے اور جذبی کیفیت رہتی تھی۔ حضرت سید محمد یوسف قدس سرہ کی تعلیم اپنے گھر کے کسی قریبی مدرسہ سے عربی فارسی اردو کی تکمیل کی ہے۔ آپ حضور رئیس الاولیاء کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضور رئیس الاولیاء نے خانقاہ عالیہ اسمٰعیلیہ مسولی

شریف میں مرید کیا اور مرید کرتے ہی خلافت واجازت سے نواز دیا اور خاندانی اوراد واشغال کی تعلیم دی۔ آپ جانتے تھے کہ مرید ہونے والا شخص دنیاوی آلائیشوں سے منزہ ہیں۔ آپ کو لکھنے پڑھنے اور مطالعہ سے کافی شغف تھا۔ آپ اپنے معمولات کے پابند تھے۔ نماز روزہ عبادت وریاضت میں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر تھے۔ نہایت خاموش طبیعت متانت وسنجیدگی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ زندگی میں سادگی اور کم سخن، خورد ونوش میں مختصر کم خفتن، کم گفتن، کم خوردن کے سانچے میں زندگی گذر بسر فرماتے تھے۔

حضرت علی شیرازی نے اپنی کتاب ''مناقب محمدیہ'' میں جنتی کی چار علامتیں بتائیں ہیں: (۱) پسندیدہ عادت واطوار، (۲) زبان فصیح، (۳) سادہ دل، (۴) سخی

جن کے اندر یہ چار خصلتیں ہو یقیناً وہ جنتیوں کے زمرہ میں ہوگا''

بلاشبہ اس پیرائے میں حضرت سید شاہ محمد یوسف قادری اسمٰعیلی جنتیوں کے زمرہ میں شامل ہیں اور یہ چاروں خصلتیں آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ کا عقد عالیجناب سید محمد شفیع صاحب محلّہ شہادت گنج شہر لکھنو کی دختر نیک حبیب فاطمہ کے ہمراہ ہوا اور شہر لکھنو میں ہیں اقامت پذیر رہے اور وہیں پہ آپ کا وصال ۱۸/جون ۲۰۰۵ء، مطابق ۱۱/جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ، بروز سنیچر، بوقت ۱۰ بجے شب ہوا۔ اور لکھنو عیش باغ چمن کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چار شہزادیاں: (۱) سیدہ عشرت متین، (۲) سیدہ نکہت خالد، (۳) سیدہ مسرت حسنین، (۴) سیدہ نصرت سراج اور ایک شہزادہ سید محمد یونس عرف اطہر میاں یادگار چھوڑیں ہے اور لکھنو ہی میں اقامت گزیں ہیں اور شاد وآباد ہیں۔

OOOO

پیرطریقت حضرت سیدشاہ حامدحسین المعروف بہ سچے میاں صاحب قادری اسمٰعیلی صغروی واسطی زیدی حسین مارہروی ثم خیرآبادی مدظلہ العالی والنورانی

آپ فقیر راقم الحروف کی مخدومہ والدہ ماجدہ کے حقیقی ماموں زاد بھائی ہیں آپ میں مارہرہ کے بزرگوں کے اوصاف حمیدہ نظر آتے ہیں اور شریعت وطریقت کی راہ پر گامزن ہیں صوم وصلوٰۃ کی مکمّل پابندی فرماتے ہیں خواہ سردی ہو یا گرمی، اپنے بزرگوں کے سچے وارث وامین ہیں قول وعمل، نقل وحمل، اخلاص ومحبّت اور جذبۂ ایثار میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار ہیں آپ علما فضلا اور حفاظ کی بڑی قدر فرماتے ہیں انعام واکرام سے بھی نوازتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے سبھوں سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں آپ نہایت بلند ہمت اور فعال ومتحرک ہیں منکسر المزاجی وسادہ لوحی میں یکتا ہیں ایک مرتبہ فقیر راقم الحروف نے آپ کے سر پر سجی ہوئی ٹوپی دیکھی جو نہایت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب تھی میں نے اس کی تعریف کی اس پر ماموں ابّا نے فرمایا کہ للّٰہ! کل انشاء اللہ نئی ٹوپی خود بنا کر دونگا دوسرے دن فجر کے بعد میں نے دیکھا کہ ماموں ابّا ٹوپی سی رہے ہیں کچھ دیر کے بعد تیار ہوگئی اور انھوں نے ہمیں اپنے دست اقدس سے وہ ٹوپی پہنائی جو آج بھی موجود ہے یقیناً اس سے آپ کی منکسر المزاجی کا پتہ چلتا ہے جو لباس آپ ہمیشہ زیب تن کرتے ہیں وہ کسی ٹیلر کے ہاتھوں کا یا مشین کا سلا ہوا نہیں بلکہ وہ اپنے ہاتھوں کا سلا ہوا ہوتا ہے۔

ولادت:

آپ کی پیدائش بتاریخ ۶/مارچ ۱۹۴۱ء، بروز جمعرات، بوقت عصر ہوئی

آپ کے والد کا اسم مبارک سید سعادت علی صغروی واسطی زیدی حسینی مارہروی ہے۔

شجرۂ نسب:

- ☆ سید حامد حسین زیدی ابن
- ☆ سید سعادت علی زیدی ابن
- ☆ سید ظہور حیدر قادری ابن
- ☆ سید محمد حیدر ابن
- ☆ سید دلدار حیدر ابن
- ☆ سید منتخب حسین ابن
- ☆ سید ناظم علی ابن
- ☆ سید حیات النبی (تاتو میاں) ابن
- ☆ سید حسین ابن
- ☆ سید ابوالقاسم ابن
- ☆ سید چاند محمد ابن
- ☆ سید ابراہیم ابن
- ☆ سید پیارے ابن
- ☆ سید حسین ابن
- ☆ سید محمود (مدھن میاں) ابن
- ☆ سید بڑے ابن
- ☆ سید جمال الدین ابن
- ☆ سید ابراہیم ابن
- ☆ سید ناصر ابن
- ☆ سید مسعود ابن

☆ سید سالار ابن

سید محمد صغریٰ جد اعلیٰ سادات صغروی رضوان اللہ علیہم اجمعین (بحوالہ سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، مصنّف سید احمد نوری میاں علیہ الرحمتہ مارہرہ) اس کے آگے کا شجرۂ نسب وہی ہے جو سادات بلگرام و مارہرہ اور مسولی شریف کا ہے۔

تعلیم:

آپ کی ابتدائی تعلیم نانیہال خیر آباد شریف میں ہوئی جو ایک زمانے میں علم وادب کا مرکز رہا ہے اس کے بعد مزید تعلیم کے لیے دیوریا تشریف لے گئے وہاں سے لکھنو تشریف لائے اور وہیں پر رہ کر ایم.ایس سی. کیا۔ آپ آنکھوں کے علاج میں ایک حکیم حاذق بھی ہیں۔

بیعت وخلافت:

آپ کو حضور رئیس الاولیا نے اپنے وصال سے دو ماہ قبل یکم شوال المکرّم ۱۴۰۴ھ، مطابق یکم جولائی ۱۹۸۴ء کو بیعت وخلافت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اپنے مرشد کے سایۂ عاطفت وتربیت میں رہ کر اکتساب فیض کیا اور اپنے مرشد کے شب وروز کی عائلی زندگی کو اپنے لیے لائحہ عمل بنایا آپ اپنے مرشد کی بارگاہ میں اکثر و بیشتر حاضر ہوتے اور فیوض وبرکات سے اپنے آپ کو مالا مال کرتے:

مجھے کیوں ہو فکر غم جہاں مجھے کیا ضرورت چارہ گر
جو علاج درد کی ہے دوا تیرے آستانے کی دھول ہے

خانقاہ اسمٰعیلیہ میں قیام:

آپ اپنے پیرومرشد کے وصال کے بعد ۶/۵ رسال متواتر خانقاہ اسمٰعیلیہ میں رہ کر شب وروز اپنے مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہماک وشغف کے ساتھ خزینۂ علم اور گنجینۂ تصوف کے حصول میں مصروف رہے اور جلد ہی مرشد کی نگاہ فیض نے اسرار ومعارف کے علوم سے آشنا اور رمز شناس فرما کر فیوض وبرکات سے نوازا

آپ حضور رئیس الاولیا سے بہت پیار کرتے تھے کیوں نہ ہو:

عاشقان مصطفیٰ کی ہے مسولی سرزمین
دیکھ لو گے پر تو عالی نسب ہے بالیقین
جلوہ گاہ حضرت اسمٰعیل میں اس کا حبیب
خود بخود محسوس ہوگا جھک گئی دل کی جبیں

فقیر راقم الحروف سے ماموں ابا کی بے پناہ محبت:

۲۰ راپریل ۲۰۱۳ء، بروز پیر اپنے اہل وعیال کے ساتھ ماموں ابا کے بے پناہ محبّت بھرے اسرار پر خیر آباد شریف پہنچے تھے۔ فقیر کے پہنچے پر خوشی ومسرت کا اظہار کیا۔ میرے بچوں کو خوب خوب محبّت کی اور ڈھیر ساری دعائیں بھی دی مدرسہ کی تعمیر مسجد اسکول کی تعمیرات کا معائنہ کرایا۔ ناشتہ میں طرح طرح کی بسکٹیں، ڈالموٹ اور مٹھائیاں کھول کھول کر اپنے ہاتھوں سے بچوں کو گود میں لے کر کھلایا۔ ظہر کی نماز کے بعد محترم عالیجناب عارف ماموں ابا کے گھر دوپہر کا کھانا ہم سبھی نے ایک ساتھ کھایا عصر کی نماز کے بعد گھر واپس آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ازراہِ محبّت فرمایا ٹھیک ہے للاّ! میرے پیرومرشد نے جو ہمیں دیا ہے وہ سب ہم تمہیں دے دیتے ہیں۔ خلافت واجازت سے ماذون کرتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ وظائف کی اجازت عطا فرمائی اور تلقین کی۔

فرمودات:

آپ بزرگوں کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہیں اور آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے اوران کو اپنے لیے مشعل راہ تصور فرماتے اور دوسروں کو تلقین بھی کیا کرتے ہیں۔

اب کی بار جب میرے ماموں ابا کی آمد ہوئی کافی دیر تک گھر میں سب لوگ بیٹھے تھے درمیان گفتگو ان کی کچھ ایسی باتیں سامنے آئیں جن کا تذکرہ کرنا راقم الحروف انتہائی ضروری سمجھتا ہے مثلاً یہ کہ وسواس شیطانی سے نفس کے وساوس کہیں

زیادہ شدید ترین ہوتے ہیں کیونکہ وساوس شیطانی تو لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کے ذریعہ دور ہو جاتے ہیں لیکن نفس کے وساوس کا دور کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ نیز ایک اور بات کہی جو مجھے بہت پسند ہے کہ چار ہزار خدا رسیدہ بزرگوں کا یہ قول ہے کہ عبادت الٰہی اس طرح کرنی چاہیے کہ خدا کے سوا کسی کا خیال تک نہ آئے اور فرمایا اللہ خدا کے علاوہ ہر شئی کو چھوڑ کر خود کو فنا کر لینے کا نام تصوف ہے اور ایک بزرگ کا قول فرمایا کہ صوفی اس کو کہتے ہیں کہ جو اپنے تمام اوصاف کو ختم کر کے خدا کو پالے۔ اگر محبّت کا تعلّق کسی شئی سے قائم ہو تو اس کی فنائیت سے محبّت بھی فنا ہو جاتی ہے اور محبّت کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خود کو فنا نہ کر لے اور اہل محبّت کے اکثر اقوال لوگوں کو کفر معلوم ہوتے ہیں۔ ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی سوچ وفکر میں کس قدر دنیا سے بیزاری اور عقبیٰ کی طرف رغبت ہے اللہ تعالیٰ میرے ان پیر طریقت ماموں ابّا دام فیوضہ کی حیات میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کی ذات بابرکت سے قوم وملت کا خوب خوب فروغ ہو۔ آمین!

OOOO

پیرطریقت صوفی باصفاجان نثارخاندان اسمٰعیلی حضرت مولوی ڈاکٹرسیدشاہ قمرالباری وارثی اسمٰعیلی مدظلہ العالی سجادہ نشین حضرت عبدالباری شاہ صاحب

مسولی شریف:

آپ صوفی مزاج اور خاموش طبیعت ہونے میں اپنے اسلاف کے نمونہ ہیں بزرگ صفت تواضع وانکساری کے پیکر ہیں۔ پابندی صوم وصلوٰۃ میں یکتا ہیں بزرگوں کے صحیح وسچے وارث ہیں۔

ولادت:

آپ کی ولادت ۲رذی الحجہ المبارکہ ۱۳۶۴ھ، بروز چہارشنبہ موضعہ آبگیلہ ضلع گیا بہار میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کا نام سید قمرالباری رکھا۔

تعلیم:

آپ نے ناظرہ خوانی عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی کی خدمت میں رہ کر حاصل کی اس کے بعد عصری علوم کی طرف متوجہ ہوئے پھر مرزا غالب انٹر کالج میں زیر تعلیم رہے اس کے بعد گریجویشن مگدھ یونیورسٹی گیا بہار سے کی۔

خلافت واجازت اوررسم سجادگی:

آپ کے والد ماجد عارف باللہ فنافی الرسول حضرت سید عبدالباری شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے عرس چہلم پر حضور رئیس الاولیا نے اپنے دست مبارک سے رسم سجادگی ادافرمائی اس کے بعد آپ نے اپنا آبائی سلسلہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعیلیہ کی خلافت و اجازت سے مشرف فرمایااور خاندانی شغل خاص اور اورادووظائف کی

اجازت مرحمت فرمائی:

جو بھی ان کے فقیر ہوتے ہیں
وہ تو روشن ضمیر ہوتے ہیں

آپ کچھ دنوں تک خدمت خلق بذریعہ علاج ومعالجہ کرتے رہے آپ کے دست مبارک سے بے شمار لوگوں کو شفایابی حاصل ہوتی رہی ایک عرصہ کے بعد آپ نے دین متین کی خدمت بذریعہ درس وتدریس شروع کی اور آج بھی تشنگان علوم پر علم وعرفان کے گوہر لٹا رہے ہیں آپ کو اپنے والد گرامی کا بڑا قرب حاصل تھا اکثر وبیشتر حضور رئیس الاولیاء کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتے رہے حضور رئیس الاولیا کے بعد آپ کے شہزادے راقم الحروف کے والد ماجد حضور نور الاولیا جب مسند سجادگی پر فائز ہوئے تو آپ سے بھی وہی عقیدت ومحبّت کرتے رہے ان دونوں ذات بابرکات کے وصال کے بعد حضور سرکار مسولی کی بارگاہ میں کثرت سے آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے ہیں تو وہیں پر حضور رئیس الاولیا اور حضور نور الاولیاء کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے ہیں یہ آپ کے معمولات زندگی میں شامل ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہر کس وناکس اپنے دل میں آپ کی عقیدت ومحبّت رکھتا ہے آپ اپنے والد گرامی کے سچے جانشین ہیں فقیر سے بے پناہ عقیدت ومحبّت رکھتے ہیں اور شفقت و پیار سے پیش آتے ہیں رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس ذات بابرکت کا سایہ ہم پر تادیر قائم ودائم رکھے اور ان کی دین متین کی خدمت اللہ جلّ شانہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین۔ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اولاد وامجاد:

اللہ تعالی نے دو شہزادے اور تین شہزادیاں عطا فرمائی ہیں۔ شہزادے سید احمد الباری سلمہ اور سید محمود الباری سلمہ اور تین شہزادیاں: سیدہ فردوس فاطمہ، سیدہ زینب فاطمہ، سیدہ ماہرہ فاطمہ۔

عطائے حضور رئیس الاولیا حضرت مولانا احمد علی قادری اسمٰعیلی بہرائچی صاحب قدس سرہ

آپ حضور رئیس الاولیا کے مرید و خلیفہ گزرے ہیں جو نہایت عامل بالسنہ مستقل فی الدین ہونے کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت اعلیٰ میں مقام رکھتے تھے آپ نے بڑے بڑے مشائخ کی صحبت بافیض میں رہ کر اکتساب فیض کیا ہے آپ اکثر و بیشتر اپنے مرشد کی بارگاہ میں حاضر رہتے آپ نے زیادہ تر اوقات زندگی پیرومرشد کے سایہ میں گزاری اور محنت ولگن کے ساتھ راہ سلوک کے منازل وقرابت طے فرمائے جن کی بدولت عرفان کی بلندیوں تک پہنچ گئے:

آل نبی کی الفت جس شخص کو ملے گی
وہ جس طرف چلے دنیا ادھر چلے گی
سرکار مسولی کا ہے سلسلہ کچھ اس طرح
نظر کرم اٹھی تو بگڑی تیری بنے گی

فرمودات:

یقیناً کسی ذات کے علو مرتبت اور عظمت شان کا پتہ اس کے قول وفعل سے ہوتا ہے اس لیے آپ کے کچھ فرمودات مختصراً بیان کیے جاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''میں اکثر یہ دعا کرتا تھا کہ تو علیم وخبیر ہے تیری عنایت وکرم جو مجھ پر ہے اس کے مقابلے میں آٹھوں جنتوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں اور اس طرح تیری محبّت کے مقابلے میں آٹھوں جنتیں ہیچ ہیں۔ لہٰذا اے خدا رسوائی ومعصیت سے بچاتے ہوئے مجھے اطاعت کا شرف عطا فرمادے اور جو تیری ذات سے واقف ہے اسے کیا خبر کہ اس شخص کی کیا کیفیت ہوگی جو تجھ سے قطعاً ناواقف ہے۔ آپ اکثر

یہ بھی فرمایا کرتے کہ پانی جب تک رواں رہتا ہے صاف رہتا ہے اور جب رک جاتا ہے تو گدلا اور کیچڑ جیسا ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو دنیاوی عزت چاہتا ہے اسے تین چیزوں سے کنارہ کش رہنا چاہئے: اول: مخلوق خدا سے اظہار حاجت کرنا۔ دوم: دوسروں میں عیب نکالنا۔ سوم: کسی کے مہمان کے ہمراہ جانا۔ اور فرمایا کہ یہ تین کام بہت مشکل ہیں: اول: مفلسی میں سخاوت۔ دوم: خوف میں صداقت۔ سوم: خلوت میں تقویٰ۔ ان ارشادات کو پڑھنے کے بعد یقیناً ایسا لگتا ہے کہ حضور رئیس الاولیا نے آپ کو راہ تصوف پر انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ایک جید عالم دین ہوئے اور عوام وخواص میں مقبولیت پائی۔ آپ بڑے صوفی مزاج سادہ لوح دیکھنے والا یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ آپ عالم دین اور پیر طریقت ہیں۔ آپ ہمیشہ صرف میٹھا چاول کھانا پسند کرتے خواہ صبح ہو یا شام اس سے بھی سادگی مزاج کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ شہرۂ آفاق حضرت علامہ فضل الرحمٰن گنج مرادآباد علیہ الرحمتہ کے نبیرۂ حقیقی عارف باللہ حضرت مولانا المولوی شاہ عبدالحلیم حلّو میاں صاحب علیہ الرحمتہ کے چہیتے شاگرد تھے اور آپ ہی کے حکم وایما پر ایک زمانہ تک ہندوستان بھر میں بہت سارے مدارس میں درس وتدریس کے مسند پر فائز رہے اور تشنگان علوم نبویہ کی پیاس بجھاتے رہے۔ آپ کا مزار پرانوار بہرائچ شریف میں واقع ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی تربت پر رحمت وانوار کی موسلا دھار بارش نازل کرے اور درجات بلند فرمائے۔

OOOO

شجرۂ طیبہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ اسمٰعلیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
دے بصیرت شیخ بصری مقتدا کے واسطے

دے حبیب عجمی کے صدقہ تو فصاحت برزباں
صدقہ داؤد نغمہ بھی ادا کے واسطے

بہر معروف وسری معروف دے بیخود سری
جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہم رزقاً دے رِزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

صدقہ، سید محمد ابن صالح صلحِ خیر
حسن انجام احمدِ نور الہدیٰ کے واسطے

طور عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بھیک دے بہر محمد فقر دے بہر جلال
بخش فردیت فرید الاولیاء کے واسطے

دونوں ابراہیم سے تو نارِ غم گلزار کر
یعنی ملتانی و بہکری اصفیا کے واسطے

شہ امان وشہ حسین وشہ ہدایت کے طفیل
دے ثبات وامن وحق جوئی گدا کے واسطے

حرمتِ رازِ شہِ عبد الصمد سے کر عطا
شان استغنائے مال وزر گدا کے واسطے

دے مجھے اے قاسم ارزاق رزقِ لایموت
بندۂ رزاق قطب الاولیا کے واسطے

بہرِ اسمٰعیل خم میرا سرِ تسلیم رکھ
اُس قتیل شیوۂ صبر و رضا کے واسطے

OOOO

شجرۂ خانوادۂ اسمٰعیلیہ کمالیہ

شہزادۂ اکبر حضور سرکار مسولی

دونوں عالم کی الٰہی نعمتیں کر دے عطا
حضرت سید کمال الاولیاء کے واسطے

کر دے مجھ پر بھی خدا بہرِ علی احمد کرم
فاتح خیبر علیِ مرتضٰی کے واسطے

پوری فرمادے میری بہر مراد احمد مراد
ہر خوشی مجھ کو عطا کر اولیاء کے واسطے

حمدِ رب العالمین میں عمر ہو جائے بسر
سید محمود احمد با صفا کے واسطے

قلب وابستہ علی احمد ثانی سے ہے
یاد کرتا ہوں انہیں ردِّ بلا کے واسطے

صدقہ مولانا کرم احمد کے تو کر دے کرم
شاد رکھ ہم کو خدا ان اولیاء کے واسطے

حبِّ احمد کی ضیاء سے میرا دل معمور کر
شہ حبیب احمد رئیس الاولیاء کے واسطے

بندگانِ پارسا میں کر لے شامل اے خدا
میر زین العابدین مردِ خدا کے واسطے

میرے رب کر دے منور نور احمد سے مجھے
نور احمد واسطی نور الاولیاء کے واسطے

کر عطا یارب مجھے گلزارِ جنت میں جگہ
حضرت گلزار پیرِ دلربا کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

OOOO

شجرۂ خانوادۂ اسمٰعیلیہ جمالیہ

شہزادۂ اصغر حضور سرکار مسولی

یا الٰہی ہر قدم مشکل میری آسان کر
شہ جمال احمد جمال الاولیاء کے واسطے

غوث احمد حضرتِ مولانا فرزندِ حسین
پیر و محبوب حق غوث الوریٰ کے واسطے

جن کو کہتے ہیں الٰہی شاہ سید میر حسن
ان کی طیب زندگی کی ہر ادا کے واسطے

یا خدا ہم کو حسینی رکھ حسینی میں اُٹھا
حضرت گلزار تاج الاصفیا کے واسطے

مرشدی سید محمد احمد و زیدی قطب
اس ولایت کے چراغ پر ضیا کے واسطے

فضل احمد واسطی زیدی حسینی کے طفیل
اس ولایت کے چراغ پر ضیا کے واسطے

فضل احمد واسطی زیدی حسینی کے طفیل
فضل اپنا عام کر ہر ایک گدا کے واسطے

صدقے مولانا کرم احمد کے تو کر دے کرم
شاد رکھ ہم کو خدا اِن اولیاء کے واسطے

حب احمد کی ضیا سے دل میرا معمور کر
شہ حبیب احمد رئیس الاولیاء کے واسطے

بندگانِ پارسا میں کر لے شامل اے خدا
میر زین العابدین مرد خدا کے واسطے

میرے رب کر دے منور نور احمد سے مجھے
نور احمد واسطی نور الاولیاء کے واسطے

کر عطا یارب مجھے گلزارِ جنت میں جگہ
حضرت گلزار پیرِ دلربا کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

OOOO

سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ اِرَم، تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اَسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ ساداتِ عالی نسب
جن کی بے لوث خدمت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

○○○○

اسلامی فاونڈیشن بنارس

آل انڈیا بزمِ گلزارِ ملت کی مطبوعات

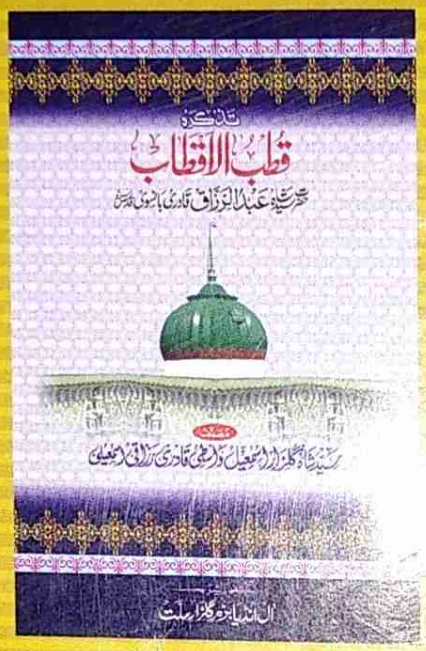

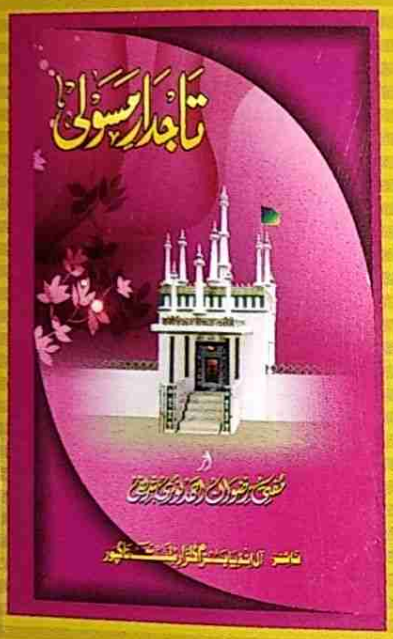

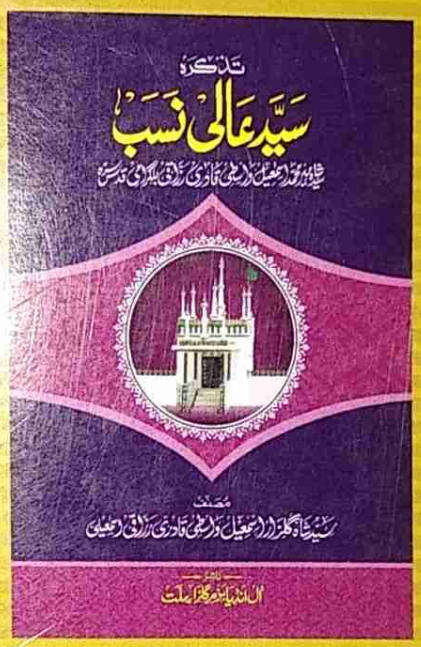

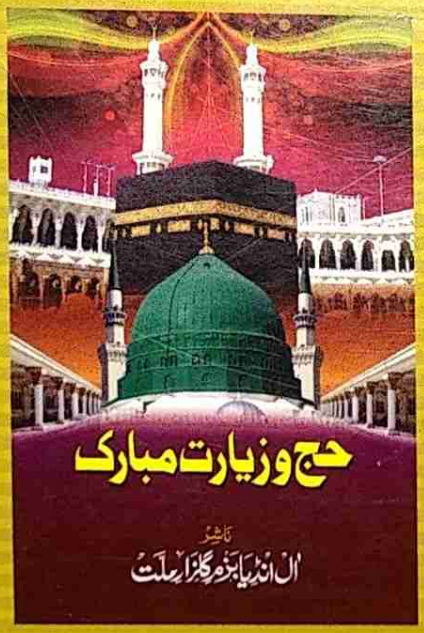

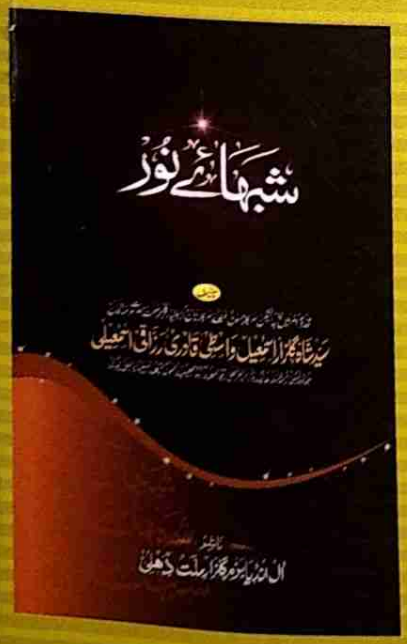

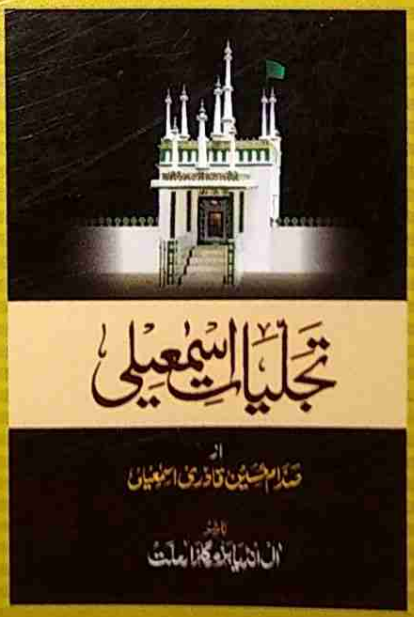

ALL INDIA BAZME GULZAR-E-MILLAT

गुलज़ार क्रिएशन
Cell : 09371342430